

## شب آرزو (باب دوم)

تحریر

سیدہ جویریہ شبیر

گڑیا یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟؟

بھاپ اڑاتا گرم چائے کا کپ تھامے گھنے درخت کے سائے میں وہ اکیلی بیٹھی اپنے بچپن  
کے سنہرے دنوں کو یاد کر رہی تھی عقب سے آتی مردانہ بھاری آواز پر  
چونکی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بابا آپ اس وقت گھر پہ !!! خیریت ہے نہ؟؟

وہ کپ سائیڈ میں رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اس وقت ان کی موجودگی اسے حیرت میں مبتلا  
کر گئی۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ کا چھاتا بنا کر ماتھے پہ رکھے گویا ہوا۔۔۔ ڈوبتے سورج کی کرنیں عین اس کے چہرہ پر پڑھ کر آنکھوں میں چبھن پیدا کر رہی تھی تبھی پورچ میں گاڑی رکی تو دونوں نے رخ موڑ کر دیکھا:

انکھوں پہ بلیک گلاس چڑھائے باوقار چال چلتی ہوئی وہ وہاں آرکی-----  
میڈم کہاں سے آرہی ہیں؟؟؟؟؟

اس کا وجود آج بھی مکرم کیلئے اہمیت کا حامل ہے جو اس کے چہرہ پر مسکراہٹیں بکھیر دیتا  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 \_\_\_\_\_ ہے۔

"دینو تم یہ سکینہ سے کہہ کر روم میں رکھواؤ۔"

وہ بائیں جانب کھڑے وائٹ یونیفارم میں ملبوس آدمی سے گویا ہوئی جس کے ہاتھ میں گروسری اور دیگر چیزوں کے شاپنگ بیگز لدے پھندے تھے۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔۔"

وہ مودبانہ انداز میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا:

"ضروریات کی کچھ چیزیں تھیں وہ ہی لینے گئی تھی آپ کی صاحبزادی کو تو مارکیٹ کا نام سن کر ہی چکر آنے لگتے ہیں۔۔۔ میں نے سوچا خود ہی جا کر شوپنگ کر آؤں۔۔۔۔۔"

گزرے ماہ و سال نے اس پر جو اثر چھوڑا تھا وہ واقعی ناقابل یقین تھا۔۔۔ وہ جو بنا سوچے سمجھے ہانکے چلی جاتی تھی اب بہت ٹھہراؤ کے ساتھ باتیں کیا کرتی ہے۔۔۔۔۔ شاید وہ ماں کے عظیم درجے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔ یا اپنوں سے دوری ہے جو اس کو بردبار اور کم گوبناتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بابا چکر نہیں بس ایرمیٹ ہوتی ہوں ہجوم کو دیکھ کر اور ماما کی بارگیننگ انفم مجھے کوفت ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر گویا ہوئی۔۔۔ اسے بلا ضرورت بازاروں کے چکر کا ٹٹنا انتہائی ناگوار فعل لگتا تھا۔۔۔۔۔

دیکھ لیں اپنی لاڈلی کو کس طرح سے کہہ رہی ہے؟؟

اب ہر گھڑی آپ اور میں تو اس کے ساتھ رہنے سے رہے زندگی گزارنے کیلئے بہت ہمت و حوصلہ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو ہم ہیں ہمارے بعد کون لاڈ اٹھائے گا اس کے؟؟؟؟

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جبکہ مکرم ہنی کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا جو ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے قریب تر ہوتی چلی گئی۔۔۔۔۔

اور یہ تو مکرم سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا وہ کس طرح ضبط کئے یہ بات کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

"بابا پلیمز ماما سے کہیں افسردگی کی باتیں نہ کریں میرا دل ہولنے لگتا ہے۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں پانی سے لباب بھرنے لگیں۔۔۔

حنّا آپ نے میرے لئے کچھ بھی نہیں خریدا؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ایسا ہو سکتا ہے؟؟

حنّا نے خفگی سے اپنے مزاجی خدا کو دیکھا جو آج بھی اتنا ہی ہینڈ سم اور گڈ لوکنگ تھا جتنا کہ پندرہ سال پہلے۔۔۔۔۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔"

مکرم نے فوراً نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔



وہ لوگ اب لاونج میں چلے آئے۔۔۔۔۔

حنانے خانسامہ سے چائے اور دیگر لوازمات لانے کو کہا:

مکرم پورے اشتیاق سے اس کی لی ہوئی ایک ایک چیز کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ حنا کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی دھیان سے سنتا سے تو کبھی اسکا بولنا بھی برا نہیں لگتا تھا

۔۔۔ لیکن حالات و واقعات نے اسے میچپور اور کم گو بنادیا تھا۔۔۔۔۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

طرح طرح کی روشنیوں میں جگمگاتی شام رنگینی اور حُسن کو خراج تحسین پیش کر رہی تھی

وسیع و عریض ہال میں بختاد ہیما میوزک ماحول کو رونق بخش رہا تھا۔۔۔۔۔

ملی جلی کھانوں کی فضا میں اٹھتی حیرت انگیز خوشبو وہاں آئے مہمانوں کو بھوک کا احساس

دلانے لگی تھی۔۔۔۔۔

ٹولیوں کی صورت میں موجود وہاں لوگ خوش گپوں میں مشغول اس سہانی رات کا مزہ

لوٹ رہے تھے۔۔۔۔۔

"ارے مسز درانی آپ کی کرم نوازی ہے۔۔ اور آپ کا پیار ہے کہ آپ چھوٹی سے چھوٹی خوشی میں ہمیں یاد کرتی ہیں۔۔۔۔"

"مسز چوہدری آپ کے اخلاق نے ہمیں اسیر بنایا ہے ورنہ آپ تو جانتی ہیں سیاست میں خلوص تو درکنار احترام بھی دکھاوے کا ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ ساڑی کا پلو ایک اداسے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"میں آپ کی بات سے سہمت ہوں۔۔۔۔۔ بلکل ایسا ہی ہے انفیکٹ سیاسی دلدل اتنی گہری اور گدلی ہوتی ہے کہ ڈوبنے والے کا نام و نشان نہیں ملتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

(Hello guys what Happened)

مردانہ آواز پر ان دونوں نے آنے والے وجود کو دیکھا:

(Mrs durani , what a pleasant surprise)

وہ دیکھ ورشہ کو رہا تھا اور بات مسز درانی سے کرنے لگا۔-----

ورشہ اس کے بے باکی سے دیکھنے پر ایسکیز کرتی وہاں سے چل دی۔-----اسے گھٹن ہوتی تھی، اس طرح کے دو گلے مردوں سے۔-----جنہیں نہ اپنی عمر کا لحاظ اور نہ

اپنے مقام کا-----

Support@classicurdumaterial.com  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مسز درانی نے معنی خیزی سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو چالیس پینتالیس سال کی عمر میں بھی وجیہہ اور پروقار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ چکر کی بات کرتے ہیں ہم تو بریانی کے موڈ میں ہیں۔۔۔۔"

مسز درانی نے معاذ کے کھلے انداز پر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

وہ بلیک ساڑی میں ملبوس کندھوں پہ چادر ڈالے بھی اپنے آپ کو بے آرام محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

اس کا بس چلتا تو اس بے ہودہ انسان کی آنکھیں نکال دیتی۔۔ لیکن وہ ہی بات تھی جس طرح کی پارٹی ارینج کی گئی تھی اسی مزاج کے لوگ تھے۔۔۔۔۔ نہ تن پر پورا لباس تھا نہ آنکھوں میں حیا۔۔۔۔۔۔۔۔

(?Wari are you ok)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کلف لگے واٹ قمیض شلوار میں روعب دار شخصیت کا مالک انکھوں کے نیچے ہلکی جھریاں اس کی عمر کا پتا دیتی۔۔۔۔۔

بظاہر وہ کہیں سے بھی زیادہ عمر کا نہیں لگتا تھا۔۔ جس کی پہلی وجہ اس کا روز واک پہ جانا اور کھانے کا خاص خیال تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج بھی لڑکیوں کا دل دھڑکانے کا ہنر رکھتا تھا۔۔۔۔۔

**ورثہ نے چہرہ کے تاثرات نارمل کئے۔۔۔۔۔**

"چلیں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔"

نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ گہری سانس لے کر کھڑی ہوئی اور اس کے ہمقدم اگے بڑھ گئی۔۔۔

اصولاً تو اسے کھلی ڈھلی گیدرینگ کی عادت ہو جانی چاہیے تھی لیکن وہ مشرقی عورت پہلے تھی۔۔۔

"حیادار عورت عمر کے کسی بھی حصے میں ہوا اپنے اوپر پڑتی بے باک نظروں کو ناپسند ہی کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

خرم اپنی شریک حیات کے تاثرات بخوبی سمجھ گیا تھا اسی لئے اپنے سیاسی پارٹنرز کو ایسکیوز کر تاورشہ کی طرف چلا آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں جیسے ہی میر مینشن میں داخل ہوئے وہ سامنے منہ پھلائے سینے پہ ہاتھ باندھے خفگی سے بولی۔۔۔۔۔

آئی نومیری جان بٹ بابا بھی کیا کریں اگر یہ پارٹیز اٹینڈ نہ کریں تو کیسے سیاست چلائیں گے؟؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"لیکن بابا آپ کو پتا تھا نہ آج کے دن ہم نے ایک ساتھ ڈنر کرنا ہے۔۔"

"بلکل مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔۔۔"

"تو پھر دیر کس بات کی چلیں کوک کھانا لگا چکا ہے۔۔۔۔۔"

بابا بڈی کی کال آئی تھی؟؟؟

کب؟؟

ورشہ نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

"مام جب میں کالج میں تھی بٹ میری بات نہیں ہو پائی۔۔۔"

پھر کب کال کرنے کا کہا ہے اس نے؟

خرم ورشہ کے چہرہ پر رقم مایوسی دیکھنے لگا۔۔۔

"وری میں آپ کی بات کروادوں گا کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔۔"

وہ آج بھی ورشہ کا خود سے زیادہ خیال رکھتا۔۔۔ ورشہ کو مصروف رکھنے کیلئے وہ اسے کبھی

ہسپتال کا چکر لگوا آتا جو وہ پانچ سال پہلے ہی چھوڑ چکی تھی یا اس کو اپنے ساتھ نائٹ پارٹیز

میں لے جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سب کے باوجود وہ کبھی کبھی ڈپریشن کا شکار ہو جاتی تھی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مام بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں بڑی اگین کال کریں گے آپ دس ہارٹ نہ ہوں۔۔۔۔۔"

خرم نے ورشہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی جس پر وہ اسے دیکھ کر رہ

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔





کیا ہے آپ کو دکھ نہیں رہا کہ میں اپنے فرنڈز کے ساتھ بڑی ہوں؟؟؟؟

"روبی میں تو بس ڈنر کا پوچھنے آئی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ گڑبڑا کر اپنی صفائی میں بولی، جب کہ ارد گرد کی ینگ جنریشن ہاتھ میں ڈرنک تھامے  
دبی دبی مسکراہٹ لئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"یہ آپ کا میٹر نہیں ہے ناو گیٹ لوسٹ۔۔۔۔۔"

وہ زور سے چیخی جس پر وہ آنکھوں میں آنسو لئے بو جھل قدم اٹھاتے ہوئے وہاں سے چلی  
گئی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

روبی بے بی یہ تمہاری مدر ہیں نہ؟؟؟  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جولی لڑکا اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"ڈونٹ ٹیل می بے بی میری مدر اب اس دنیا میں نہیں رہیں اور یہ میڈ کے سوا کچھ نہیں  
ہے۔۔۔۔۔"

وہ خاصہ اونچا بولی جو نگہت نے بخوبی سنا۔۔۔۔۔۔۔

کیا یہ تمہارے ڈیڈ کی وائف نہیں؟؟؟

روبی نے اس کے سوال پر اسے گھور کر دیکھا:

آریومیڈ؟؟

"میں نے کہا نامیری مدر مرچکی ہیں پلیز چینج داٹوپک۔۔۔۔"

وہ پھاڑ کھانے والے لہجہ میں بولی۔۔۔۔

"اوکے بے بی جسٹ ری لیکس۔۔۔"

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا ہوا بولا۔۔۔ جس پر سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا اور پھر سے گانوں کی آواز پورے گھر میں گونجنے لگی پارٹی ایک بار پھر شروع ہو گئی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تقریبات کے دو بجے وہ سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹے تھے۔۔۔۔

امیر باپ کی اولادیں تھیں جو رات گئے تک باہر رہنے کو فیشن سے مترادف

کرواتے۔۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم فرقان حمید میں فرماتا ہے: جیسے رات کے سائے گہرے ہونے لگیں تم اپنے گھروں میں محصور ہو جاؤ اور روشنیوں کو بجھا دو کیوں کہ میں فضائی مخلوق کو آسمانوں اور زمینوں پر پھیلا دیتا ہوں۔۔۔۔"

"ڈیڈیہ لاسٹ وارنگ ہے میری طرف سے انھیں سمجھا دیں ورنہ میں انھیں جان سے مار دوں گی۔۔۔۔"

وہ زین کے کمرہ کے بیچوں بیچ کھڑی خونخوار نظروں سے نگہت کو گھورنے لگی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

واٹ ہیپن مائی چائلڈ واٹ ہیپن؟؟؟  
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

روبی کے اس طرح ریکشن پر زین نے بناوجہ جانے نگہت کو خون افشار نگاہوں سے دیکھا جسے اسے پہلے سے ہی یقین ہو کہ نگہت نے ہی کوئی غلطی کی ہوگی۔۔۔۔

جب کہ وہ اپنے آپ کو ایک ایسا مجرم محسوس کرنے لگی جیسے وہ سنگین جرائم میں ملوث ہو اور رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوچھیں ان سے یہ کیوں آئی تھی میرے روم میں؟؟ کتنی ذلت، کتنی سبکی اٹھانی پڑی ان کی وجہ سے؟؟

کیوں گئیں تھیں تم روبی کے روم میں؟؟؟

زین کڑے تیوروں سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

"زین میری بات سنیں میں تو بس ڈنر کا پوچھنے گئی۔۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ منع کیا ہے نہ کیوں ایک جگہ نہیں بیٹھ سکتی؟؟؟

"ڈیڈ میرا زمین میں دفن ہونے کا دل چاہ رہا تھا جب انھیں میری ماں کہا تھا۔۔۔۔"

زین آپ بتاتے کیوں نہیں ہیں آخر کس دشمنی کا بدلہ لے رہے ہیں میرے سفید بالوں

میں کیوں خاک ڈلوانا چاہتے ہیں؟؟؟؟؟ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نگہت نے چیخ کر زین کا گریبان پکڑا۔۔۔

زین نے نفرت سے اس کا ہاتھ اپنے کالر سے جھٹکے جس سے وہ لڑکھڑا کر دور ہوئی

۔۔۔۔۔

"بند کرو اپنے یہ سو کالڈ ڈرامے۔۔۔ جو سچ ہے وہ اسے پتا ہے تم کتنی عزت دار اور احترام

کے قابل ہو پوری دنیا جانتی ہے۔۔۔ دفعہ ہو جاو یہاں سے بد کردار عورت۔۔۔"

زین نے اسے دروازے کی جانب دھکا دیا۔۔۔۔۔

اور اس کا اپنا خون منہ پہ مسکراہٹ سجائے فاتحانہ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

نگہت کو اپنی ہی شبی لگی تھی اور اپنا آپ مار یہ بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے انیکسی کی جانب آئی تھی۔۔۔۔۔

"اور کتنا صبر اور کتنی برداشت اے خدا اب تو میری سزائیں کمی کر دے کیا میں تیری بندی نہیں یا تو نے مجھ سے اپنی رحمتوں کے سائے ہٹا لئے۔۔۔ دنیا میرے لئے جہنم اور آخرت؟؟؟

آخرت میں بھی مجھے اسی ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔ بد بخت، بد نصیب جسے اس کے وجود کے حصے نے ہی اپنا خون ماننے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔"

"پندرہ سال یا خدا پندرہ سال بہت بڑا عرصہ ہے ہر نیا دن میرے لئے نئی اذیت، نئی تکلیف بن کر آتا ہے اور بہت سی ذلت میرے دامن میں بھر جاتا ہے جو اپنوں کے ہی دی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

"وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر زار و قطار روتی اور روتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔"

میرا بچہ اپ سیٹ نہ ہوں اجاوشطرنج کی بازی ہو جائے؟؟

"وائے نوٹ ڈیڈ لیٹس گو۔۔۔"

اگے اسٹیڈی کا کیا پلین ہے؟؟؟

زین کی نگاہیں بچھی ہوئی بساط پر ٹھہری رہیں۔۔۔۔۔

"ابھی کچھ سوچا نہیں فلحال تو کنٹری ٹور کا سوچا ہے۔۔۔۔"

وہ کھلے بالوں کا بن بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ڈیڈ یہ چیٹنگ ہے مجھے نہیں کھیلنا۔۔۔"

"ہارنے والا اپنی شکست کو ہمیشہ سامنے والے کی چیٹنگ سے ہی چھپاتا ہے۔۔۔۔"

"کوئی تمہیں کتنا بھی اپنی باتوں میں الجھائے لیکن تمہارا کنسنٹریشن ایک ہی ٹارگٹ کو

اچیو کرنے کیلئے ہونا چاہیئے۔۔۔"

(point to be noted dad)

"اس پر عمل بھی ضروری ہے۔۔۔۔"

زین کی بات پر وہ سر خم کرنے والے انداز میں جھکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



"صرف ایک لڑکی کیلئے تم اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہو وہ بھی بائے روڈواٹ آرہش میں  
 ---"

دیکھ میں تجھے پہلے ہی کہہ چکا تھا تیرا میرے ساتھ آنے کا فیصلہ ذاتی تھا اب یہ بکو اس؟؟؟  
 وہ پختہ مین سڑک پر فل اسپید سے ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس کیلئے یہ روزمرہ کے کاموں جیسا ہی تھا۔۔۔ اس کی اپنی زندگی بھی اسی تیزی سے  
 بھاگنے میں لگی تھی۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور انکل؟؟؟ وہ جانتے ہیں کہ تم یہاں ہو؟؟؟

"کیا بچوں سی باتیں کرتے ہو کبیر بابا کو بتاتا تو کیا وہ مجھے ریسو کرنے ایئرپورٹ نہ  
 آتے۔۔۔"



وہ ڈش بورڈ سے پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا گارنٹی ہے کہ وہ تمہیں مل بھی جائے یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اس شہر میں رہتی ہی نہ ہو  
؟؟؟

یہ بھی ہو سکتا ہے وہ کسی اور سے ریلیشن میں ہو۔۔۔؟؟؟

"دیکھ کبیر تھوڑی دیر خاموش ہو جاو نہ تجھے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔۔۔"

عارض نے سیاٹ لہجے میں کہا: <https://www.facebook.com/ClassicalUrduMaterial/>

"ہاں بھئی اپنا کام نکلتا بھاڑ میں جائے جتنا۔۔۔"

صحیح ہے صحیح ہے۔۔۔۔۔"

ایک دم پاؤں بریک پر رکھا جس کی وجہ سے گاڑی جھٹکھ کھا کر رکی۔۔۔۔

پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟؟

وہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"آوٹ"

واٹ؟؟؟

کبیر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو سارے لحاظ بلائے طاق رکھے اسے گاڑی سے دفعہ

Support@classicurdumaterial.com ہو جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

"مسٹر کبیر شاہ اگر آپ اپنی زبان قابو میں رکھ سکتے تو میرے ساتھ سفر کرنے کی

قطعا ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ گردن اس کی طرف موڑ کر بولا۔۔۔۔۔

Ok I agree

کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور لائٹرنکال کر سگریٹ سلگائی۔۔۔۔۔

عارض نے سپاٹ نظر اس پر ڈالی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔۔۔



وری کیا ہو گیا ہے آپ کو دن بہ دن رنگت پیلی پڑتی جا رہی ہے؟

"اس کی ناراضگی ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اس کے پیچھے میں نے ہنی سے سارے تعلق توڑ لئے لیکن وہ جو گیا ہے آج تک نہیں آیا میری آنکھیں ترس گئیں ہیں اسے دیکھنے

کیلئے۔۔۔۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ورشہ خرم کے کندھے پر سر رکھے روئے چلی گئی۔۔۔۔۔

"خون کے رشتوں میں مقناطیسی طاقت ہوتی ہے وہ ہمارے کہہ دینے سے ختم نہیں ہو جاتے۔۔۔۔۔

اور جہاں تک میں گڑیا کو جانتا ہوں وہ کبھی آپ سے منہ نہیں موڑے گی۔۔۔ تب بھی آپ کا ہی فیصلہ تھا اور اب بھی آپ کا ہی فیصلہ ہو گا۔۔۔

دیکھ لینا آپ صرف اسے پکاریں گی دوسرے دن وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوگی  
 "-----"

خرم نے اس کی آنکھوں سے بہتے پانی کو آنکھوٹے سے صاف کیا۔۔۔  
 "بہت سال گزر چکے ہیں میری امیدیں اس کو لے کر دم توڑ چکی ہیں بس میں یہ ہی چاہتی  
 ہوں میرا بچہ میری آنکھوں کے سامنے رہے۔۔۔۔۔ وہ مجھے لہد میں اتارے  
 "-----"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

آپ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کر رہیں ہیں مجھے وری؟؟؟  
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>  
 خرم نے اسے افسردگی سے دیکھا۔۔ اسے دکھ پہنچا تھا ورشہ کہ اس طرح کہہ جانے پر  
 -----

"آپ کو پتا ہے نہ خرم کی زندگی کی تکمیل ورشہ سے ہے۔۔۔"

"آپ کی اور زرنش کا ہی ساتھ ہے جو میں اب تک زندگی کے مراحل سے گزارتی آرہی ہوں ورنہ کب کی دو گز زمین تلے جاسوتی۔۔۔۔"

"تو پھر کیوں اس طرح ہلقان کر رہیں ہیں خود کو بھی اور زرنش اور آنٹی کو بھی  
-----"

بابا کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
ادھ کھلے دروازہ سے خوشی سے بھرپور آواز آئی۔۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "اجا و میری جان۔۔۔۔"

خرم نے بھیگی پلکیں صاف کرتے ہوئے کہا:

زرنش وہیل چیئر کا ہینڈل تھامے آہستہ آہستہ

کمرہ میں چلی آئی۔۔۔۔۔

"نانو میں آپ سے کہہ رہی تھی نہ ماما رو رہی ہوں گی دیکھ لیں اب آپ۔۔۔۔"

وہ خفگی سے ورشہ کو دیکھنے لگی۔۔۔

ورشہ کیا تم اپنے فیصلہ پر پچھتا رہی ہو؟؟؟

نصرین بیگم نے اس کے روئے روئے چہرہ کو دیکھا۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی امی بس میرے بیٹے کو بلوالیں۔۔۔"

خرم خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

اس کے باوجود کہ وہ تم سے ناراض ہے؟؟؟

"میں منالوں گی اسے میرے جگر کا ٹکڑا ہے وہ مان جائے گا آپ اس سے کہیں کہ اپنی

ماں سے مل لے ایک بار اکر۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں سہی کہا تم نے وہ تمہارے جگر کا ٹکڑا ہے اور میری ہنی اس کی دوری میں نے

برداشت کی ہے صرف اور صرف تمہاری بات کو رکھا۔۔۔۔۔"

کبھی تم سے شکایت کی؟؟؟

بتا وورشہ اب کیوں خاموش ہو؟

تمہارے باپ کی جان بستی تھی اس میں کبھی اسے غصہ سے نہیں جھڑکا اور تم نے اسے ہم سب سے دور بھیج دیا؟

امی میں نے؟؟؟؟؟؟

آپ مجھے اس سب کا ذمہ دار سمجھتی ہیں؟؟

"بس ورشہ اس موضوع کو یہیں چھوڑ دو۔۔۔ اور اپنے دل پر پتھر رکھ لو۔۔۔۔۔"

نصرین بیگم نے ہاتھ اٹھا کر صفا چٹ انداز میں کہا:

"امی میں سب ٹھیک کر دوں گی میں مانتی ہوں میرے انتہائی فیصلہ نے آپ سے آپ کی بیٹی اور مجھ سے میرے بیٹے کو دور کر دیا لیکن اب میں اپنی غلطی سدھاروں گی

-----" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم سمجھتی ہو ورشہ کیا اب ہنسی سب کچھ بھلا کر یہاں آجائے گی چلو تمہاری بہن ہے وہ مان بھی جائے لیکن میں؟؟؟

"میں تو مان ہوں تم دونوں کی!!! اسے چھوڑ کر تمہیں چنا مجھے کیسے معاف کرے گی"



امی!!!

"گڑیا مجھے میرے روم میں لے چلو بیٹا۔۔۔۔"

آواز میں گھلی نمی اور بو جھل پن واضح تھا

وہ ورشہ کی پکار کو نظر انداز کر کے وہیل چیئر کا رخ موڑ گئیں

-----

○ ○ ○ ○ ○ ○ ● ● ● ● ○ ○ ○ ● ● ● ● ●

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
کا کا بابا جانی کہاں ہیں؟؟؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

"بچے میں نے انھیں لان میں دیکھا تھا۔۔۔"

"ٹھیک ہے کا کا۔۔"

تایا جان یاد آرہے ہیں؟؟؟

وہ نامحسوس انداز میں کب اسکے قریب آکر بیٹھی وہ جان ہی نہ سکا۔۔۔

انگھوٹھے سے انکھیں صاف کر کے نظر کے گلاس انکھوں پر لگائے۔۔۔۔۔

آپ کی ماما کہاں ہیں؟

"وہ آرام کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔"

مکرم نے بات گھمائی۔۔۔۔۔

باباجانی کیا ہم ماضی پرستوں کی طرح زندگی گزار دیں گے؟

اس نے سامنے رکھے سورج مکھی کے پودے کو ہوا کی زد پہ جھومتے دیکھا۔:

کیا مطلب؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مکرم سمجھ نہیں پایا اس کی بات کا مقصد۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کیا ہم دلوں میں آئی رنجشوں کو اسی طرح پروان چڑھنے دیں گے؟؟

اگر تایا جانی اور آنی نہیں پاٹ سکے اس دیوار "کو تو ہم اگے بڑھ کر نہ ڈھنے والی مضبوط

دیوار کو گرا دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

آپ کو لگتا ہے کہ کیا ہم نے کوشش نہیں کی ہوگی؟

"بہت کوشش کی تھی میں نے بھيو کو منایا بھی لیکن شاید ان کے دل میں میرے لئے  
بدگمانی اپنے بچے گاڑھ چکی ہے۔۔۔۔۔"

"گڑیا تمہیں پتا ہے ماں اور بابا کے بعد جنہیں میں نے محبت لٹاتے دیکھا وہ بھيو ہیں اور  
میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ آج بھی اتنی ہی محبت کرتے ہیں مجھے بس انتظار  
ہے تو ان کے پکارنے کا میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا ان کی طرف پلٹنے میں۔۔۔۔۔"

"بابا میں دعا کروں گی تا یا جانی آپ کو اپنے پاس بلوالیں۔۔۔۔۔"

وہ بھرائے لہجے میں مکرم سے بولی۔۔۔۔۔

وہ کون سا لمحہ تھا جب مکرم نے اپنے دل کی باتیں اس سے کی تھیں اسے تو یاد بھی نہیں تھا  
۔۔۔۔۔ یہ بات نہیں تھی کہ حنا اس سے دور ہو گئی وہ اپنے دل میں چھپا غم اس کے  
ناتواں کندھوں پہ نہیں ڈال سکتا تھا۔۔۔۔۔ پہلے ہی وہ ماں، بہن کی جدائی کو روگ بنا بیٹھی  
ہے وہ الگ بات تھی کہ وہ عیاں نہیں کرتی تھی لیکن دکھ تو اسے بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل آپ کا کالج ہے نہ؟؟

"جی بابا۔۔۔۔۔"

دونوں اب کافی سنبھل چکے تھے۔۔۔۔۔

"چلو پھر تیاری کرو اور ساری باتوں کو فلحال چھوڑ دو اپنی اسٹیڈیز پر فوکس کرو۔۔۔۔"

"جی بابا۔۔۔۔"

بیٹی تو وہ حنا کی تھی لیکن عادتیں ساری ورشہ سے چرائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

کم گو، ریزرو رہنے والی مکرم کے سب سے زیادہ قریب رہتی۔۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں دوستوں میں؟؟

حنا چائے اور سمو سے وغیرہ ساتھ لئے وہاں چلی آئی۔۔۔۔۔۔۔

ہنی آپ جیلس ہو رہی ہیں؟؟؟

Support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"لو بھلا میں کہاں جیلس ہو رہی ہوں۔۔۔۔"

حنانے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

"ماما کبھی کبھی مجھے حیرت ہوتی ہے کہ آپ دونوں کی لومیرج ہوئی ہے۔۔۔۔"

"کوئی لوشومیرج نہیں ہوئی بچپن کا نکاح تھا جس کی رخصتی زبردستی ہوئی تھی۔۔۔۔"

ماضی کی رنگین یادیں ایک بار پھر ذہن کے پردے پر ازبر ہونے لگیں۔۔۔۔

ہنی آپ کی فرمائش پر رخصتی کروائی تھی پھر بھی آپ شکایت کر رہی ہیں؟؟  
مصنوعی خفگی اس کے چہرہ پر رقم تھی۔۔۔۔۔

"جب کہ بعد میں ہم نے تمام رسمیں بھی کیں تھیں۔۔۔"

"اگر آپ کہیں تو ہم دوبارہ سے شادی کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

مکرم نے شرارتی لہجے میں کہا جس پر وہ جھینپ گئی۔۔۔

بڑھاپے میں شادی کریں گے ہنسی اڑوائیں گے میری؟؟؟

کون بوڑھا؟؟ گڑیا کیا میں بوڑھا ہو گیا ہوں؟؟

مکرم نے معصومیت سے کہا:

"کس نے کہا بابا آپ تو ابھی بھی ہینڈ سم اور چار منگ ہیں۔۔۔"

اس نے فوراً مکرم کا دفاع کیا۔۔۔۔۔

"اوئے ہوئے کوئی تو روک لو۔۔۔۔"

وہ فخریہ انداز میں ہنی کو آنکھ مارتے بولا۔۔۔

میر جو ان بیٹی کے سامنے کچھ تو خیال کر لیں اپ؟

"ہاہاہاہاہاہاہاہاہو میری بیگم ناراض ہو گئیں۔۔۔ بھی میں زیادہ ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

"ویسے بابا حقیقت یہ ہی ہے ماما اب بھی پیاری ہیں۔۔۔"

"اس بات پر میں اکتفا کرتا ہوں۔۔۔۔"

مکرم نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا جو اسے دیکھنے سے اجتناب برتنے لگی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

آج بہت دن بعد وہ کھل کر ہنسی تھی نجانے کیوں اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔

گرٹیا تمہیں پتا ہے ایک دفعہ تمہاری ماما نے مجھے کمرے میں نہیں گھسنے دیا تھا؟

جس پر حنا کی گھوریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

کیوں بابا؟؟؟

وہ حیرانگی سے حنا کو دیکھتے بولی جو ایسے ریکٹ کر رہی تھی جیسے یہ سب باتیں اس کی نہیں بلکہ کسی اور کے بارے میں ہوں۔۔۔۔

"اتنی غلطی ہوئی کہ کام کی وجہ سے دیر سے گھر آیا تھا۔۔۔۔"

ماما اپ اتنی ظالم ہیں؟؟

وہ بے یقینی سے حنا کو دیکھتے بولی اس سے یہ کہاں برداشت ہونا تھا کہ اس کا باپ ظلم کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔

:میر آپ کیوں جھوٹ بول رہے ہیں میں نے نہیں بلکہ آپ چابی بھول گئے تھے۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ایک ہی بات ہے ہنی ڈار لنگ۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ کندھے اچکا کر سارا الزام اسے دے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بابا یہ غلط بات ہے میری ماما ایسی نہیں ہیں۔۔۔"

حنانے جتنا قی نظروں سے مکر م کو دیکھا۔۔۔۔

"بے وفالوگوں نے تو ٹیم ہی چیلنج کر لی بھئی۔۔۔۔"



ہنی میں بتا رہا ہوں اچھا نہیں ہو گا؟؟؟؟

وہ غصہ سے دروازہ سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔

وہ دانت بھینچے دبی آواز میں بولا۔۔۔

"تو میں کیا کروں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے"

وہ لا پرواہی سے بول کر صوفیہ جا بیٹھی۔۔۔ البتہ نظریں دروازہ پر ہی تھیں۔۔۔۔

مکرم نے کچھ نہیں کہا اور گیسٹ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ایک بجاء، دو، تین اور ساڑھے تین۔۔ اب یہاں اس کی برداشت دم توڑ گئی۔۔۔۔۔

وہ اٹھی اور بنا آواز کئے پورے گھر میں اسے تلاشنے لگی۔۔۔۔۔

آخر میں کیسٹ روم میں گئی جہاں وہ بے خبر سو رہا تھا۔

کوٹ، ٹائی، موبائل سب میز پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اسے پچھتاوا ہوا لیکن پھر اسے صبح اٹھ گھنٹے کا انتظار یاد آیا تو پھر سے غصہ عود آیا۔۔۔۔۔

اور اس کی چیزیں اٹھا کر اپنے کمرہ میں چلی گئی۔۔۔۔۔

پھر مکرم کی ناراضگی پورے دو دن تک رہی تھی۔۔۔۔۔ اور جب بھی کوئی بات ہوتی وہ

اسے ضرور یاد کرواتا۔ تھا طنز کی صورت میں۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ماما کیا سوچ رہیں ہیں؟

وہ ایک زاویہ سے نقطہ کو گھور رہی تھی کہ سوچوں کا تسلسل گڑیا کی آواز نے توڑا

۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں شام کے سائے گہرے ہو رہے ہیں چلو اندر چلتے ہیں۔۔۔۔۔"



اب مجھے شکیل کو یہاں سے لے جانے کیلئے ڈیوٹی پر تعینات نئے اسپیکٹر کی اجازت لینا پڑے گی؟؟؟

وہ سرخ انگارہ انگھوں سے سامنے ہتھ بقیہ کھڑے اسپیکٹر کو دیکھا جس کے چہرہ پر ہوائیاں آڑھ رہیں تھیں۔۔۔۔

اس نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ ریسپور حوالدار کو دیا جس نے اسپیکٹر کے حوالے کیا: "بے وقوف وہ جیسا کہتا ہے ویسا کرو۔۔۔ اور زیادہ اونچی چھلانگیں لگانے سے گریز کرو ورنہ مجھے تمہارا ٹرانسفر کروانے میں ذرا بھی دقت پیش نہیں آئے گی۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"جی سر۔۔۔"

وہ بوجھے لہجے میں بولا جبکہ وہ اسے جتنی نظروں سے دیکھا اور حوالدار کو اشارہ کیا۔۔۔۔

تم یہاں؟؟؟؟؟

ہاں سو ورتو تمہاری مہمان نوازی کرنے کا موقع مجھے دوبارہ کہاں ملے گا؟

وہ اس کے عین سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

شکیل کے چہرہ پر کوئی نشان نہیں تھا جو واضح کرتا کہ اس کی خوب خاطر مدارت کی ہے

-----

کتنے پیسے کھلائے ہیں یہاں کے انچارج کو؟

شکیل نے اس کی جانب سے رخ پھیر لیا۔۔۔۔۔

"باندھو اس کی آنکھوں پر پٹی اور منہ پر ٹیپ لگانا نہ بھولنا ورنہ تم کبھی بولنے کے قابل نہیں رہو گے۔۔۔۔۔"

وہ غرا کر حوالدار سے بولا۔۔۔ شکیل کے ہاتھ پیر مارنے اور دھمکیاں دینے پر بھی وہ اسے ابرو چڑھا کر دیکھنے لگا۔۔۔ گھسیٹتا ہوا اسے پولیس موبائل میں لا بٹھایا۔۔۔۔۔

نہ اس کا تعلق سول سروسز سے تھا اور نہ ہی وہ کوئی آرمی کا بندہ تھا۔۔۔ پھر بھی وہاں موجود کسی اہلکار نے بھی شکیل کو روکنے کیلئے قدم نہ بڑھایا تھا۔ اس کے باوجود کے عدالت نے اسے دو دن بعد پھانسی کی سزا سنائی تھی۔۔۔ اور مجرم کا جیل سے دن دھاڑے لے جانا بہت بڑا جرم تھا لیکن اس کے اثر و سوخ نے یہ سوال وہیں دبا دیا تھا

-----

●●●●●●●●○●●●●●●●●

کیسی ہوزر نش؟؟؟

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم بتاؤ؟

اسپیکر سے نسوانی آواز ابھری۔۔۔۔

زونی سے بات ہوئی؟

"نہیں کہاں ایک ہفتہ ہو گیا اس کے بعد سے نا اس کی کال آئی اور نہ میں نے کی۔۔۔"

تم نے کیوں نہیں کی؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دوسری طرف سے اچھنبے سے پوچھا گیا؛

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے یار مڈ اسٹارٹ ہو چکے ہیں اسی میں لگی ہوئی ہوں۔۔۔۔۔"

کب ختم ہوں گے؟؟؟

"پرسوں لاسٹ پیپر ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے تم مجھے بتا دینا پھر ہم کنفرنس کال پر بات کریں گے۔۔۔"

یہ آئیڈیا پہلے مجھے کیوں نہیں آیا؟؟؟

وہ کمر پہ بکھرے بالوں کو سمیٹتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

"کیوں کہ جانویہ آئیڈیا مجھے آنا تھا نہ اسی لئے۔۔۔۔"

اور تم سناؤ فیانسی کا کیا حال ہے؟

"ہاں ٹھیک ہی ہے آئے دن کی ڈیمانڈ سے میں فکر مند رہتی ہوں۔۔۔۔"

کیسی ڈیمانڈ؟؟؟

"گھر آؤں پھر بتاؤں گی اگر ممی نے سن لیا تو میرا جینا حرام کر دیں گی۔۔۔۔"

"اچھا چلو پھر بات ہوتی ہے۔۔۔۔"

ناہید کی کال بند ہوئی تو ایک اور کال آنے لگی جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بڈی ہاؤ آریو؟؟؟

فائن گڑیا۔۔ کیا میری کال کا انتظار ہو رہا تھا؟؟

"ہاں بالکل بلکہ میں ہی نہیں سب ہی کو انتظار رہتا ہے آپ کی کال کا۔۔۔۔"

"بندریا مسکے نہ لگاؤ مجھے پتا ہے کیوں اتنا مکھن لگا رہی ہو۔۔"



بڈی کیا یار میں بندر یا ہوں؟؟؟

"ہاں نہ میری گڑیا بندر یا تو ہے۔۔۔۔"

بڈی پھر کب آرہے ہیں پاکستان؟؟؟؟؟

"میں نہیں آؤں گا۔۔۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا گیا

زرنش کو اس سے سفاچٹ انکار کر دینے کی امید نہیں تھی اسے دکھ ہوا تو وہ خاموشی اختیار کر گئی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سوری گڑیا لیکن میں نے تہیہ کر لیا ہے میں نہیں آؤں گا یہاں۔۔۔"

کیوں کیا آپ کو ہماری یاد نہیں آتی؟؟ کیا آپ کو بابا کا خیال نہیں ان کو کتنی امیدیں ہیں آپ سے؟؟؟

کیا تم چاہتی ہو میں وہاں اکر بے موت مارا جاؤں۔؟؟؟

اس نے تلخی سے کہا جس پر وہ دہل کر رہ گئی۔۔۔۔

اللہ نہ کرے بڈی۔۔۔ کس طرح کہہ رہیں آپ؟؟

زرنش چچا مھی

میں نے بہت سمجھایا تھا یہ ان کا اپنا ذاتی فیصلہ تھا میری زندگی پر میرا اتنا بھی حق نہیں

"اس کی موت کا ذمہ دار آپ مام کو سمجھتے ہیں۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا آپ آزاد ملک میں رہنے کے بعد بھی سطحی سوچ رکھیں گے۔۔۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

"میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ سب کا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ سرد مہری سے کہے کر لائن کاٹ گیا جبکہ وہ اس کے لہجہ پر سن رہ گئی۔۔۔۔۔ یعنی اس کی نفرت آج بھی اسی طرح قائم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنسو موتی کی صورت میں قطار در قطار رخسار پر بہہ نکلے۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہی بھائی دیا ہے اور وہ بھی روٹھ کر دیارِ غیر جا بیٹھا۔۔۔

زخمِ امید بھر گیا شاید

دردِ حد سے گذر گیا شاید

تھا دل و جاں سے بھی پیارا وہ

میرے اندر جو مر گیا شاید

اب تو ملنے بھی گھر نہیں آتا

وہ محبت سے ڈر گیا شاید

اپنا گھر مجھ کو اب نہیں ملتا

ہو کے مایوس گر گیا شاید

کیوں اب اک آنکھ بھی نہیں بھاتا

میری نظروں سے گر گیا شاید

وعدہ کر کے بھی وہ نہیں آیا

اپنے وعدے سے پھر گیا شاید

میرے شانوں پہ سر کور کھا تھا

مرنے والا تھا مر گیا شاید

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دروازہ پہ ناک ہوا تو وہ ہتھیلی سے بھگے چہرہ کو صاف کر گئی۔۔۔۔

آنے والے وجود کو دیکھ کر اس نے پاس پڑا ڈوپٹہ کندھوں پہ پھلایا۔۔۔۔

کیا بات ہے آپ روئی ہو؟؟؟،

خرم نے صوفہ پہ بیٹھ کر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی۔ وہ سوال پر سر جھکا گئی۔۔۔

بڈی کی کال آئی تھی؟؟؟

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟

انکھوں میں آئی نمی نے سارے راز کھول دیئے۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کو دیکھنے لگی جو اتنے دور بیٹھے بیٹے کی عادات و اطوار سے واقف ہیں۔۔۔۔

کیا کہا ہے اس نے؟؟

"وہ کہتے ہیں کبھی پاکستان نہیں آئیں گے۔۔۔۔"

اب کی بار خرم چپ ہو گیا۔۔۔۔

بابا آپ کو کیا لگتا ہے بڑی کبھی واپس نہیں آئیں گے؟؟؟

"وہ آئے گا گڑ یا بہت جلد آئے گا۔۔۔۔"

کب بابا کب؟؟

"جب اس کی ماں کی طرف سے اس کا دل صاف ہو جائے گا۔۔۔۔"

جب وہ دونوں بات ہی نہیں کریں گے تو کیسے ان کے بیچ آئی دوری مٹے گی۔؟؟؟

وہ نا سمجھی سے بولی۔۔۔۔

"ان کی یہ دوری تمہارے چاچو ہی ختم کر سکتے ہیں۔۔۔"

آج وہ اتنے سالوں بعد اپنے باپ کے منہ سے چاچو کا ذکر سن رہی تھی۔۔۔۔

"اور چاچو جب تک یہاں نہیں آئیں گے جب تک آپ انھیں نہیں بلائیں گے۔۔۔۔"

"ہاں گڑیا۔۔۔"

تو پھر آپ بلا لیں انھیں کیا اتنے سال کافی نہیں ہیں نفرت کیلئے۔؟؟

"نہ گڑیا نہ میں اس سے نفرت تو نہیں کرتا وہ تو میری اولاد ہے اپنی اولاد سے کوئی کیسے

نفرت کر سکتا ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ضبط کی شدت سے اس کا چہرہ لال ہو گیا۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پھر کیا چیز ہے جو آپ کو روک رہی ہے بابا؟؟

"تمہاری ماں کا بھرم میں نہیں چاہتا وہ ٹوٹ جائے میں وری کو سسکتے نہیں دیکھ سکتا گڑیا

۔۔۔۔"

"رہنے دو گڑیا ابھی تم نہیں سمجھ سکتی تم بہت چھوٹی ہو اس سب کو سمجھنے کیلئے۔۔۔ اب اگر بڑی کی کال آئے تو اسے فورس مت کرنا میں نہیں چاہتا وہ تم سے بھی بات کرنا چھوڑ دے۔۔۔"

وہ انکھوں میں دھند لئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جب کہ وہ ایک بار پھر الجھے ہوئے ذہن سے خرم کو جاتا دیکھے گئی۔۔۔۔۔



مسٹر عارض کتنے پرسنٹ شیور ہیں آپ اس انویسٹ مینٹ کیلئے؟؟؟

اسکرین پہ نظر آتے لعیم شعیب آدمی نے پیپر ویٹ ہاتھوں میں گھماتے ہوئے پوچھا

\_\_\_\_\_



[illegible]

\_\_\_\_\_

اتنا یقین کیسے؟؟؟ وہ اپنی حیرت کو بغیر چھپائے بولا۔۔۔

"جس کمپنی کی ایڈورٹائزنگ آپ یہاں کر رہے ہیں اس کا تمام ڈیٹا میرے پاس موجود ہے مسٹر صادق۔۔۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

عارض کے لفظوں میں چھپی دھمکی اسے بہت کچھ سمجھا گئی۔-----

او کے میں دو گنے شیرز آپ کی انڈسٹری میں انویسٹ کرنے کیلئے تیار ہوں کیا آپ مجھے  
شیورٹی پیپر سائن کر کے دے سکتے ہیں؟؟؟

"جہاں تک بات ہے شنیرز کی تو وہ آپ کو کرنا ہی کرنا ہے کیوں کہ آپ کمپنی کے زوال کو تو بالکل پسند نہیں کریں گے۔۔۔ اور رہی بات شیورٹی کی تو مسٹر صادق علوی انسانی جان کی کوئی گارنٹی نہیں تو پھر آپ تو۔۔۔۔۔"

وہ مصلحتاً بات ادھوری چھوڑ گیا علوی لفظ کو لمبا کھینچ کر وہ ابرو چڑھائے صادق کو دیکھنے لگا۔۔۔ اس کی نظروں میں ایسا کچھ ضرور تھا جو سات سمندر پار بیٹھے صادق کو ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا؛

رسمًا گفتگو کے بعد عارض نے لیپ ٹوپ آف کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جمیل!!!

لیس سر؟؟؟

کسی نے آپ سے کمپنی کے انفارمیشن کی بات کی تھی؟؟؟،  
وہ جانچتی نظروں سے اپنے سامنے کھڑے نفوس کو دیکھنے لگا۔۔

نہیں سر کسی نے بھی نہیں؟؟؟

تو پھر اس کو کمپنی کی ڈاون سازی کا کہاں سے علم ہوا؟؟؟

"مجھے سی سی ٹی کیمرہ کی ویڈیوز چاہیے؟"

"اوکے سر۔۔۔"

اب تو کیا ہے سالے؟؟

کبیر نے اس سے سگریٹ لے کر کش لیا جس پر عارض اسے گھور کر رہ گیا۔ یہ عادت اسے ہمیشہ ہی ناگوار لگتی لیکن کبیر بھی ڈھیٹوں کی طرح اس کی ادھ جلی سگریٹ ہی پیتا

-----

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"تو نے تو صادق کی بینڈ بجا دی۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> ہاں تو؟؟؟

سرد تاثرات ابھی بھی چہرہ پر رقم تھے۔۔۔

"تو کیا میرے بھائی وہ توپنگے کی طرح ناچ رہا ہے۔۔۔"

ویسے یہ الیگل کام تو نے کس سے کروایا؟؟؟

"تیری محبوبہ سے۔۔۔"

عارض نے استہزائیہ لہجہ میں چوٹ کی:

جس پر کبیر کا منہ بن گیا۔۔۔۔

دیکھ تو مت بتا لیکن اسے بار بار کیوں بیچ میں لے آتا ہے؟

"جیسے تو ڈھیٹ بن کر پوچھتا ہے اس کے باوجود کہ میں تجھے کبھی نہیں بتانے

والا۔۔۔۔۔"

عارض نے اسی کے انداز میں بات لوٹائی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

چل یار کچھ کھاتے ہیں بہت بھوک لگی ہے؟؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کار میں ڈرائیو کروں گا منظور ہے تو چلو ورنہ۔۔۔۔"

عارض نے گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے مزے سے کہا جس پر کبیر بد مزہ ہوا۔۔۔

"چل تو ہی چلا لینا۔۔۔"

وہ لٹھ مار انداز میں کہہ کر لفٹ کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔

عارض جس مقصد کیلئے یہاں آیا تھا وہ پورا ہونا تو درکنار اثرات بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے تین دن اور رک کر اس کا ارادہ واپسی کا تھا۔۔۔۔۔

اُس وقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب وہ لوگ ٹریفک میں پھنسے تھے اور اب آدھا گھنٹہ ہونے کو آیا تھا لیکن سڑکوں پر گاڑیاں ایک کے پیچھے ایک بری طرح سے جام کھڑی تھیں۔۔۔۔۔ اوپر سے بلاوجہ کے ہارن فضا ئی آلودگی میں مددگار ثابت ہو رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مجھے لگ رہا ہے آج کا دن ہمیں یہیں گزرا نا پڑے گا۔۔۔۔"

کبیر نے بیزاری سے عارض کو دیکھا اور پشینجر سیٹ پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔۔

"عجیب لوگ ہیں دیکھ رہے ہیں پوری سڑک گاڑیوں سے بھری پڑی ہے پھر بھی ہارن یہ

ہارن دے دے رہے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ ناگواری سے پیچھے کھڑی گاڑی کو بیک مرر میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نظریں بھٹکیں تو سفید صاف ستھرے یونیفارم میں ملبوس دوشیزہ پہ جاٹھری۔۔۔۔۔  
 ماتھے پہ چمکتے پسینے کو ٹشو پیپر سے صاف کر کے وہ پریشانی سے دائیں بائیں گردن گھما کر  
 سڑک پار کرنے کا راستہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔

چہرہ پہ اڑتی ہوائیاں واضح تھیں۔۔۔

"کبیر تو ڈرائیونگ کر کے جہاں جانا چاہے چلا جائیں خود ہی فلیٹ پہنچ جاؤں گا۔۔۔"

وہ عجلت میں اپنا موبائل ڈش بورڈ سے اٹھائے فرنٹ دور کھول کر گاڑی سے اتر گیا۔۔۔

ارے بتا تو کہاں؟؟؟

کبیر ہانک ہی لگا تا رہ گیا جب کہ وہ تیزی سے رکی ہوئی گاڑیوں کے سامنے سے گزرتا  
 نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔۔

"عجیب کھسکھا ہوا ہے۔۔۔"

کبیر بد بداتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔

ہیلو مس کین آئی ہیلپ یو؟؟؟

مردانہ آواز پر اس نے رخ موڑ کر اجنبی مرد کو دیکھا:

آنکھوں پہ گلاس لگائے شہانہ انداز میں اسے سے دریافت کیا۔۔۔۔

وہ عجیب نظروں سے اسے سرتاپیر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"دیکھیے مس آپ گھبرا ئے نہیں میں آپ کو پریشان کرنے کی غرض سے نہیں آیا ہوں

۔۔۔۔"

وہ اس کی خاموشی کو اس کے گھبرانے سے تشبیہ دے بیٹھا۔۔۔۔

"نو تھینکس۔۔۔"

وہ سرد مہری سے کہہ کر رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

عارض کو سمجھ نہیں آرہا تھا اس سے بات کرے تو کیسے کرے آتے جاتے لوگ اسے

مشکوٰۃ نظروں سے دیکھ رہے تھے بے شک وہ عمر کا زیادہ حصہ مغربی ممالک میں گزار

آیا ہو لیکن پرورش اس نے پاکستان میں پائی تھی یوں سر عام کسی بھی دوشیزہ سے بات

کرنا معیوب ہی سمجھا جاتا ہے وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا۔۔۔ اس لئے بنا کچھ کہے چلا

گیا۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔۔ اسے بنا کچھ کہے اس شخص

کا جانا بھی عجیب و غریب لگا۔۔ کہاں تو وہ مدد کا پوچھ رہا تھا اور اب۔۔۔





دوسروں کو تڑپا تڑپا کر مارتے ہوئے تمہیں خوف محسوس نہیں ہوتا تھا؟؟؟

وہ دومنہ والا چاقو اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

شکیل نے تھوک نگل کر اس چاقو کو درزیدہ نظروں سے دیکھا:

ماریہ بی کا کیا قصور تھا؟؟؟

شکیل کو اپنے کانوں کے نزدیک سر سراتی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

"مجھے مجھے معاف کر دو میں نے نہیں بلکہ نگی ہاں نگہت نے اسے جلایا تھا۔۔۔۔۔"

وہ لرزتے ہاتھ کو آپس میں جوڑ کر گڑ گڑایا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com!!!!

اس نے چھت پھاڑ قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ بلند بانگ قہقہہ میں عجیب سی دہشت رقم تھی شکیل

کو ریڑھ کی ہڈی میں سنسی سی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

اوہ ریلی تم تو بہت معصوم ہونہ؟؟؟

[illegible]

"داد اس کے منہ پر ٹیپ لگاؤ۔۔۔"

وہ دھاڑ کر باہر کھڑے بندے سے بولا۔۔۔ جو اس کی پکار پر عجلت میں اندر آیا اور تشکیل کو نفرت زدہ نظروں سے گھورتا ہوا اس کے منہ کو مضبوط ٹیپ سے جکڑنے لگا۔۔۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ پیچھے کی طرف کھڑا ہو گیا۔۔۔ اسے انصاف لینا تھا جو عدالت سے کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔ واحد یہ ہی شخص تھا جو اس کی ماں کا بدلہ لے سکتا تھا

\_\_\_\_\_

"ان ہاتھوں سے تو نے میری پاک دامن ماں کو جلایا تھا نہ تو انھیں ہلانے کے قابل نہیں رہے گا۔۔۔۔"

سیدھا ہاتھ مفلوج ہو اتوا لٹے ہاتھ پر بھی وہ ہی عمل دہرایا۔۔۔ شکیل کی آنکھیں درد کے مارے خون اگلنے کو تھیں لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔ جب اس نے خدا کی مخلوق کی پرواہ نہیں کی اپنے طاقت کے نشے میں جیتے جاگتے انسانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مسلا تھا تو کیا اس کے ساتھ انصاف ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurd.com>

دونوں ہاتھوں سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا بے جان ہاتھ جسم کا حصہ محسوس نہیں ہو رہے تھے۔۔۔ ہاتھ کی وہ رگیں جن کی رسائی دماغ اور دل تک تھی وہ دودھاری چو قو کی زد میں آکر کٹ چکیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

شکیل ناقابل برداشت درد سے پتنگے کی مانند تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کے مچلتے وجود کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھا تھوڑی ہی دیر میں اس کی گردن ایک طرف جھک گئی۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے کھڑے داد کو اشارہ کیا تو وہ پانی کی بالٹی جو پہلے سے ہی وہاں رکھی گئی تھی وہ  
ہوش و خروش سے بے گانہ شکیل پر الٹ دیا جس سے ایک بار پھر وہ ہوش میں  
آیا۔۔۔۔۔

دودھاری چاقو اب اس کے دماغ کی رگوں پر رینگ رہا تھا۔۔۔۔۔  
اس چوقو سے اس نے جسم کے تمام اعصاب کو مفلوج کر دیا تھا۔۔۔۔۔ صرف سر کا حصہ  
اور سانسیں بچیں تھیں جو کل کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے ہی چھین جانی  
تھیں۔۔۔۔۔

خون میں لدے ہاتھوں کو پاس پڑے ٹاول سے پہنچا اور بلیک ہوڈی کو سر تک تان کر اس  
سن سان جگہ سے چلا گیا۔۔۔۔۔ داد کو پتا تھا کہ اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رات گئے تک وہ گھر پہنچا تو لیونگ روم میں خرم کو اپنا منتظر پایا۔۔۔ جو موبائل ہاتھ میں لئے  
گہری سوچ میں غرق تھا۔۔۔۔۔  
کہاں سے آرہے ہو؟؟

اسے آتا دیکھ سپاٹ لہجہ میں دریافت کیا۔۔۔۔۔ میر نے گہری نظر اس پر ڈالی اور سامنے رکھے کا وچ پہ جا بیٹھا۔۔۔۔۔

"کام سے گیا تھا بھیو۔۔۔۔۔"

وہ ریموٹ ہاتھ میں لئے ایل ای ڈی اسٹارٹ کر چکا تھا یہ ایک بہانہ تھا خرم کے سوالات سے بچنے کا۔۔۔۔۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ اس سے ساری بات اگلوانہ لے خرم کو کہاں سکون آتا تھا۔۔۔ اس کے باوجود کہ مشیر نے اسے پہلے سے ہی آگاہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ڈی ایس پی صاحب آئے ہیں؟؟؟

ملازم نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور سر جھکا کر آنے کی وجہ خرم کہ گوش گوار کی

ملازم کی بات پر خرم کی بے اختیار نظریں گھڑی کی جانب اٹھیں جو ساڑھے تین بج رہی تھی۔۔۔۔۔ "انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاو۔۔۔۔۔"

خرم نے مکرم کو چبھتی نگاہوں سے گھورا۔۔۔۔۔

"چلو آٹھو اور چل کر سنو اپنی شان میں قصیدہ"

خرم اسے گھرتا ہوا لیونگ روم عبور کر گیا۔

"معذرت خواہ ہوں سر انتہائی نازک وقت میں آپ کے یہاں چلا آیا۔۔۔۔"

"خیر ہے ڈی ایس پی صاحب یقیناً کوئی نازک معاملہ ہی ہو گا جو آپ کو یہاں لے آیا۔۔۔"

خرم نے مصافحہ کے بعد سامنے رکھے صوفہ پہ بیٹھتے ہوئے نرمی سے کہا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تھانے کے انچارج کے مطابق شکیل کی حالت اس قدر نازک ہے کہ کسی بھی وقت وہ مر سکتا ہے اور اس کی موت ہمیں تو لے ہی ڈوبے گی ساتھ آپ کی ساخت پر بھی گہرا اثر چھوڑے گی۔۔۔۔"

ڈی ایس پی نے چیتے سی چال چل کر آتے ہوئے مکرم کو سرخ نگاہوں سے دیکھا:

گویا آپ کو اپنی جان کی پرواہ ہے میں نے ٹھیک کہا نہ ڈی ایس پی عالمگیر صاحب؟؟؟،

مکرم نے گہرا وار کیا جس پر وہ تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔



"دیکھئے سر آپ کو اگر شکیل سے رقابت تھی تو آپ پر سنلی مجھے بتاتے یوں دن دھاڑے  
جیل سے اکر اسے لے جانا یہ کہاں کی تک ہے اس پر آپ نے وہاں کے انچارج کو دھمکی  
بھی دی۔۔۔۔"

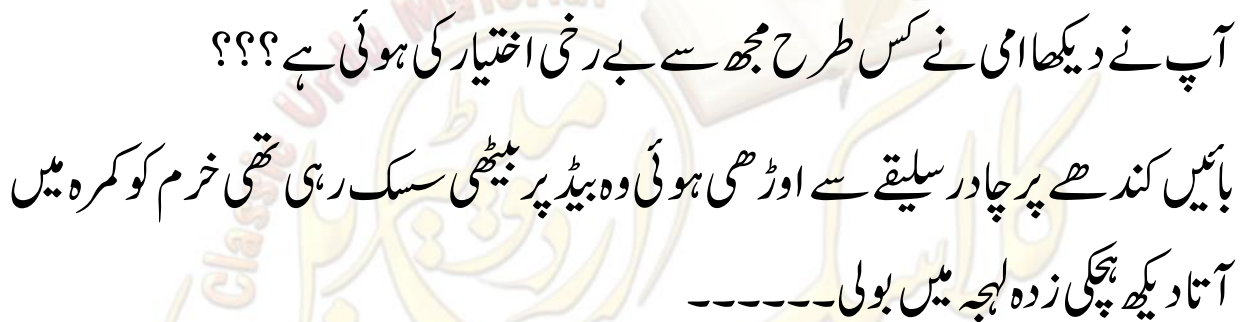
ڈی ایس پی اب براہ راست مکرم سے بولا۔ جس پر تلخی بھری مسکراہٹ مکرم کہ چہرہ پر  
رقصاں ہوئی۔۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے آپ اپنی ڈیوٹی کو کتنی ایمانداری سے چلا رہے ہیں اگر شکیل کی جگہ کوئی  
غریب غرباء یا پس ماندہ طبقہ کا شخص حوالات کے پیچھے ہوتا تو جج سے پہلے آپ کے اس نام  
نہاد انچارج نے اسے زندگی جینے کی امنگ ہی چھین لینی تھی۔۔۔ لیکن یہاں شکیل سومرو  
تھا جو آپ سب کو نہ صرف جیب خرچ بلکہ عہدے بھی دیا کرتا تھا۔۔۔۔ ایسے میں اس  
پر ہاتھ اٹھانا پاؤں پہ کلباڑی مارنے کہ مترادف نہیں ہے ڈی ایس پی صاحب۔۔۔۔"

عدالت کے فیصلہ پہ آپ مطمئن ہو گئے آخر کیوں؟؟

"اب جبکہ میں نے اسے ظلم کے معنی سمجھائے ہیں تو آپ کے اندر کھلبلی مچ گئی۔۔۔ اور  
رہی بات تشدد کی تو کمشنر شاہ شکیل کی حالت سے بخوبی واقف ہے۔۔۔۔"

مکرم نے پرسکون انداز میں اس کے چہرہ کے آتے جاتے رنگ ملائے۔۔۔۔۔



"میں ٹوٹ گئی ہوں خرم اپنوں کی بے اعتباری پر کبھی میں نے سوچا نہیں تھا کہ زندگی اس دوراے پر لا کر کھڑا کر دے گی۔۔۔"

آج پھر اس کا ضبط جواب دے گیا آج پھر وہ بکھرنے لگی۔۔۔۔۔

آئی نے کتنے سالوں بعد تمہارے سامنے گڑیا کا ذکر کیا اور تم دل پہ لے بیٹھیں اور گڑیا؟؟ اس کا کیا وری کیا آپ سمجھتی ہو کہ وہ پر سکون اپنی زندگی میں مگن ہے؟

خرم کی بات پر وری رونادھونا بھول کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"نہیں وری نہیں آپ تو آنٹی کے پاس ہوا انھیں دیکھ سکتی ہو لیکن وہ دیکھنا تو درکنار بات بھی نہیں کر سکتی۔۔ آپ سے زیادہ گڑیانے غم و دکھ سہے ہیں پہلی بیٹی کی موت جس کی

وجہ کہیں نہ کہیں بڑی ہی بنا تھا۔۔۔ پھر ماں کے حیات ہوتے ہوئے بھی اس کی جدائی کا ٹٹا انسان کو موت کے مراحل سے گزارتا ہے۔۔۔۔۔"

"میں تو آپ کو بہادر اور دانا سمجھتا تھا لاوبالی سی وہ بہت زیادہ مضبوط ہے آپ سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔"

خرم کی آنکھوں میں حنا کیلئے جو عزت و احترام رقم تھی اسے دیکھ کر ورثہ کو فخر سا محسوس ہوا اپنی ہنی کیلئے۔۔۔۔۔

"لیکن اس سب کے باوجود بھی میں ابھی بھی آپ کے فیصلہ کے ساتھ ہوں۔۔۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہیں نہ کہیں کوئی ایسی ٹھوس وجہ ضرور ہوگی جس کی بنا پر آپ ابھی فاصلہ قائم کئے ہوئی ہیں۔۔۔۔۔"

آپ کو لگتا ہے بڑی کی وجہ سے ضوفشاں نے موت کو گلے لگایا تھا؟؟؟

اس نے بے یقینی سے خرم کو دیکھا:

کیا آپ کو ضوفنی کی معصوم محبت نظر نہیں آتی تھی یا آپ اس سب سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھیں ہمیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ جیسا ہم گزار چکے ہوں ایسا ہماری اولاد بھی گزارے۔؟؟



ہاں وہ چہرہ تو اس کے روح میں بسنے والی ضوفی کا تھا وہ کیسے اس دلنشین چہرہ کو بھول سکتا ہے اس کے مسلسل تکنے کی محویت کو گال پر نظر آتے تل نے توڑا تھا یہ وہ واحد نشان تھا جو ضوفی اور زونی میں فرق پیدا کرتا۔۔۔

کر گیا خالی وہ دل کی بستی میرے  
نہیں معلوم کہ کہاں جا بسا بسنے والا

وہ وقت اور جگہ کو بھلائے ایک ہی چہرہ کو مسلسل تک رہا تھا جب اسے پلکوں کا اٹھنا ہوش کی دنیا میں لایا۔۔ اس سے پہلے وہ اس کی نظروں سے چھپنے کیلئے کھڑکی کا رخ کرتا وہ اٹھ کر بیٹھتی ہوئی چیخی۔۔۔۔ اور یہاں وہ اس کو چپ کروانے کی بجائے کھڑکی سے چھلانگ لگا گیا۔۔۔۔۔۔ کیوں کہ اسے بخوبی یہ بات معلوم ہو گئی تھی وہ ضوفی نہیں تھی اور ہو بھی نہیں سکتی کہ وہ دنیا سے جا چکی تھی۔۔

نسوانی چیخ نے دونوں کو ہڑبڑانے پر مجبور کر دیا۔ مکر م بنا سوچے سمجھے اٹھ کر کمرہ سے بھاگا اسے سیلپر پہننے کا بھی ہوش نہیں رہا اس کے پیچھے حنا جو رسالہ پڑھنے میں مگن تھی کمرہ سے نکلی۔۔۔۔

دوسرے ہی پل وہ گڑیا کے کمرہ کہ باہر کھڑا مسلسل ناب گھا کر لوک کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

???(Gurya what Happened? Open the door hurry up)

مکر م نے تقریباً دھاڑ کر کہا:

Support@classicurdumaterial.com

سیکنڈ میں ہی دروازہ کھلا اور وہ حوا اس باختہ سی مکر م کے سینے سے لگی۔۔۔۔۔

http://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial

کیا ہوا میری جان؟؟

مکر م نے اسے مضبوطی سے تھام کر نرمی سے پوچھا:

بابا وہاں۔۔ وہاں کوئی ہے بابا۔۔۔

مکر م نے گڑیا کی بات پر اسے حنا کی طرف کیا اور خود کمرہ میں داخل ہوا۔۔۔

کھڑکی پر پردے ساکت تھے کمرہ میں نائٹ بلب کی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے باریک بنی سے پورے کمرہ کا جائزہ لیا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام گارڈز لان میں موجود ہو گئے۔۔۔۔۔

اب منظر یہ تھا کہ گڑیا، مکرم اور حنا کے مشترکہ روم میں حنا کی گود میں سر رکھے سکون سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

اور مکرم پریشانی سے لان کے چکر کاٹتا ہوا گارڈز سے تحقیقات کرنے لگا۔۔۔۔۔  
 سر اگر کوئی ذی روح چوری چھپے مینشن کا دروازہ بھی پار کرتا تو الارم چیخ اٹھتے ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آیا اور بی بی کے کمرہ تک رسائی حاصل کر گیا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مکرم کا وہ ملازم جو خرم کے حکم پر ان کے سائے کے ساتھ رہتا۔۔۔۔۔  
 "سر ہم نے کسی کو آنے نہیں دیا اور آپ کی اجازت کے بنا ہم کسی کو بھی اندر لانے سے قاصر ہیں۔۔۔۔۔"

چاق و چوبند حفاظتی گارڈ نے مودبانہ انداز میں کہا:

"ٹھیک ہے آپ سب جائیں۔۔۔۔۔"



مکرم نے ان سب کو روانہ کیا۔۔۔ وہ کمرہ میں آیا تو دونوں بے خبر خواب خرگوش کے  
مزے لوٹ رہیں تھیں۔۔۔۔

گڑیا کی اس حرکت نے اسے پریشان کر دیا تھا ایک واقعہ جو کئی سال پہلے ان کی زندگیوں  
میں قیامت لے آیا تھا اس بار وہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔  
وہ کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا اس کا ارداہ سی سی ٹی وی کمر از چیک کرنے کا تھا جو بھی  
ہو گا کمرہ کی آنکھ سے نہیں بچ پائے گا۔۔۔۔

دوسرے دن گڑیا نہ کمرہ سے باہر نکلی اور نہ کالج گئی ڈرا بھی اس پر حاوی تھا۔۔۔ حنا تو  
حنا، مکرم نے بھی پوچھا لیکن ایک بات کہ (بابا میں نہیں جانتی وہ کون تھا جو بھی تھا وہ مجھے  
ٹکٹی باندھے دیکھے جا رہا تھا اور جب میں چلا کر دروازہ کی طرف بھاگی تو وہ غائب ہو چکا تھا)  
علاوہ کوئی دوسری بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔ پھر مکرم نے خود ہی حنا کو منع کر دیا کہ  
اب کچھ نہ پوچھے۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا سارا وقت اس کے ساتھ رہی برسوں پرانا خوف ایک بار پھر اعصاب پر حاوی ہو چکا  
تھا۔۔۔ ایسا ہی ایک خوف تھا جو اس سے اس کی بیٹی کو چھین لے گیا تھا اگر اس بار بھی

۔۔۔۔

نہیں میں ایسا نہیں ہونے دو گی۔۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔  
 گڑیا پر کمفر ٹر برابر کر کے خود وضو کی غرض سے غسل خانہ میں چلی گئی۔۔۔۔۔

نجانے کتنا وقت بیت چکا تھا اسے سوئے ہوئے تبھی ہلکی ہلکی سسکیوں نے اسے بیدار کیا  
 --- چھت کو گھورنے کے بعد اٹھتے ہوئے نیم اندھیرے میں نگاہیں دوڑائیں تو قبلہ رخ  
 کئے وہ سجدہ میں جھکے لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

کمفر ٹر پرے ہٹا کر وہ جھکے ہوئے وجود کی جانب لپکی۔۔۔

ماما!!!

وہ قریب ہی دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔ اس کی پکار پر ہلتا وجود ساکت ہو گیا۔۔۔ آنسوؤں  
 سے ترچہ دیکھ کر اس نے میکا کی انداز میں بھگے گال نرمی سے صاف کئے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ماما کیوں اپنے آپ کو ہلقان کر رہی ہیں؟؟

اس سے اپنی ماں کا رونا برداشت نہیں ہوا تو نم ناک کی سے بولی۔۔۔۔۔

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم بھی مجھے نہ چھوڑ جاؤ اس لئے میں خدا سے تمہاری زندگی مانگ  
 رہی ہوں۔۔۔۔۔"

حنا کھوئے ہوئے لہجہ میں بولی۔

"میں آپ کے پاس ہوں کبھی آپ کو اور بابا کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میری وجہ حیات  
آپ اور بابا جانی ہی تو ہیں۔۔۔۔"

حنا کہ جاء نماز سے اٹھتے ہی اس نے تہہ کی۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے آپ نے کھانا نہیں کھایا ہو گا آجائیں۔۔۔۔"

وہ ہلکے پھولکے لہجہ میں بولی اور حنا کو ساتھ لئے ڈانگ ایریہ کی جانب چلی آئی ابھی اسے  
بابا کو بھی بلانا تھا جو صبح سے مصروف تھا۔۔۔۔

کہی نہ کہی اسے اپنے آپ کو مضبوط دکھانا تھا ورنہ ماں تو پہلے ہی ایک بیٹی کی جدائی میں  
روگ لگا بیٹھی اگر میں کمزور پڑوں گی تو ان کا کیا ہو گا۔۔۔ اس سوچ کے آتے ہی اس کے  
تن بدن میں پھریری سے دوڑ گئی۔۔۔۔



تو کہاں چلا گیا تھا؟

چابی سے دروازہ کھول کر اپارٹمنٹ میں قدم رکھا ہی تھا کہ اس کے سوال جواب شروع  
ہو گئے۔۔۔۔

"اپنے سسرال۔۔۔"

سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ اپنے کمرہ کی طرف چل دیا۔۔۔ اپارٹمنٹ زیادہ بڑا نہیں تھا  
چھوٹے سے لان کے بعد دو کمروں اور اوپن کچن پر مشتمل دو بندوں کیلئے کافی

تھا۔۔۔۔۔

یہ طرز تھا؟؟؟؟

وہ سینے پہ بازو لپیٹے ابرو چڑھائے دروازہ پر ہی ایستادہ ہو گیا۔۔۔

"کیوں دماغ چاٹ رہا ہے اگر کوئی کام کی بات نہیں کرنی تو کھانا ہی آرڈر کر دے۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولا اور آرام دہ سوٹ لئے واش روم میں گھس گیا جبکہ کبیر بند دروازے کو

گھورتا ہوا نمبر ملانے لگا۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ آرڈر دے کر فارغ ہوا تو عارض کو لیب ٹاپ پر مصروف دیکھا۔۔۔۔۔

"دررانی نے پچاس ہزار شمیر زکیش کی صورت میں کمپنی میں انویسٹ کر دیئے ہیں آج

ہی بینک سے میسج موصول ہوا ہے۔۔۔"

وہ سامنے کاوچ پر بیٹھتے ہوئے دن بھر کی صورتحال سے آگاہ کرنے لگا۔۔۔

ہمممم وہ بنادیکھے مہارت سے ٹائپنگ کرنے لگا۔۔۔ کیا ہمممم اس کا مطلب سمجھتے ہو؟؟

یعنی اپنی کمپنی میں ایک چوتھائی حصہ دررانی کی ملکیت میں چلا گیا اور تم اتنے آرام سے بیٹھے ہو؟

وہ حیرانگی سے اس کے پرسکون تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اس نے سنئیر زدیے لیکن میں نے تو ایکسیپٹ نہیں کیا۔۔۔"

وہ استہزائیہ لہجہ میں بولا جبکہ کبیر کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔۔

تو نے کیا سوچ رکھا ہے؟؟

"دیکھ میں تجھے ابھی سے بتا رہا ہوں اس دررانی کو ہلکانہ لے اگر زرا بھی اسے شک ہوا تو کمپنی تو ڈوبے گی ہی ہم بھی سڑک پر آجائیں گے۔۔۔۔"

وہ ہتھے سے اکھڑ کر اسے سناتا چلا گیا جبکہ عارض نے صرف اسے دیکھنے پر اکتفا کیا اسکی نظروں کا سر دپن ہی کافی ہوتا تھا سامنے والے کو بوکھلانے کیلئے۔۔۔۔۔

عجیب ہے یار تو کہاں تو اسے دھمکا رہا تھا اور اب؟؟؟؟

وہ اس کی نظروں سے خائف ضرور ہوا تھا لیکن پھت سنبھل بھی گیا تھا۔۔۔

"ہاں اور اب میں اس کے سنئیر زریجیکٹ کر رہا ہوں اگر تجھے کوئی مسئلہ ہے تو اس سے میرا کوئی کنسرن نہیں۔۔۔۔۔"

"یہ جو تو مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دیتا ہے یہ عادت بدل لے ورنہ میں تیرا وہ حال کروں گا کہ لوگ تجھے پہچاننے سے انکاری ہو جائیں گے۔۔۔۔"

کبیر نے غصہ سے اس پر کشن اچھالا جسے وہ مہارت سے پکڑ گیا۔۔۔ نشانہ خطا ہونے کا غصہ اور بڑھ گیا۔۔۔

ہو گیا تیرا؟؟؟؟

عارض نے ابرو اچکا کر پوچھا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

جس پر کبیر نے رخ پھیر لیا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "اب منہ بند کر کے یہ وائس سن۔۔۔"

آوڈیو پلے کر کے موبائل اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔۔

"علوی مجھے اندازہ نہیں تھا یہ محض نری بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں۔۔۔۔"

"میں اپنے دو گنا شئیرز اس کی کمپنی میں ایک ہی وجوہات کی بنا پر انویسٹ کرنے لگا

ہوں۔۔۔"

"اچھا بہت خوب!!!! ذرا مجھے بھی تو پتا چلے وہ وجہ جس کی بنا پر تم نے گھائے کا سودا کیا ہے  
 ----"

دوسری طرف علویز کمپنی کا دوسرا پارٹنر تھا۔۔۔۔

"میں وفادار بن کر غدار بننا چاہتا ہوں۔۔۔ یہ تو گھائے کا سودا نہ ہوا۔۔۔۔"

اور اوڈیو بند ہو جاتی ہے۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کو کبیر کی آواز نے توڑا۔۔۔۔

یہ کلپ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ تھوڑی پر مٹھی جمائے ابھی بھی موبائل کی بلنک اسکرین دیکھتا رہا۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم نے آرڈر نہیں دیا؟؟؟

اس کی بات گھمانے پر کبیر کا غصہ پھر عود آیا اس بار وہ ہی کشن کھینچ کر اسے مارا جو عین سر  
 پہ لگا اور کمرہ سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

جوابات وہ اسے نہیں بتانا چاہتا وہ کبھی نہیں بتاتا تھا اتنے سالوں میں یہ بات کبیر کو زہن  
 نشین ہو گئی تھی لیکن رد عمل دینا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔





نانو آپ تو ٹھنڈی ہو رہی ہیں کیا ہوا ہے؟؟

وہ پریشانی سے نصرین بیگم کے ہاتھ پیر مسل کر انھیں اپنے جسم کی حرارت پہنچانے لگی۔۔۔۔

خرم اور ورشہ شام سے ہی باہر نکلے ہوئے تھے۔۔۔ ہسپتال کا چکر ویک اینڈ پر لگانا ان کے فرض میں شامل ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا گڑیا موسم کی اچانک تبدیلی کا اثر ہے۔۔۔۔"

نصرین بیگم نے مسکراتے ہوئے ہنی کی جوانی کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ہوبہ ہو حنا کی پر تو تھی۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"آپ کی ٹیبلٹس کہاں رکھی ہے نانو مجھے پتا ہے آپ نے تاخیر کی ہے دوائی کھانے میں۔۔۔۔"

وہ انھیں ڈپٹے ہوئے بلکل کوئی اماں دادی لگ رہی تھی۔۔۔۔

دوائیاں کھلا کر اب وہ ان کے بے جان پاؤں میں زیتون کا تیل لگانے لگی۔۔۔۔

نانو کیا بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے؟

زرنش کی نرم انگلیاں نصرین کو محسوس تو نہیں ہو رہیں تھیں لیکن رگ و پے میں تقویت سی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔۔

"گڑیا میری ہنی تکلیف میں ہے میرا دل ایسے ہی نہیں ہول رہا یقیناً وہ رو رہی ہو گی۔۔۔"

نصرین نے خدشات کو لفظوں میں بیان کیا۔۔۔

اچھا آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کی بات کروادوں گی لیکن ایک شرط ہے؟

زرنش نے رازداری سے دہیمہ لہجہ میں کہا: نصرین نے اس کی بات پر عینک انکھوں پہ چڑھا کر اسے گہری نظروں سے دیکھا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 Support@classicurdumaterial.com

تمہارے پاس کہاں سے آیا اس کا نمبر؟؟؟

"اوف ہونا نو میری بیسٹی ہے وہ اس کا نمبر نہیں ہو گا تو کیا آپ کی سہیلیوں کا نمبر رکھوں گی۔۔۔"

وہ نانو کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے اپنا سر پیٹ گئی۔۔۔۔۔

اچھا شرط بتاؤ؟؟؟ نصرین فیصلہ کن انداز میں بولیں۔۔۔

"بابا اور مام کو نہیں بتائیں گی کیوں کہ یہ سیکریٹ ہے بڑی کی طرف سے۔۔۔"

ہنی سے بھی بات ہوتی ہے؟؟

نہیں!!!

آپ میرے سیکریٹس کسی کو نہیں بتائیے گا اب ہم پارٹنرز ہیں۔۔۔"

"ہاں نہیں بتاؤں گی چلو اب نمبر ملا کر دو۔۔۔"

"بات میں کروں گی آپ صرف سنئے گا۔۔۔"

وہ تاکید کر کے ہاتھ دھو کر آئی اور نمبر ملانے لگی۔۔۔ لیکن دوسری طرف پاورڈ آف ملا تو

وہ بھی پریشان ہوا اٹھی کیوں کہ کبھی اس کا نمبر بند نہیں ملا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> میم آپ کو سرزین نے بلوایا ہے؟؟؟

وہ سن ہوتے دماغ سے ملازمہ کو دیکھے چلی گئی۔۔۔

کیا کہا تم نے؟؟؟؟

نگہت کو سننے میں شبہ ہوا۔۔۔

"لوجی اب تو میڈم کی سننے کی حس نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔"

ملازمہ نگہت کے سوال دہرانے پر کوفت سے بڑبڑائی۔۔ کیسا مکافات عمل تھا کبھی وہ ان سب پر حکومت کرتی تھی یہاں تک کہ گھر کے سارے ملازم بھی اس کا موڈ دیکھ کر بات کیا کرتے تھے آج وہ ہی لوگ اسے اٹھتے بیٹھتے طعنے کستے ہیں اور جواباً وہ لب سی لیتی کیوں کہ اسے یہاں بولنے کا حق نہیں تھا چاہے کوئی اس کو دو کوڑی کا کیوں نہ کر

دے۔۔۔۔۔

وہ ملازمہ کا بڑبڑانہ بخوبی سن چکی تھی اس لئے نظر انداز کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔  
 "اوہ میم جی زین صاحب آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔۔۔"

"نخرے تو دیکھو ذرا!!!! رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔"

وہ نخوت سے کہہ کر اگے آئی لمبی چوٹی کو پیچھے کرتی ہوئی سرونٹ کو اڑ سے نکلتی چلی گئی جبکہ نگہت تو حیران پریشان وہیں کھڑی رہی۔۔۔ کیوں کہ زین نے کبھی خود سے اسے نہیں بلوایا تھا وہ تو اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا نگہت کے سازشی زہن نے اسے بڑھاپے میں رسوا کروایا تھا عمر کے اس حصہ میں لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل لگالیتے ہیں لیکن وہ۔۔۔۔۔ اسے صرف شکوہ شکایتیں ہی کرنی آتی تھیں جو وہ کرتی بھی تھی۔۔۔



اس بار وہ انکھیں بھی جھپکانہ سکی یہ تو ہر دفعہ ہی ہوتا آیا ہے وہ تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ زین دوبارہ موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

وہ تو اس سے یہ بھی نہ کہہ سکی کہ کون سے ملازم اس کی سنتے ہیں تم نے کوئی عزت چھوڑی ہے جو وہ کریں گے لیکن وہ ڈھیٹ بنی سب کی لان طعن پر کانوں کو بند کئے ان کے ساتھ کام میں جُت گئی۔۔۔۔۔

پانچ، چھ گھنٹے لگ کر اس نے تمام کام کئے بھی اور کرواتے بھی۔۔۔۔۔ گیسٹ آچکے تھے اور اب باتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔۔ وہ پیچھے کے راستے سے اپنے کوارٹر میں چلی آئی معمول سے ہٹ کر وہ آج کچھ زیادہ ہی تھک گئی۔۔۔۔۔ انگ انگ درد کرنے لگا۔۔۔۔۔ صحن جہاں نہتی چارپائی اس پر میلا کچلا گدا بچھا ہوا تھا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 تمہارا دماغ درست ہے تم مجھے یہاں، یہاں رکھو گے؟؟؟

وہ صدمہ سے چیخ کر زین کا گریبان پکڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

"آئندہ یہ ہاتھ یہاں تک پہنچے تو کاٹنے سے بھی دریغ نہیں کروں گا سمجھی۔۔۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں سے اس کے ہاتھ جھٹکتے غرایہ۔۔۔۔۔

"میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔۔ تمہاری بیٹی کی ماں۔۔۔۔۔"

"بد قسمتی تھی میری کہ میں تمہاری سازش کا شکار ہوا۔۔۔۔۔ لیکن کسی گمان میں نہ رہنا کہ میں تمہیں سر پہ بٹھاؤں گا۔۔۔۔۔ جتنے عیش تمہیں اس شکیل نے کروائے ہیں بھول جاو سب کو۔۔۔۔۔"

زین نے اس کے پیروں سے زمین کھینچ کر اس کی اوقات یاد دلائی۔۔۔۔۔  
 "اپنی لمٹ میں رہو میرے ڈیڈ کے خلاف ایک لفظ بھی نکالا تو منہ نوچ لوں گی باسٹرڈ۔۔۔۔۔"

نگہت غصہ سے پاگل ہوتی ہوئی زہر خند لہجے میں پھنکاری۔۔۔۔۔ اور زین کے طیش کو ہوا دے بیٹھی۔۔۔۔۔ وہ آپے سے باہر ہو کر اسے زرد و کوب کرنے لگا۔۔۔۔۔ زمین پر پڑی درد سے دہری ہوتے ہوئے وہ بے آب مچلی کی مانند تڑپنے لگی جبکہ وہ تلخی بھری نگاہ ڈال کر کوارٹر کا دروازہ بند کر گیا اور زندگی کی رنگینیاں بھی وہیں دم توڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 سوچوں کے تسلسل کو ہونے والی دستک نے توڑا۔۔۔۔۔ وہ عجلت میں اٹھی اور دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

"صاحب جی کا حکم ہے ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگاؤ۔۔۔۔۔"



وہ ہی ملازمہ اسے حکم سنا کر چلتی بنی اور وہ بھی اسی کی تقلید میں نکل گئی۔۔۔۔۔ صاحب  
جی کا صیغہ تو محض ایک دھمکی کی بنا پر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

تو میں بات پکی سمجھوں کی زین آفندی میری بہن کو اپنی ہمراہی میں قبول کرے گا؟؟؟؟  
اجنبی آواز پر وہ جہاں تھی وہیں جم گئی۔۔۔۔۔ مبارکباد، ہمراہی، وہ نا فہم نگاہوں سے  
لیونگ روم میں دیکھنے لگی جہاں سے زین کا کھکھلاتا چہرہ نمودار ہوا۔۔۔۔۔  
بہتی آنکھوں سے ڈانگ ٹیبل سیٹ کر کے وہ لان میں نکل آئی۔۔۔۔۔  
کھر درے ہاتھوں کی ہتھیلی میں سکھ کی لکیر تلاشنے لگی جو جھریوں کی زد میں آکر پوشیدہ  
ہو چکی تھی۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial>

ڈیڈ انکل کس بارے میں بات کر رہے تھے؟؟؟

"آورو بی میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔"

مسکراتی آواز پر وہ دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی لیونگ روم کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

میرا ویٹ مگر کیوں؟؟؟

وہ نا سمجھی سے زین کے سامنے جا بیٹھی۔۔۔۔۔

زین نے پر سکون انداز میں روپی کے سرپر بم پھوڑا۔۔۔۔۔

???What dad are you serious

روبی شکڈ کے عالم میں بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھے چلی گئی اسے تو اپنی بیٹی کی شادی کی فکر ہونی چاہیے تھی کجا کہ خود بیاہ رہا رہا ہے۔۔۔۔

"کوئی بھی لفظ منہ سے نکالنے سے پہلے اطمینان سے میری بات سنو۔۔۔۔۔ نورین ایک سلیجھی ہوئی لڑکی ہے جو مجھے پسند آتی ہے میں اسے ہمراہی میں لینا چاہتا ہوں اس میں کوئی مزائقہ تو نہیں۔۔۔۔۔"

"میرا خیال ہے زنا کرنے سے لاکھ درجے بہتر ہے نکاح کرو۔۔۔۔۔ اور تم یہ تو ہرگز بھی گوراہ نہیں کرو گی کہ تمہارے نانا کی طرح میں ناجائز طریقہ سے راتیں رنگین کروں۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر ماضی کا طعنہ اس کی اولاد کو دیا گیا۔۔۔ وہ آنسو پیتی اٹے قدم لوٹ گئی۔۔۔

"آپ کو پوری دنیا میں وہ بیس سالہ نورین ہی ملی تھی اپنی نہیں تو اس کی عمر کا خیال کر لیں  
ڈیڈ آپ کی بیٹی کی عمر کی ہے وہ۔۔۔۔"

"لیکن میری صرف ایک ہی بیٹی ہے کل ڈیڈ پاکستان آرہے ہیں انھیں ریسو کرنے تم جاو  
گی۔۔۔۔۔"

زین نے تھل سے اس کی بات سنی اور اپنی بات اونچی رکھ کر اسے کل کے حالات سے  
اگاہ کیا۔۔۔۔

"گڈ نائٹ۔۔۔"

زین ایک نظر سرخ چہرہ لئے روپی پہ ڈال کر اپنے کمرہ میں چلا گیا  
Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/



ایسی بھی کیا ناراضگی بڑی کے آپ نے کال ہی نہیں کی؟؟؟

وہ ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی۔۔۔۔

"ارے نہیں گڑیا ناراضگی کیسی بس کچھ کام میں بزی تھا۔۔۔۔"

وہ روانی میں بولتی ہوئی کسلمندی سے کروٹ لے گئی۔

کیا ہوا انانو کو سب ٹھیک ہے نہ؟؟؟

"ہاں سب ٹھیک ہے بس آج کل ان پر ایک ہی ضد سوار ہے کہ ہنی سے بات کروادو میں اسے دیکھے بنا مرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔"

پھر مام کیا کہتیں ہیں؟؟

"کہنا کیا ہے ان کی تو نانو سے بول چال بند ہے پچھلے ہفتہ سے بابا الگ پریشان رہتے ہیں

عجیب سی وحشت پھیلی ہوئی ہے پورے گھر میں۔۔۔"

وہ بیزاری سے گویا ہوئی اس ماحول سے وہ خود بھی اکتانے لگی تھی۔۔۔۔۔

"ہممم اچھا ایسا کرو کالج کے بعد تم فلاں ریسٹورینٹ آ جانا اور کیب وغیرہ میں اکیلی آنا بنا کسی کو بتائے۔۔۔ میں جانتا ہوں میری گڑیا یہ ٹاسک بھی رازداری کے ساتھ پورا کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جو کالج جانے کا ارادہ ملتوی کر چکی تھی اس کی عجیب و غریب بات پر ہتھ بقیہ موبائل کو دیکھنے لگی۔۔ وہ ابھی کچھ پوچھتی ہی کہ دوسری طرف سے لائن کاٹی جا چکی تھی۔۔۔۔۔

اس نے وال کلاک پر نگاہ دوڑائی جو ساڑھے سات کا وقت بتا رہی تھی۔۔ تیزی سے بیڈ چھوڑ کر اٹھی اور ہینگ کیا ہوا یونیفارم لئے واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کالج میں پورا دن اس نے کس عجلت میں گزارا یہ وہ ہی جانتی تھی۔۔ کیبلے کروہ ریسٹورینٹ میں پہنچی۔۔ وہ اسے سامنے ہی نظر آگیا۔۔۔۔۔ اسے لگا شاید نظر کا دھوکہ ہو وہ پلک جھپکنا بھول کر اس کے ہونے کا یقین چاہ رہی تھی ذرا بھی آنکھ کی جنبش ہو اور وہ اس کی نظروں سے او جھل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس کے وجود میں حرکت ہوئی اور وہ بھاگ کر اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔ رکے ہوئے آنسو گال کو بھگو تے چلے گئے۔۔۔۔۔ وہ ارد گرد سے بے خبر اس کے مضبوط بازوؤں میں سسکنے لگی۔۔۔۔۔ اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں کوئی کچھ بھی کہے اس کا بڈی پندرہ سال بعد اس سے ملا۔۔۔۔۔

اور وہ روئے بھی نہ۔۔۔۔۔

"بڈی آپ اتنے ڈیشنگ ہو گئے ہیں۔۔۔۔"

وہ ترچہرہ کے ساتھ مسکرائی۔۔ اس کی خود کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔۔۔

آپ پاکستان کب آئے؟؟؟؟؟

دوسری بات اس کی شکوہ لیے ہوئے تھی۔۔۔

"ایک ہفتہ پہلے۔۔۔"

کیا؟؟؟؟؟

وہ اتنی زور سے چیخی کہ آس پاس بیٹھے لوگ گردن موڑ کر عجیب نظروں سے دیکھنے لگے

۔۔۔

"آہستہ بولو۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس نے تنبیہ انداز میں اسے ٹوکا: Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> میں جانتا ہوں گڑیا تم بتاوام کی کیوں نارضگی چل رہی ہے نانو سے؟

"آپ کو فکر ہے آپ جائیں واپس میں خود سنبھال لوں گی سب کو۔۔"

بھول پن پر خفا خفا تاثر اسے مسکرا نے پر مجبور کر گیا لیکن منہ پہ ہاتھ رکھ لیا ورنہ اس نے

لڑنا شروع ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

"بس میں کچھ نہیں سنوں گی آپ ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔"

وہ حتمی انداز میں کہنے لگی۔۔۔

"یہ ممکن نہیں ہے جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا آئی اور چاچو واپس مینشن میں نہیں آ جاتے میں جب تک وہاں قدم نہیں رکھوں گا۔۔۔ کہیں نہ کہیں میری بھی غلطیاں تھیں۔ جب تک وہ نہ سدھار لوں۔۔۔۔"

تمہیں خاموشی اختیار کرنی پڑے گی۔۔۔"

"اور میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔۔۔"

سیاہ مائل آنکھوں میں شرمندگی کے تاثرات گہرے تھے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں آپ کے ساتھ ہوں بڑی۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میز پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔

تو کس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے سالے؟؟؟

کال ریسیو کرتے ہی کبیر کی چنگھاڑتی آواز پر اس نے موبائل کان سے ہٹایا۔۔۔

"بکو اس نہیں کر اب دیکھ ہی لیا ہے تو آ جا ملو ادیتا ہوں۔۔۔۔"



اسے سامنے دیکھ کر عارض نے گہر اسانس بھرا۔۔۔

"سکون نہیں ہے تجھے کبھی مجھے اکیلا بھی چھوڑ دیا کر ضروری ہے ہر جگہ میرا دم چھلا

بنیانا

عارض نے جھنجھلاتے ہوئے اسے کھری کھری سنائی۔۔ جس پر وہ مسکراتے ہوئے زرنش کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

"اسلام و علیکم میں عارض صاحب کا بہت ہی وفادار دوست اور بیسٹ فرینڈ۔۔۔"

اجنبی کی آواز پر وہ عارض کو دیکھنے لگی جس کا اشارہ ملتے ہی اپنا تعارف کروایا۔۔۔

عارض اس کے بے تکے تعارف کروانے پر گھور کر رہ گیا۔۔۔

"وعلیکم سلام مائے سیلف زرنش چو ہداری عارض ہڈی کی ایلڈر سسٹر۔۔۔۔"

اعتماد کے ساتھ اپنا حوالہ دیا۔۔۔ جس پر کبیر نے حیرانگی سے اسے اور عارض کو دیکھا۔۔۔

پھر عارض زیادہ دیر وہاں رکا نہیں اور دوبارہ ملنے کا کہہ کر اسے کیب میں بٹھایا۔۔ اور کبیر کے ساتھ چلا گیا۔۔ آج رات کو اس کی لندن کی فلائٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ایک ہنر ہے جو کر گیا ہوں میں

سب کے دل سے اتر گیا ہوں میں"



پورے دو دن بعد وہ کمرہ سے باہر نکلی تھی۔۔۔ ایک انجانہ سا ڈر تھا جو اسے ہر وقت  
سہمائے رکھتا۔۔۔ اس رات کے بعد وہ حنا کے ساتھ ہی سونے لگی خود حنا بھی جب تک  
اس کو دعاؤں کے حصار میں باندھ نہ لیتی سوتی نہیں تھی۔۔۔ گڑیا سے زیادہ خود وہ ڈری  
ہوئی تھی۔ یہ سب مکرم دیکھ تو رہا تھا لیکن بولا کچھ نہیں اور بولتا بھی کیا اس کے پاس تو خود  
کوئی الفاظ نہیں تھے تسلی دینے کہ بڑی بیٹی تو کھو ہی چکا تھا اب اسے کھونے کا حوصلہ نہیں  
تھا۔۔۔۔۔

سنہری سنہری دھوپ اعصاب کے بو جھل پن کو تقویت بخش رہی تھی۔۔۔ برہنہ پا  
گھاس پر چلتی ہوئی وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔ ہوا اس کے سیاہ ابشار کو چھو کر  
گزر جاتی۔۔۔ کتنی عجیب بات تھی وہ فسٹ ایئر کی طالبہ ہوتے ہوئے بھی آج تک کسی  
اجنبی کو دوست نہ بنا سکی تھی اور بنانا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ یہ نہیں تھا کہ کوئی اس سے

دوستی کا خواہش مند نہیں تھا بلکہ جو جگہ اس نے زر کو دی ہوئی تھی وہ کسی اور کو دینا زر کی حق تلفی تھی اس کے نزدیک۔۔۔

زر کی اور اس کی عمر میں دو سال کا فرق تھا لیکن پھر بھی ان دونوں کی گاڑھی چھنتی۔۔۔  
بچپن ساتھ گزرا مگر قسمت نے انہیں الگ کر دیا تھا لیکن یہاں بھی ان کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا ٹیلی فونک رابطہ آج بھی برقرار ہے ان کے بیچ۔۔۔

رو بھٹکی تو وہ ہی اجنبی چہرہ اس کی بند آنکھوں کے پردہ پر جم گیا اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔ یکایک صبح پیشانی پر پسینہ کی بوندیں نمودار ہوئی۔۔۔ اس نے گردن موڑ کر ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو اس کے سوا کسی وجود کو نہ پایا۔۔۔۔۔

وہ تھک ہار کر وہیں بیٹھ گئی کب وہ ڈراونا منظر اس کی جان چھوڑے گا۔۔۔ اس نے تو گھر سے نکلنا ہی بند کر دیا تھا کہ کہیں وہ اسے دوبارہ ہی نظر نہ آجائے۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے سر تھامے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے ہی سوچنے لگی۔۔۔ وہ کوئی دوسری دنیا کی مخلوق نہیں تھی بلکہ جیتا جاگتا ایک مرد تھا جو کیسے اس کے بیڈ روم تک آ گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دیکھنا اسے وحشت میں مبتلا کر گیا اگر وہ اس کے ساتھ کچھ کر دیتا تو!!! یہاں پر اس کی ساری ہمت دم توڑ جاتی۔۔۔۔۔

آج یہ چاند صبح میں کیوں نکل آیا؟؟؟

آہستہ روی سے چلتا ہوا وہ اس کے نزدیک آیا اور اسی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

وہ مکرم کو دیکھ کر ہولے سے مسکرائی۔۔۔

"گڈ مورنگ بابا جانی۔۔۔"

"مورنگ مائے لٹل ڈول۔۔۔"

مکرم اس کے سر پر پدرانہ شفقت کی مہر ثبت کرتے ہوئے بولا۔۔۔ اس کو خوش گوار

حیرت نے آن لیا تھا کیوں کہ وہ معمول کی روٹین میں واپس آچکی تھی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کالج کب سے جانے کا ارادہ ہے؟؟؟؟

مکرم اصل مقصد کو زبان پر لایا۔۔۔۔

"بابا مجھے ڈر لگتا ہے باہر جانے سے اگر وہ پھر سے آگیا اور مجھے مار دیا میں نہیں جاؤں گی بابا

۔۔۔"

وہ روتے ہوئے مکرم کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گئی۔۔۔۔

"ابھی کسی میں اتنی جررت پیدا نہیں ہوئی کہ کوئی میرے جگر کے ٹکڑے کو غلط نگاہوں سے بھی دیکھے۔۔۔ ابھی تمہارا باپ زندہ ہے گڑیا تمہیں کسی سے ڈرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

مکرم نے بھرپور سنجیدگی سے اسے یقین دلایا۔۔۔  
وہ پرسکون سی ہو گئی اس وقت اسے اشد ضرورت تھی اپنوں کے مضبوط سہارے کی  
۔۔۔

"آج کا دن آپ حنا کے ساتھ گزارو کل تیار رہنا اب سے میں ہی چھوڑ کر اوں گا اور لینے بھی آؤں گا۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تھینکو یو بابا جانی میں بھی یہی چاہ رہی تھی۔۔۔"

دو تین باتوں کے بعد وہ پورچ کی جانب چلا گیا جبکہ اس کے قدم کچن کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔



خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔ وہ خلاف معمول کمرے میں جانے کی بجائے نانو کے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

خرم اور ورشہ کی واپسی رات گئے تک ہوئی تھی اس لئے دونوں اپنی نیند پوری کر رہے تھے۔۔۔۔

دستک دے کر وہ کمرہ میں آئی تو نصرین کھڑکھی کی طرف رخ کئے بیٹھی ہوئی نظر آئیں لب آہستہ ہل رہے تھے اور یک بعد دیگر تسبیح کے دانے باری باری گر رہے تھے۔۔۔۔۔  
نانو آپ بزی ہیں؟؟

وہ وہیں کھڑی ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نصرین نے اندر آنے کا اشارہ دیا تو وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کرتی ہوئی چلی آئی اور لاڈ سے ان کے گلے میں بازو ڈال کر گال پر بوسہ دیا۔۔۔۔ نصرین نے تسبیح ختم کر کے اس پر پھونک ماری جس سے وہ کھلا کھلا دی۔۔۔۔۔

اور کاوچ کھینچ کر وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔

"لڑکی کالج کا یونیفارم تو بدل لیتی"

نصرین نے اس کو سفید یونیفارم میں دیکھا تو ٹوٹے بنانہ رہ سکیں۔۔۔

"نانو میرے پاس بم باسٹک نیوز ہے۔۔۔"

وہ انکھیں گھما کر شوخ سے بولی۔۔۔۔

کون سی نیوز؟؟؟

نصرین نے چشمے کے پار سے اسے باریک بینی سے دیکھا:

"میں بڈی سے مل کر آرہی ہوں۔۔۔۔"

اس کی بات پر نصرین سکتے میں آگئیں۔۔۔۔ کئی پل تک وہ بولنے کے بھی قابل نہ رہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

تم عارض سے مل کر آرہی ہو؟؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
میرے بچے سے!! کہاں ہے وہ اسے اپنے ساتھ کیوں نہ لے آئیں؟؟؟

انکھوں سے دریا بہنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ نصرین کی بات پر اس کا چہرہ مر جھا گیا۔۔۔

کیا ہوا زرنش چپ کیوں ہو گئیں بولتی کیوں نہیں؟؟؟

نصرین بیگم بے تاب سے اس سے پوچھنے لگیں۔۔۔



نانو بڈی کا کہنا ہے جب تک سب ایک ساتھ "ہنسی خوشی نہیں رہنے لگتے، جب تک چاچو اور آنی مینشن میں رہنے نہیں لگتے وہ کبھی یہاں قدم نہیں رکھیں گے۔۔۔۔"

زرنش کی بات پر نصرین بیگم کے آنکھوں کی جلتی جوت بجھ گئی۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ اسے تسلی دینا نہ بھولیں۔۔۔۔۔

"ناامید مت ہو اللہ بہتر راستہ نکالنے والا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنی آنکھیں صاف کرتی ہوئی بولیں۔۔۔۔

"نانو بڈی نے کہا ہے کہ وہ آپ سے کال پر بات کریں گے۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نصرین نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"تم کپڑے بدل کر کھانا کھاؤ جا کر۔۔۔۔۔"

نصرین کہ کہنے پر وہ کمرہ سے چلی گئی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

کمشنر شاہ کے آرڈر پر رات کے آدھے پہر جلاد نے شکیل کو پھانسی لگا دی۔۔۔ یہ سب کام اس قدر رازداری سے ہوا پریس کو بھی ہوا نہیں لگنے دی۔۔ یوں بھی شکیل کی حالت ایسی تھی کسی بھی وقت اس پر موت طاری ہو جاتی۔۔۔۔۔

اچانک موت وہاں کے عملے کیلئے مشکلات پیدا کر سکتی تھی کیونکہ ہٹا کٹا مرد ایک ہی دن میں مفلوج ہو جائے اب ایسی بھی اندھیر نگری نہیں مچی ہوئی ملزم کو بھی اس کی سزا کے مقررہ وقت تک حراست میں رکھنے کا قانون ناخذ ہے۔۔۔۔۔

شکیل کی موت پر رونے والی خود زندگی اور موت کی کشمکش میں لاوارث ہسپتال میں پڑی تھی۔۔۔۔۔ اس کو پالنے والی کو تو وہ کب کی جلاچکی تھی باپ اپنے ناقابل معاف جرم کی سزا بھگت چکا تھا اس کے نہ کوئی اگے رہا تھا نہ کوئی پیچھے۔۔۔۔۔

حواس باختہ سا وہ گھر میں داخل ہوا اور روم میں جا کر دروازہ لاکڈ کر لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی شکست کا بدلہ لے تو آیا تھا لیکن اسے ڈر تھا کہ شکیل کا کوئی وفادار اس تک نہ پہنچ جائے

-----

وہ حد درجہ شراب پی چکا تھا جس کی وجہ سے نشہ اس کے اعصاب کو سن کرنے لگا۔۔۔۔۔ اور وہ ہوش سے بیگانہ ہو کر وہیں گر گیا۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

"کہاں تھیں تم؟؟؟ نہ آتا نہ پتا انسان کو کچھ تو مروت کا مظاہرہ کرنا چاہیے یہ کیا موبائل بند کر کے دنیا سے ہی غافل ہو جائے بندہ۔۔۔۔"

وہ چھوٹے ہی جو شروع ہوئی تو نان اسٹاپ سناتی ہی چلی گئی۔۔۔

دھیرج رکھو بھئی نہ سلام نہ دعا اور لگیں صلواتیں سنانے۔۔۔۔۔"

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے اسے ٹوک گئی۔۔۔

کہاں تھیں تم دو دن سے؟؟؟

دوسری طرف سے نہایت غصہ میں پوچھا:

وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔۔۔۔

"زر میرے ساتھ ایسا عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا ہے تم سنو گی تو پریشان ہوا اٹھو گی"

اس کی بات پر زر فکر مند انہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہونہ؟؟؟

"ہاں اب ٹھیک ہوں ہوا یوں کہ۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com اور وہ سب زر کو بتانے لگی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان دونوں کی اس دوستی سے صرف نصرین بیگم باخبر تھیں نا ہی زونی نے مکرم اور حنا کو

کچھ بتایا تھا اور نہ ہی زرنش ورشہ اور خرم کے علم میں لائی۔۔۔ دونوں کی سوچ یہ تھی

آپسی رنجشیں ہیں جو ایک وقت میں ختم ہو جائیں گی۔۔

"جو جا چکے تھے ان کے پیچھے دشمنی کہاں کی عقلمندی ہے بھلا۔۔۔ جب انسان جانے

والوں کے بغیر رہنا سیکھ لیتا ہے تو اسے سب کچھ بھلا بھی دینا چاہیئے۔۔۔ جو جتنی اپنی

زندگی لکھوا کر اس فانی دنیا میں آیا ہے اس مخصوص وقت تک یہیں رہنا اور برتنا ہے  
 ---"

کبھی کبھی بچے بڑوں کو وہ سکھا دیتے ہیں جو وہ سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔

زوننی مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے اگر وہ دوبارہ اگیا تو؟؟؟

زرنے اندیشہ کے زیر اثر کہا: دوستی گہری تھی دوسرا دونوں کی رگوں میں ایک ہی خون  
 گردش کر رہا تھا اس لئے زر کا پریشان ہونا فطری تھا۔۔۔۔

"میں نے یہی بات جب بابا سے کہی تو ان کا جواب تھا کہ اب کوئی پرندہ بھی تمہاری  
 طرف پر نہیں مار سکتا کیوں کہ تمہارا باڈی گارڈ تمہارے بابا ہیں۔۔۔"

زوننی نے کسی احساس کے تحت فخر یہ انداز میں کہا:  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پھر تو سچ میں کسی ڈر کی گنجائش نہیں ہے کیوں کہ چاچو کا روعب ہی کافی ہے مخالف کو  
 چاروں شانے چت گرانے کا۔۔۔"

"بلکل بس اسی بات سے میں کل سے کالج جاؤں گی۔۔۔۔"

زوننی نے اس کی بات پر ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔

بچپن سے ہی وہ مکرم کو رعب اور غصہ دیکھتی آرہی تھی شاید یہ ہی غصہ تھا جو وہ غلط وقت پر کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ناہید بھی پوچھ رہی تھی تمہارا؟؟؟

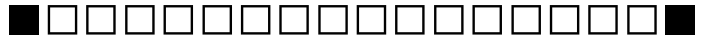
زر کو پرسوں کی فون کال یاد آئی تو بولی۔۔۔

"اچھا اس سے بول دینا کر لے کال میں اب سم پر اکیٹو ہوں۔۔۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے"

دو چار باتوں کے بعد وہ موبائل رکھ کر اپنا یونیفارم کا کاسہ کہہ کر پریس کروانے چلی گئی۔۔۔ مکرم کی لاڈلی کو صرف پڑھائی کرنا آتی تھی کام کیلئے نوکروں کی پلٹون موجود تھی۔۔۔۔۔ یہ بات حنا کو کسی طور گوراء نہیں تھی اور نہ مکرم کے اگے اس کی چلی کیوں کہ یہاں بات اس کے جگرے کی تھی۔۔۔۔۔

زونی فرسٹ ایئر کی طلبہ ہونے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر میں ایکسپرٹ تھی۔۔۔ آئی ٹی اور مختلف کورسز جن کا تعلق کمپیوٹر سسٹم سے تھا سب اس نے کر رکھے تھے اس کا جنون تھا کمپیوٹر میں۔۔۔۔۔ جبکہ زر اور ناہید انٹر کی اسٹوڈنٹس تھی اور ایک ہی علاقہ سے ان کا تعلق تھا۔۔۔۔۔۔۔۔



وہ جتنا اپنی بے اختیاری میں کی ہوئی حرکت پر پچھتا رہا تھا اتنا تو کبھی اپنی زندگی میں کسی کام کو لیکر نہیں پچھتایا تھا۔۔۔۔۔

اس کے پلین میں یہ شامل نہیں تھا اور جب اسے اس بات کا ادراک ہوا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کے چاچو کی چھوٹی بیٹی ہے تو اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور اسی کی بہن جس کی محبت میں اس نے موت کو گلے لگا لیا۔۔۔ کیا زندگی مجھے وہیں لے جا رہی ہے جس سے پیچھا چھڑا کر میں پندرہ سال پہلے بھاگ آیا تھا۔۔۔۔۔

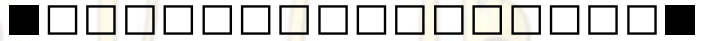
یہ ہی سوچ کر اسنے واپسی کا ارادہ کیا اور کبیر سے کہہ کر ان لائن بکنگ کروا ڈالی۔۔۔ وہ راہ موڑ گیا تھا اس بار اسے قسمت کے دھارے پہ نہیں بہنا تھا چاہے اس جنگ میں وہ کتنا بھی رسوا ہونا پڑے۔۔۔۔۔

وہ تو ان سب کو ملانے چلا تھا اور زندگی اسے پس پشت دھکیل رہی تھی۔۔۔ اس نے ارادہ کر لیا تھا اس بار وہ پاکستان واپس آیا تو دوریاں مٹانے کیلئے ہی آئے گا۔ اور اسے یہ کرنا تھا

-----



رنگ بگڑتا جا رہا ہے  
 بدن سکڑتا جا رہا ہے  
 یہ کیسا روگ ہے کہ جو  
 اندر ہی اندر کھا رہا ہے



دوسرے دن وہ مکرم کے ساتھ کالج آئی تھی اور اب لچ بڑیک میں وہ تنہا کیفے ٹیریا میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ چونکہ گریڈ کالج تھا اسی لئے گروپ کی شکل میں لڑکیاں وہاں کھڑیں مختلف اقسام کی اشیاء کھاتے ہوئے خوش گپوں میں مصروف نظر آرہیں تھیں۔

ڈائجسٹ میں مکمل طور پر محویت اختیار کئے ہوئے وہ سلسلہ وار کہانی میں بری طرح غرق تھی یہ دوسرا شوق تھا جب وہ فارغ وقت میں پورا کرتی۔۔۔ وہ قصہ کہانیوں میں رہنے والی حقیقی زندگی میں بزدل، ڈرپوک اور تیز لہجوں سے گھبرا جانے والی تھی۔۔۔ مکرم اور حنا جتنے شیر دل تھے وہ اس کے متضاد واقع ہوئی۔۔۔

موبائل چونکہ آلاؤ نہیں تھا اس لئے وہ گھر پہ رکھ کر آتی تھی۔۔۔ ہاں ڈائجسٹ تھی جو ہر مہینہ کی ہمہ وقت اس کے پاس رہتی۔۔۔۔

آج چونکہ کافی دن بعد وہ کالج آئی تھی تو کافی کام کرنے کو تھا لیکچر وہ لکھ چکی تھی بس اب گھر جا کر اس پر کام کرنا تھا۔۔۔۔

پرھنے لکھنے میں بہت اچھی تھی پوزیشن ہولڈر بھی بن جاتی اگر وہ سارا دھیان پڑھائی پر لگاتی مگر بات پھر وہ ہی ہے ایک وقت میں دس دس کاموں کو اپنے ذہن پر سوار رکھتی

----

کالج کا بڑا سامین گیٹ عبور کر کے وہ باہر آئی تو سامنے ہی مکرم اس کا منتظر تھا۔۔۔ وہ انتظار کے کوفت لمحوں سے بچنے پر خدا کا شکر ادا کرتی ہوئی بلیک ہیلکس میں آ بیٹھی۔۔۔ آج بھی سیاہ رنگ مکرم کی شخصیت کا خاصہ ہے۔۔۔ جس پر وہ کوئی کمپرومازنہ کر سکا۔۔۔ اور یہ بات حنا کو بھی بخوبی سمجھ آ گئی تھی۔۔۔ شادی کے اوائل دنوں میں حنا کی بات کالے رنگ سے شروع ہو کر آخر میں سیاہ رنگ پر ہی ختم ہوتی۔۔۔ پہلے تو میر نے پیار سے سمجھایا لیکن وہ ہنی ہی کیا جو کسی اور کی سن لے پھر بحث کا دورانیہ اپنا اثر کھوتا رہا تھک ہار کر اس نے کہنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔

"بے مقصد جھگڑے کبھی کبھار دلوں میں دوری لانے کا باعث بن جاتے ہیں۔۔۔۔"



وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پھنکارا۔۔۔ جس پر

صادق علوی کے لب مکاری سے کھل اٹھے۔۔۔۔

"اچھا لگایہ جان کر" ایم آر آوانٹر نیشنل ایک کامیاب کمپنی کا ڈائریکٹر میر عارض چوہدری بھی کسی سے ڈرتا ہے۔۔۔۔"

عارض کی میز کے سامنے رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے ہوئے طنزیہ کہا: عارض نے سپاٹ انداز میں اسے دیکھا اور سائیڈ پر رکھا لپ ٹاپ آن کیا۔۔۔ عارض کا نظر انداز کرنا علوی کو آگ لگا گیا۔۔۔۔۔

"میں یہاں تمہارے پیچھے ایک ہی غرض سے آیا ہوں۔۔۔ جتنی بھی تلخ کلامی ہمارے مابین ہوئی تھی اس کو پس پشت ڈال کر ہم پارٹنرشپ اختیار کر لیں۔۔۔ پہلے تمہیں دو گنا دے رہا تھا اب چار گنا دوں گا۔۔۔۔"

صادق علوی کی آفر پر عارض کے چہرہ پر زہر خند مسکراہٹ در آئی۔۔۔۔

"یونو علوی تمہارا نام صادق ہے مطلب (سچا، وفادار) لیکن افسوس ہو ایہ جان کر کہ تم فطرتاً نہیں بلکہ عاداتاً بھی ایک گھٹیا اور مطلب پرست انسان ہو جو موقع ملنے پر اپنے باپ

کو بھی بی بخشتے۔۔۔" کرتوت ایسے ہیں کہ چوراہے پر الٹا لٹکانے کے بعد بھی تم پر رحم نہ کیا جائے۔۔۔۔"

سرخ آنکھیں اس کے چہرہ پہ گاڑے پر سکون انداز میں گویا ہوا جو مقابل کیلئے بڑا اشتعال انگیز ثابت ہوا۔۔۔۔

"عارض اپنی حد کو پار کرنے سے پہلے اپنے باپ کی ساخت کا خیال کر لو ایسا نہ ہو تمہارے ساتھ خرم تو ڈوبے گا ہی کہیں تمہارا میر چاچو بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔۔۔۔"

صادق کی بات پر عارض کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ لمحہ کہ ہزارویں حصہ میں صادق کی طرف بڑا۔۔ اس سے پہلے کہ صادق اپنا بچاؤ کرتا عارض کا مضبوط و توانا ہاتھ مکہ کی شکل میں اس کی ناک کی نرم ہڈی پر لگا۔۔۔۔ عارض پہ در پہ اس پر مکوں کی بارش کرتا چلا گیا۔۔۔۔

شور سن کر کبیر اندر آیا اور عارض جو پھرے ہوئے شیر کی مانند صادق کی جان لینے کے در پہ اس پر چڑھ دوڑا اسے بڑی مشکل سے دور ہٹایا۔۔۔۔ جبکہ صادق علوی زمین پر پڑا درد سے دہرا ہونے لگا۔۔۔۔

"ہٹ جاکوں آیا ہے تو اس کو تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا آستین کا سانپ میرے گھر والوں کو گرائے گا اس سے پہلے ہی میں اسے اوپر پہنچا دوں گا۔۔۔"

وہ خونخوار نظریں صادق پر ڈالے اپنے آپ کو چھڑوانے کی تگ و دو د کرنے لگا۔۔۔

کبیر نے گارڈز کو بلا کر صادق علوی کو باہر نکالا۔۔۔ اور عارض کو تھری صوفہ سیٹر پر دھکیلا۔۔۔ اس سب میں وہ خود بھی ہانپنے لگا۔۔۔ باڈی بلڈنگ کرنے والا کسرتی بدن کا مرد اسے ہلقان کر گیا۔۔۔

"پاگل ہو گیا ہے تو وہ مر جاتا تو لینے کے دینے پڑ جاتے۔۔۔"

"سائنس بحال ہوئی تو کبیر نے غصہ سے بولا۔۔۔"

وہ میرے خاندان کو میرے ہی سامنے گرانے کی بات کر رہا تھا اور میں بے غیرتوں کی طرح چپ چاپ سنتا رہتا۔۔۔۔۔

عارض نے تیز آواز میں دھاڑا۔۔۔

"میرے بھائی یہ پاکستان نہیں لندن ہے کچھ تو خیال کر لے"

عارض اس کی بات کو نظر انداز کر کے پانی پینے لگا۔۔۔۔۔

کبیر نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا جس کا مطلب تھا بھاڑ  
میں جائے۔۔۔۔

عارض کا کوئی موڈ نہیں تھا اسے روکنے کا اس لئے دھیان دیئے بنا ہی اٹیچ واش روم میں  
گھس گیا۔۔۔۔

کمپنی کے ورکرز خاموشی سے اپنے کام میں لگے رہے پاکستانیوں کی طرح پرائے پھڑے  
میں ٹانگ آڑنا انھیں اپنا وقت کا ضیاع لگتا تھا۔۔۔۔ یوں بھی ساری گفتگو اردو میں ہوئی  
تھی سب کہ سروں پر سے گزر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارض تھوڑی ہی دیر میں فریش سا باہر آیا اور پارکنگ لاٹ میں کھڑی گاڑی میں جا بیٹھا  
اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور گاڑی بھاگالے گیا۔۔۔۔

بڑے نامور ہوٹل کے پارکنگ میں گاڑی رکی اور وہ نک سک سا تیار پروتار قدم اٹھاتا  
ہوا اندر کی جانب بڑھا میٹنگز کیلئے ہر دفعہ نئے ہوٹل کی بکنگ کروانا اسکی پہلی ترجیح  
ہوتی۔۔۔۔



بڑے ساہل جہاں سارے کلائنٹس اسی کے منتظر تھے اسے آتا دیکھ احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ مخصوص سنجیدگی چہرہ پر سجائے وہ براون اور بلیک رنگ سے ڈیزائن کئے ہوئے ڈائس کی طرف آیا۔۔۔۔۔

(MRO) بڑی اور اپنے وقت کی کامیاب انڈسٹری جس کی بنیاد میر مکر م چوہدری نے اسلام آباد میں رکھی تھی انتھک محنت اور لگن نے اسے ترقی کی منزلوں سے گزار کر اس کی شاخیں کئی ممالک میں پھیلا دیں۔۔۔۔۔ لندن میں "میر عارض کمپنی" کو ڈاریکٹ کرنے والا خود عارض چوہدری ہے۔۔۔۔۔ یہ بھی اسی انڈسٹری کی ایک شاخ ہے جس میں عارض کے نئے خیالات شامل ہیں۔۔۔۔۔ جو اسے ترقی دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

"ہارڈ ورک سے زیادہ اسمارٹ ورک ضروری ہے۔۔۔ ایسے کام کونئے اور جدید طرز سے کرنا جو اس کام میں چار چاند لگا دے اس کام سے بہتر ہے جس میں آپ کی دن رات کی محنت تو شامل ہے لیکن نتیجہ وہ ہی پرانے طرز کا۔۔۔۔۔"

یہ وہ فارمولا تھا جو اس نے میر کے لبوں سے ایک میٹنگ میں سنا تھا اور اسے ذہن پر نقش کر لیا۔۔۔۔۔ اسی فارمولے کو عمل میں لایا۔۔۔ اور کمپنی کا شمار بڑی کمپنیوں کی فہرست میں جگہ بنا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میٹنگ کے برخاست ہونے پر تمام کلائنٹس لنچ کیلئے روانہ ہوئے تو کبیر بھی اٹھنے لگا۔۔۔۔۔

کہاں جا رہا ہے تو؟؟؟

عارض نے اسے جاتا دیکھا تو ٹوک گیا۔۔۔ جب گھر والوں سے روٹھ کر وہ تنہا سفر کیلئے نکلا تو اس کی تنہائی بانٹنے والا کبیر شاہ تھا۔۔ اور اب تک اچھے دوست کی حیثیت سے اس کے ساتھ ہے۔۔۔

یاد آگئی تجھے میری؟؟؟

کبیر نے چوٹ کی۔۔۔ جس پر عارض کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔ کبیر نے اسے ہنستے دیکھا تو گھور کر اسے مکہ رسید کیا:

"یہ جو توروٹھی بیویوں والا رول شروع کر دیتا ہے نہ قسم سے میری محبوبہ لگتا ہے میں انکسور کر دوں تو منہ پھولائے پھر تارہتا ہے۔۔۔"

کبیر اسے بھاڑ میں بھیج کر ہال سے نکل گیا۔۔

عارض اپنا کوٹ اٹھائے اس کی تقلید میں چلا آیا۔۔ وہ اسے اسی کی گاڑی میں بیٹھا دیکھ مسکرا دیا۔۔

"وہ جانتا تھا کہ وہ جتنا بھی خفا سہی!!!!"

عارض کا ارادہ ساتھ لےج کرنے کا تھا۔۔۔۔۔



تیرے خیال سے دامن بچا کے دیکھا ہے

دل و نظر کو بہت ازما کے دیکھا ہے

نشاط جاں کی قسم، تو نہیں تو کچھ بھی نہیں

بہت دنوں تجھے ہم نے بھلا کے دیکھا ہے !!!

ڈوبتے سورج کی پھیلی نارنجی روشنی نیلے آسمان کو رونق بخش رہی تھی چرند پرند چہچہاتے ہوئے ایک مدار کے گرد گھوم کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔ اسے ہمیشہ سے شام کا یہ پر کیف دلوں میں سکون پہنچاتا منظر لبھایا کرتا تھا آج بھی وہ اپنا مخصوص چائے کا مگ لئے اس حسین شام سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

ایک ہی چہرہ اس کے سامنے عکس بن کر لہرا رہا تھا۔۔۔۔ یہ کہنا درست ہو گا کہ وہ اجنبی اسے اپنے سحر میں مبتلا کر گیا تھا وہ آہستہ آہستہ اس کی محبت میں ڈوب رہی تھی۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسے ہی سوچے جا رہی تھی چاہ کر بھی اس کے خیال کو جھٹلا نہیں سکی

زندگی اسے نئے رنگوں سے مترادف کروانے میں لگی تھی اور وہ سب سے چھب کر اپنے خیالوں کو سات پردوں میں چھپائے بیٹھی کہ کہیں یہ نیارنگ اس کے چہرہ پر عیاں ہو کر اس کو بے مول نہ کر دے۔۔۔۔۔

نانو وہیل چیئر ہاتھوں کی مدد سے اگے دھکیلتی ہوئیں ٹیرس پر آئیں۔۔ آہٹ پہ چونک کر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو نانو کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔ اور اٹھنے ہی لگی تھی کہ نصرین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا اور خود وہیل چیئر گھسیٹے ریلنگ کی طرف آئیں۔۔۔

ہر طرف ہریالی ہی ہریالی، ہوا کی زد میں جھومتے درخت منفرد منظر پیش کر رہے تھے

-----

نصرین بیگم کے حصہ میں جب سے وہیل چیئر آئی تھی وہ بے خود سے احساس میں مبتلا ہو گئیں تھیں ان کی کوشش یہ ہی ہوتی کہ وہ کسی اور کو زیر بار کرنے کی بجائے خود سے سارے کام کر سکیں۔۔۔۔۔

شروع میں تو حنا ہی ان کے ساتھ رہتی پھر وقت کا پہیہ ایسا الٹا گھوما کہ جو گمان سے باہر تھا وہ ہوا اور کئی دلوں کو ویران کر گیا۔۔۔

اس میں بد قسمتی سے ایک دل نصرین بیگم کا ٹھہرا تھا۔۔۔

ماں کیلئے تو اس کی ساری اولادیں ہی یکساں اہمیت رکھتی ہیں ایک بھی اولاد آنکھ سے او جھل ہو تو ماں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

نصرین بیگم کو کبھی ایسا لگتا تھا کہ وہ صبر کے آخری درجے پر ہیں جہاں اب کسی اور غم کی گنجائش باقی نہ تھی اس سے زیادہ کی تاب نہ لائیں گی اور ٹوٹ کے بکھر جائیں گی۔۔۔۔۔

خدا کبھی انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔۔

وہ اپنے بندے کی ضبط کی حدوں سے واقف ہوتا ہے لیکن انسان غفلت کے دلدل میں  
پور پور ڈوب کر اس کی رحمتوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔۔۔۔

وہ نانو کو دیکھ رہی تھی جو سمندر سے گہری سوچ میں غوطہ زن تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر یوں ہی دیکھنے کہ بعد وہ سر جھکا کر اپنے مگ کو دیکھنے لگی جس میں چائے ختم ہو چکی  
تھی۔۔۔۔

سورج دوب چکا تھا لیکن مدہم پیلی روشنی اس کے ڈوبنے کے آثار کو واضح کر رہی تھی۔

--

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نانو بڈی نے کال کی تھی آپ کو؟؟؟؟  
<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial>

زرنش کے سوال پر وہ بغور اسے دیکھنے لگیں۔ وہ انھیں خلاف معمول سنجیدہ دیکھائی

دی۔۔۔۔

"ہاں کل رات کو آیا تھا اس کا فون۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ زرنش اگے دریافت کرتی کہ پیچھے خرم اور ورشہ کو کھڑے دیکھ کر وہ

ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

نصرین بیگم نے زرنش کی نگاہوں کے ارتکاب میں گردن گھما کر دیکھا تو ایک لمحہ وہ بھی پریشان سی ہو گئیں۔۔۔۔

ورشہ سمجھ اور نا سمجھی کی کیفیت میں نصرین کے سامنے آئی۔۔۔

امی اگر میں نے غلط نہیں سنا تو آپ نے عارض کی ہی بات کی ہے؟؟؟

وہ زرنش کو مکمل نظر انداز کئے نصرین سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

زرنش پیچھے سے فق چہرہ لئے نانو کو دیکھنے لگی آیا ان کا جواب کیا ہو گا۔۔۔۔۔

نصرین نے ڈھیلے عصاب کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور زرنش کی پریشان نظریں ورشہ کے غصہ سے سرخ ہوتے چہرہ کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

وہ پاکستان بھی آیا تھا؟؟؟

ورشہ نے انتہائی سپاٹ انداز میں اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

"ورشہ میری اس سے کل ہی بات ہوئی تھی۔۔۔"



"اپنے حواسوں کو برقرار رکھو اور کوئی بھی غلط فہمی پالنے سے پہلے دونوں طرف کی بات جان لو۔۔۔۔۔ کیوں کے تمہارے پاس کھونے کو تھوڑے ہی رشتے بچے ہیں۔۔۔۔۔"

نصرین بیگم نے تحمل سے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔۔

"مام نانو ٹھیک کہہ رہیں ہیں اتنے عرصہ میں کل ہی ان کی بات ہوئی تھی اور بڑی تو واپس بھی چلے گئے۔۔۔۔۔"

"تمہیں بھی معلوم تھا۔۔۔۔۔"

"واو زبردست۔۔۔۔۔"

آپ سب کو لگتا ہے میں اپنے بچے کی دشمن ہوں۔۔ بتائیں امی مجھے کیوں نہیں بتایا آپ

نے؟؟؟؟؟

وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔۔۔

"یہ رازداری عارض کی ایما پر برتی گئی ہے اگر اس سے پوچھ سکتی ہو تو پوچھ لو۔۔۔۔۔"

نصرین نے اسے جھڑک کر کہا:

تم اس سے ملی تھیں؟؟

"اب کسی جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں بچی اسی لئے جو بھی بولو گی سچ پر مبنی ہو گا۔۔۔۔"

وہ سرخ انگارہ نگاہوں سے زرنش کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

زرنش نے بے بس سی نظر نانو پر ڈالی جو غصہ سے ورشہ کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔ وہ ہی رویہ

اپنا رہی تھی جس کی وجہ سے پہلے بھی طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ورشہ مجھ سے بات کرو۔۔۔۔ میرے منہ سے سنا ہے تو مجھ سے پوچھو جو پوچھنا چاہتی ہو

۔۔۔۔؟؟؟

"زرنش تم اپنے کمرہ میں جاو۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

زرنش حکم سنتے ہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

"آپ سے کیا پوچھوں آپ نے تو مجھے میرے بیٹے سے ملوانے کی بجائے مجھے اطلاع تک

دینا گوارہ نہ کیا۔۔۔۔۔"

وہ ان پر چوٹ کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

"تمہارے بیٹے نے ہی کہا تھا یہ فضول بکو اس بند کرو اب۔۔۔۔۔"

نصرین کو اس کی بے تکی بات پر اور غصہ چڑھا۔۔۔۔

"اور ہاں ورشہ بی بی اپنے بیٹے کی دوری برداشت نہیں کر سکتیں تو بلا لیا اسے واپس روز روز کے رونے دھونے سے کئی زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔۔"

"کم از کم میری ہنی اور اس کی اولاد تو میرے پاس ہوگی۔۔۔ اور خرم کو اپنے بھائی کی جدائی نہیں سہنی پڑے گی۔۔۔۔۔"

"لیکن افسوس صد افسوس تمہیں صرف اپنا دکھ دکھ لگتا ہے باقی تو ڈرامہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

نصرین بیگم کی بات پر لب سی گئی

"کچھ آئینے اتنے بھیانک ہوتے ہیں کہ ہمیں خود سے نفرت سی ہونے لگتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ بنا کچھ بولے اپنے قدم موڑ گئی نصرین بیگم نے افسردگی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا وہ انہیں تلخ کلامی کرنے پر مجبور کر دیتی تھی ورنہ وہ ان ماؤں میں سے کبھی نہیں تھیں جو اپنی اولاد کو طعنہ طشنہ دے کر اپنی کھولن مٹائے۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا؟؟؟؟

کمرہ میں آتے وجود کو سانس تک لینا کا وقت دیئے بغیر وہ غصہ سے بولی تھی۔

میر نے اس کے انداز پر عجیب نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کونسا پہلی دفعہ آیا ہوں۔۔۔۔

ہنی اس کی ڈھیٹائی سے دیکھنے پر کڑھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کا ہنی سے الجھنے کا کوئی موڈ نہیں تھا پہلے ہی وہ بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔ اوپر سے میڈم کے سوالات۔۔۔۔

وہ خاموشی سے جا کر صوفہ پہ جا بیٹھا اور جو توتوں کے تسمہ کھولنے لگا۔۔۔۔۔

"اگر آپ کی یہ ہی روٹین رہی تو میں بھائی کو جا کر بتا دوں گی۔۔۔۔"

وہ اپنے تئیں اسے بڑی دھمکی دیتے ہوئے بولی جس پر میر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

"جاو بتا کر آؤ لیکن صرف دس منٹ میں تم یہ کام انجام دو گی گیارویں منٹ میں تم مجھے کمرہ میں ملو۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بے نیاز سا کہہ کر آرام دہ سوٹ لئے ڈریسنگ روم میں گھس گیا جبکہ وہ اس کے الفاظوں پر غور کرتی منہ کھولے اسے دیکھے گئی۔۔۔

"یعنی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی اس کی۔۔۔"

پانچ منٹ میں چیلنج کر کے واپس آیا تو اسے سابقہ پوزیشن میں دیکھا:

کیا ہوا تم تو جا رہے تھیں نہ؟؟؟

میر نے کھلا طنز کیا اور گلاس میں پانی بھرنے لگا۔۔۔۔۔

اس نے میر کے چہرہ کو بغور دیکھا ماتھے پر ہلکا سا نیل کا نشان تھا جو عام سے انداز میں دیکھنے پر نظر نہیں آیا۔۔۔۔۔

کون بے چارہ آپ کے عتاب کا شکار ہوا ہے؟؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"گو یا تم مجھے سکون سے نہیں سونے دو گی"

"بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔"

ہنی دو بدو ہو کر بولی۔۔۔

کیا سننا چاہتی ہو؟؟

وہ ہار مانتے ہوئے بولا اسے پتا تھا جب تک وہ ساری بات نہیں جان لیتی اسے چھوڑنے والی کہاں تھی۔۔۔

"یہ ہی نہ کہ میں اتنی رات تک کسی لڑکی کے ساتھ تو نہیں تھا تو ہنی میڈم جیسا آپ سوچ رہیں ہیں !!!

وہ رک کر اس کی جانب دیکھنے لگا جو ہنوز اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔

بلکل بھی ایسا نہیں ہے اب اور کوئی بحث نہیں سنوں گا سو اگر تم نہیں سونا چاہتی تو کمرہ سے باہر جاسکتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔"

وہ تہہ شدہ کمبل بیڈ پر پھیلا کر خود سونے کی غرض سے لیٹ گیا۔۔۔ اصل بات کو گول مول کرتا وہ حنا کے مطلب کی بات کر گیا۔۔۔

کئی دنوں سے وہ اس سے اس طرح کا رویہ روار کھے ہوئے تھا۔۔۔ وہ کھانے کا پوچھتی تو منع کر دیتا، وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی وہ کس الجھن میں الجھا ہوا تھا یونیورسٹی جانا برائے نام ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

کئی دفعہ تو خرم کو بتانے کا سوچا لیکن نجانے میرا کارکیشن کیسا ہو۔۔۔ وہ اسے اسپیس دے رہی تھی لیکن یہ اسپیس اسے اپنے اور اس کے مابین رشتوں میں کھچا و پیدا کر رہا تھا جو ازدواجی زندگی میں دوری کا باعث بن سکتا تھا۔۔۔۔

وہ وہیں صوفہ پہ بیٹھے اسے سوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ جس ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی تھی وہ کسی سے کہہ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔

تبھی ہلکی سی دستک پر وہ چونک پڑی اور مسکراتے ہوئے وہ اٹھ کر دروازے کے پاس گئی۔۔۔۔

آنی چاچو آگئے؟؟؟

Support@classicurduaterial.com

پانچ سالہ عارض صاف لب و لہجہ میں ہنی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

حنانے اس کے پھولے گالوں پر چٹا چٹ پیار کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئی۔

اوہ نو چاچو سو رہے ہیں؟؟؟

وہ مکرم کو بلینکٹ میں بے خبر سویا دیکھ کر افسردگی سے بولا۔۔۔۔

جس پر حنانے بھی اسی کی طرح منہ بناتے ہوئے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔



آپ بھی میری طرح بور ہو رہی ہونہ؟؟؟

وہ اس کے مقابل چھوٹے چھوٹے پاؤں لٹکا کر صوفہ پہ ابیٹھا۔۔۔۔

مام کہاں ہیں آپ کی؟؟

اب وہ اس بچے کو کیا بتاتی کہ اس کا شوہر ہی نجانے کن کاموں میں الجھ کر اسے بھولا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"وہ باباجانی کے ساتھ سینار میں گئیں ہوئیں ہیں۔۔۔"

اس کی بات پر حنا کی ہنسی نکل گئی لیکن بروقت منہ پہ ہاتھ رکھ کر آواز دبائی ممکن تھا کہ وہ جن پھر اس کے سر پر سوار ہو جاتا۔۔۔۔

"آنی کی جان سیمینار ہوتا ہے۔۔۔"

وہ اس کے ہلکے بھورے بالوں کو سنوارتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔۔۔

"تھینکس آنی۔۔۔"

وہ سمجھداری سے شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

ورثہ اپنے بیٹے کے اس شوق کو لے کر کچھ زیادہ ہی سیریس ہو جاتی لیکن خرم محض شوق ہی سمجھ کر اکثر ٹال جاتا تھا۔۔۔۔۔

یہاں اس کو سب سے زیادہ سپورٹ کرنے والا مکرم ہی تھا وہ خود اسے اپنا جیسا جنونی بنانے کا ارادہ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

یوں چاچو بھتیجے کی گاڑھی چھنتی۔۔۔۔۔ اسے ناہی کرکٹ دیکھنے کا شوق تھا اور نہ ہی ریسنگ  
گیمنز وغیرہ۔۔۔۔۔ ہاں فائٹنگ گیم بہت شوق سے کھیلا کرتا۔۔۔۔۔ گیمنز میں اس کی پارٹنر  
ہنی ہوا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خرم بھی ان دنوں سارا وقت نظیر صاحب کے ساتھ گزارتا۔۔۔ شکیل کی جلد پھانسی خرم کیلئے مشکلات لے آئی تھی جو کافی سالوں تک قائم رہی۔۔۔ اس دوران کافی لوگ اس

سے خائف ہو چکے تھے۔۔ اس پر پریس اسے جس طرح سے سوالات کم الزامات زیادہ لگاتا وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا۔۔۔۔۔

اسے یہ یقین ہو چلا تھا کہ اگلا الیکشن اس کے حق میں نہیں ہو گا کیوں کہ اس بار اس کے مقابلہ میں وقار آفندی تھا۔۔۔۔۔ جو نہ صرف ایک اچھا بزنس مین تھا بلکہ بڑی سے بڑی سیچویشن کو سنبھالنے کا ہنر رکھتا یہ بات تب سامنے آئی جب کمال مہارت سے اس نے تشکیل کی جگہ سنبھالی تھی حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی اس کے خلاف نہیں گیا تھا

خرم کو نظیر صاحب نے اس مسئلہ سے دور رہنے کی تاکید کی تھی کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ خرم وقار کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔۔۔۔۔  
 یہاں خرم کو ضد چڑھ گئی تھی کہ غلط طریقہ سے حاصل کردہ مقام وہ وقار آفندی سے چھین کر ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔۔

وجہ یہ تھی کہ وہ ان کیڑے مکوڑوں کو جڑ سے ختم کر دینا چاہتا تھا جو کرپیشن کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔



"نانو اگر میں نے بڈی کے کہنے پر رازداری برتی تو کیا غلط کیا۔۔۔ دودن ہو گئے مام مجھ سے بات نہیں کر رہیں اور تو اور بابا جانی الگ خفا خفا سے ہیں۔۔۔۔"

وہ نصرین بیگم کی گود میں سر رکھے آنسو بہا رہی تھی آج نہ ہی عارض کی کوئی کال آئی تھی نہ ہی اس نے خود کی تھی اسے ورشہ کے ساتھ ساتھ خرم کی ناراضگی بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"زرنش وہ ماں ہے اس کا ناراض ہونا بنتا بھی ہے لیکن اس کو بھی سمجھنا چاہیے۔۔۔۔"

نصرین نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلی چلائی۔۔۔۔

آپ نے بلایا آنٹی؟؟؟

دستک کی آواز کے ساتھ اس نے وہیں کھڑے اجازت چاہی۔۔۔ زرنش اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سلیقہ سے دوپٹہ اوڑھنے لگی۔۔۔۔

نصرین کی اجازت پر وہ اندر آیا اور ایک نظر ساتھ بیٹھی زرنش کو دیکھا جس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی تھی اسی سلسلہ میں بلوایا ہے۔۔۔۔"

نصرین کی بات پر بے اختیار خرم کی نظریں بیٹی کی جانب اٹھیں۔۔۔

"میرا خیال ہے آپ عارض کو کہیں کہ وہ واپس آجائے مجھے ورشہ کے روز روز کے رونے نے پریشان کر دیا ہے کسی ایک کو تو اگے بڑھنا ہی پڑے گا ورنہ زندگی تو گزر رہی رہی ہے کب تک ایک دوسرے سے منہ موڑھے بیٹھے رہو گے اگر وہ نہیں کرتا پہل تو آپ بڑے ہو۔۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہوتا ہے۔۔۔"

خرم نصرین کی بات پر توقف سے گویا ہوا۔۔

"میں تو آج ہی چلا جاؤں لیکن ورشہ!! کیا میں اس بات پر یقین کر لوں کہ ہنی بھی اپنی بڑی اور پہلی اولاد کا غم بھلائے چلی آئے گی اور ورشہ اسے قبول کر لے گی جبکہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ عارض کو اس سے دور کرنے والی حنا ہی ہے۔۔۔۔"

"جی بھی تو کہہ رہی ہوں بلا لو عارض کو اس کے آتے ہی مکرم بھی چلا آئے گا۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ اتنا آسان نہیں ہے آنٹی اولاد کا غم بہت بڑا ہوتا ہے۔۔۔۔"

خرم نے جھکے سر سے کہا۔۔ کرب ہی کرب تھا الفاظوں میں وہ تو خود اب تک اسے نہیں بلایا تھا تو میرا اور ہنی کیسے بھول پاتے۔۔۔۔۔



اس سے یہ پوچھا جائے کہ زین تم دن میں کتنی مرتبہ اللہ کے حضور جھکے ہو جو اب شریعت کو بچ میں لے آئے۔۔۔۔

وہ ان دودنوں میں اتنا روچکی تھی کہ اب اس کی آنکھیں پتھر اگئیں تھیں کس کس بات کا غم مناتی۔۔ بھائی کے خون سفید ہو جانے پر یاد دس گناہ اپنے سے بڑے شخص کے ساتھ بندھن میں بندھ جانے پر۔۔۔۔

کیا کوئی اس سا بھی بد قسمت ہو گا۔۔۔

وہ اپنی قسمت پر ماتم کناں سوگ کی کیفیت طاری کئے بیٹھی تھی کہ دروازہ کھلنے اور بند ہونے پر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

زین سینہ تانے فخر یہ انداز میں اس تک آیا۔۔۔ اور وہیں جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی میں پہلی بار میک اپ کئے ہوئے تھی وہ تو ہر دفعہ کٹی پارٹیزیا پکنک وغیرہ پر جاتی تو ہلکا پھلکا میک اپ اس کے چہرہ پر ہوتا لیکن اتنا ہیوی میک اپ اس نے پہلی بار کروایا تھا۔۔ زین تو نظریں ہٹانا ہی بھول گیا ایک تو کم سن حسن دوسرا تمام زیب و آرائش کئے بیٹھی۔ جس پر سوگواریت نے چار چاند لگا دیئے۔۔۔۔۔ وہ بے خود



ساہو کر اس کا ہاتھ تھا مناجا ہا دوسرے ہی پل بڑی بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا گیا  
جو اسے ہوش کی دنیا میں لاٹھا۔۔۔۔

نورین کی اس حرکت پر اسے غصہ آیا۔۔۔۔ جس کا برا ملا اظہار کیا بھی۔۔

"بی ہیویور سیلف مس نورین۔۔۔۔"

وہ اپنے اشتعال۔ کو دباتا ہوا سخت لہجہ میں بولا۔۔۔۔

"آپ اپنا آپ کنٹرول میں رکھیں مسٹر زین۔۔۔۔"

وہ انتہائی تنفر سے کہہ کر رخ موڑ گئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس سارے ڈرامہ کی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

ڈرامہ!!! میری زندگی کا اہم فیصلہ میری مرضی کے خلاف کر دیا اور میں احتجاج بھی نہ  
کروں؟؟؟

وہ دکھ، اور افسوس کی ملی جلی کیفیت سے ادھ موئی ہوئے جارہی تھی اور وہ اس کے دکھ  
کو ڈرامہ کے الفاظ دے رہا تھا۔۔۔۔

"تو میڈم یہ احتجاج اپنے بھیا کہ سامنے کیوں نہیں کیا تم سے پوچھ کر ہی ہاں کی ہوگی اس  
نے۔۔۔۔"

وہ اس کے ہوش رہا سراپہ سے نظریں چراتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"پوچھنے کی کیا بات کر رہے ہیں انہوں نے تو بزنس کی اڑ میں اپنے سر سے بوجھ اتار پھینکا  
 "۔۔۔۔۔"

وہ ازیت اور کرب کی انتہا پر پہنچی ہوئی تھی۔۔۔ اور زین کو تو گویا سانپ ہی سونگھ  
 گیا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا ان سب باتوں سے دیکھو نورین مجھے کسی سازش کا کوئی مہرہ نہیں بننا  
 اسی لئے جو بھی بات کرو وہ حقیقت پر مبنی ہونی چاہیے ورنہ زین آفندی دھوکا دہی کرنے  
 والوں کو دھول چٹانے کا ہنر جانتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ پتھریلہ تاثرات کے ساتھ اسے تنبیہ کرنے لگا۔۔۔ کیوں کہ جس سرکل سے نورین کا  
 تعلق تھا وہاں اس طرح کی زبردستیوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ لبرل سوسائٹی کے  
 یہ بے حس لوگ اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینا بخوبی جانتے ہیں۔۔۔ ایسے میں نورین کا  
 گریہ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔۔۔

میں صادق علوی کی سوتیلی بہن ہوں۔۔۔ علوی انکل کی دوسری شادی میری ماما سے ہوئی  
 تھی میرے بابا نے میری ماں کو محض ایک غلط فہمی کی بنا پر طلاق دے دی تھی اور وہ مجھے

اپنی اولاد ماننے سے انکارہ تھے ایسے میں میری ماما جن کے نام لاکھوں، کڑوڑوں کی جائیداد تھی وہ اپنے باپ یعنی میرے نانا کی حویلی میں پناہ گزین ہو گئیں میں اس وقت ہمشکل ایک مہینہ کی تھی۔۔۔ چونکہ وہ فائنیشنلی طور کافی مستحکم ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ پریشانی نہیں آٹھانی پڑی تھی۔۔۔۔

تھوڑے دنوں بعد انہوں نے نانا کا بزنس جوائن کیا اور وہیں ریاض علوی سے ان کی ملاقات ہوئی ریاض علوی کی پہلی بیوی مرچکی تھی جس سے صادق علوی اور رحمان علوی تھے۔۔۔۔

روز روز کی ملاقاتیں ماما کو پسند نہیں تھیں اور اس کا اظہار وہ کر بھی چکیں تھیں ریاض علوی نے ان کو نکاح کے بندھن میں باندھا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ نورین یعنی مجھے اپنی بیٹی کی ہی طرح پالیں گے۔۔۔ یوں ایک بار پھر وہ شادی کر کے علوی ولا روانہ ہو گئیں۔۔۔ زندگی ایک دم بہت حسین سی ہو گئی تھی۔۔۔ ماما ہر دم خوش رہتیں اور مجھے بھی باپ کی محبت مل گئی۔۔۔۔ اس دوران صادق علوی ہاسٹل رہ رہے تھے۔۔۔۔ ان سے میری پہلی ملاقات میری ماں کے انتقال پر ہوئی۔۔۔ میری ماما کی موت اتنی اچانک تھی کہ ریاض انکل بھی کئی دنوں تک بے یقین رہے۔۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ سب اپنی زندگی میں مگن ہو گئے اور میں نے اپنی الگ دنیا بنالی ماما کی جائیداد میرے حصہ میں آئی تھی۔۔۔۔

مجھے وہاں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا میں جیسے چاہتی اپنی زندگی گزارتی۔۔۔۔ وقت کہ ساتھ ساتھ سب جوان ہو گئے اور صادق بھیا نے انکل کا بزنس سنبھال لیا اس دوران انکل پاکستان کو خیر آباد کہہ کر راول پنڈی روانہ ہو گئے۔۔۔ پھر ایک دم زندگی نے پلٹا کھایا اور صادق بھیا کو بزنس میں سب سے بڑا خسارہ سہنا پڑا۔۔۔ بینک سے بے جالون لینے کی وجہ سے ان کو میجر آئے دن دھمکی دینے چلا آتا ایسے میں صادق علوی نے ریاض انکل کے علم میں لائے بغیر مجھ سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا میں نے جو آج تک ان کی بے لوٹ محبتیں دیکھیں تھیں اپنی ساری جائیداد بھیا کو دے دی۔۔۔۔۔ جب تک بھیا کا بزنس ری اسٹیبلش ہو اتب تک ان کا رویہ ایک بڑے بھائی کے ہی جیسا رہا۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے تھک چکی تھی جی جی خاموش ہوئی۔۔۔۔۔ زین نے اسے دیکھا جو نم انکھیں لیے اپنے آپ کو سنبھال رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے بنا کچھ بولے پانی کا گلاس اگے کیا جسے وہ ایک سانس میں چڑھا گئی۔۔۔۔۔ اور؟؟؟

زین نے اس کے گلاس واپس کرنے پر پوچھا۔۔۔ نورین نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ نفاست سے سیاہ بالوں کو جیل لگا کر سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔ کلف لگاوائٹ قمیض شلوار پہنے ہوئے وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

بھیا کی لالچی طبیعت ایک بار پھر کمپنی کو ڈوبانے کے در پر ہو گئی۔۔۔ میں تو پہلے ہی سب دے چکی تھی اس لئے میرے پاس تو سوائے خالی ہاتھوں کہ کچھ نہ تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ بزنس کرنا بھی ایک یہ ہی وجہ تھی اس پر آپ کا مجھے پسند کرنا بھیا کیلئے کسی لاٹری سے کم نہیں تھا۔۔۔ انہوں نے مہرے عوض جو رقم آپ سے لی ہے وہ کمپنی میں لگائیں گے اور آپ سے پارٹنرشپ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔۔۔۔"

"میں بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن کہاں میرا تو کوئی گھر نہیں تھا اور نہ ہی میرے پاس پیسے تھے۔۔۔ اپنے آپ کو قسمت کہ رحم و کرم پر چھوڑ کر مجبوراً آپ سے نکاح کیا۔۔۔ کیوں کہ میں جانتی ہوں یہاں لوگ صرف عورت کی مجبوری اور بے بس کو کیش کر سکتے ہیں کد اتر سی تو ناپید ہی ہے جس کو جس طرح اختیار ملتا ہے وہ اس سے بڑھ کر ظالم ثابت ہوتا ہے۔۔۔۔"

وہ رو نہیں رہی تھی پھر بھی گالوں پہ نمی محسوس ہونے لگی آنسو تھے جو پھر سے اٹڈ آئے تھے۔۔۔۔ وہ شاید رو کر تھک چکی تھی اب لیکن آنسوؤں کا دریا ابھی باقی تھا

زین خود اپنی جگہ چور سا ہو گیا۔۔۔۔۔

واقعی ہر انسان خود مختار بنا صحیح اور غلط کو اپنی مرضی کے ترازو میں تولے ہوئے ہے یہ جانے بغیر اگر دوسرا ان حالات کا شکار ہے تو آخر کیوں؟؟؟

یہاں سب اپنا اپنا الو سیدھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ نورین کو روتا چھوڑ کر کمرہ سے چلا آیا کیوں کہ اب اس میں ہمت باقی نہ رہی تھی کہ وہ اس کا سامنا کرتا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□■

مجھ کو فرصت ہی کہاں ایک زمانہ دیکھوں

Support@classicurdumaterial.com

تیری ذات سے نکلوں تو زمانہ دیکھوں!!!!

https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

گڑیا گھر میں سب ٹھیک ہے نہ؟؟ اتنی بجھی ہوئی کیوں ہو؟؟

وہ دور تھا لیکن گڑیا کہ ہر ہر انداز کو بخوبی سمجھتا تھا۔۔۔

"بڈی ایم سوری بڈی یہاں سب کو علم ہو گیا کہ میں اور نانو آپ سے رابطے میں ہیں

\_\_\_"



وہ شرمندگی سے بولتے ہوئے سسکی۔۔۔

کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا کہا ہے مام نے بتاؤ گڑیا؟؟؟

ایئر پیس سے متفکر آواز ابھری تو وہ اپنا مسئلہ بھول کر ہوش میں آئی۔۔۔۔

"کچھ نہیں کہا مام نے آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

اب وہ سنبھل چکی تھی اپنی بے اختیاری پر خود کو کوسنے لگی۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے!!!!!!

وہ سختی سے بولا تو زرنش نے بوکھلا کر ساری بات اس کے گوش گوار کی۔۔۔۔

اس وقت مام کہاں ہیں؟؟؟؟ Support@classicurdumaterial.com

اپنے روم میں۔۔۔" https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زرنش کے بتانے پر خاموشی چھا گئی۔۔۔

بڈی!!

وہ لائن پر اس کے ہونے کا یقین چاہتی ہوئی زور سے بولی۔۔۔

"گڑیا تم مام سے بات کرو او میری۔۔۔۔"



توقف سے بولتا ہوا وہ زرنش کو حیران کر گیا۔۔۔

بڑی آپ بات کریں گے مام سے؟؟

وہ اپنی حیرانگی کو مٹانے کیلئے وہی سوال دہرا بیٹھی۔۔۔

"ہاں گڑیا جلدی بات کرو اور۔۔۔۔"

اس بار وہ سختی سے بولا۔۔۔۔

وہ خوشی سے بھاگتی ہوئی کمرہ سے نکلی۔۔ خوشی اتنی تھی کہ چپل پہننا بھی بھول گئی۔۔۔

وہ بنا دستک دیئے کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے ہی ورشہ انکھوں پہ بازو رکھے لیٹی ہوئی

نظر آئی۔۔۔

مام مام بڑی!!!

ورشہ اس کی آواز کی شوخی پر حیرت سے اسے بازو ہٹا کر دیکھنے لگی۔۔ زرنش نے اس کی

سوالیہ نظروں کو سمجھتے ہوئے موبائل اس کے کان سے لگایا۔۔۔۔

ہیلو!!!

وہ نا سمجھی سے بولی۔۔ ورشہ ابھی بھی نہیں سمجھی۔۔۔

مام ہاؤ آریو؟؟؟

اب کہ ورشہ کو سکتہ طاری ہو گیا۔۔۔ وہ ساکت نظروں سے زرنش کو دیکھے چلی گئی۔۔۔

"مام بڈی ہیں کال پر آپ بات کریں۔۔۔"

زرنش اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر دہیمہ لہجہ میں بولی۔۔۔

عارض!!!

اسے اپنی ہی آواز گہرے کنویں سے آتی سنائی دی۔۔۔

ہاں مام آپ کیسی ہیں؟؟

"میں!! ماں اپنے لخت جگر سے کئی سالوں سے دوری برداشت کئے ہوئی کیسی ہو سکتی ہے

۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ورشہ دکھی انداز میں بولی۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہ بے ساختہ لب بھینچ گیا:

کب آو گے تم؟؟؟

گہری خاموشی کو ورشہ کی آواز نے توڑا۔۔۔ "ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا مام۔۔۔"

وہ تسلی بھی نہ دے سکا تھا۔۔۔۔

تمہیں اپنے ماں باپ کی یاد نہیں ستاتی؟؟

ایک ماں اس سے شکوہ کر رہی تھی جو ڈھیٹ بنے نہ آنے کی قسم کھائے ہوئے تھا۔۔۔

"آج زوفشاں کی برسی ہے۔۔۔"

عارض کی غیر متوقہ بات پر ورشہ کو چپ لگ گئی۔۔۔۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی اس دن کو

جوان کی زندگی میں طوفان مچا گیا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آپ جانتی تھیں نہ پہلے سے؟؟

عارض تم نے اپنی ماں کو کٹہرے میں ایک مجرم کی حیثیت سے کھڑا کرنے کے لئے کال کی ہے!!!

وہ آنسو پیتی اس سے شکوہ کناں ہوئی جو مسلسل خنجر چلا کر اس کا دل چھلنی کئے جا رہا

تھا۔۔۔۔

"نہیں بس یہ بتانے کیلئے کہ ایک بار صرف ایک بار آپ آنی کو بلا لیں اپنے پاس۔۔۔"

کیا اس سے تم بھی واپس آ جاؤ گے سب بھولا کر؟؟؟

"میرے لئے وہاں آنا بہت مشکل امر ہے میں وہاں سے گیا ہی اسی لئے تھا کہ کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا اب سب کچھ چھوڑ کر پاکستان قیام کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

"کوئی چیز مشکل نہیں ہوتی یہ انسان کی اپنی سوچ اسے مشکل اور آسان بناتی ہے۔۔۔" وہ عارض کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اگر یہ ہی بات ہے تو میں ایک ہفتہ کے اندر اندر پاکستان آؤں گا۔۔ آپ بتائیں کریں گی اپنا بڑا دل؟؟ اور کروائیں گی میری شادی زونی سے؟؟؟

عارض نے ورشہ کہ اعصاب پر بم پھوڑا۔ ورشہ کو لگا اس پیلس کے درود یو ار اس پر

آگرے ہوں۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاتھ سے موبائل گرا تو دور بیٹھے عارض کو زرنش کی چیخ سنائی دی۔۔۔۔ اور وہ ہیلو ہیلو کرتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کہ ساتھ کہا اور باہر چلا گیا۔۔۔ جبکہ زرنش فکر مند سی اس کے سرہانے سے چپکی رہی۔۔۔

ورثہ کو ایک طرف گرے دیکھ زرنش کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔ اس نے خرم کو فوری طور پر بلوایا اور ساتھ ڈاکٹر کو بھی آنے کا کہا تھا۔۔

نصرین اس وقت آرام کر رہیں ہوتی ہیں تو وہ لاعلم ہی رہیں۔۔۔۔۔

Support@classicurdu material.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا کہا ہے تم نے اپنی ماں سے؟؟؟  
 خرم کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

بابا جانی مام کیسی ہیں؟؟؟

وہ خرم کے غصہ پر بوکھلاتا ہوا بولا۔۔۔

وہ اسے جھڑک کر کہنے لگا۔۔۔ زرنش الگ اس سے ناراض ہو گئی۔۔۔

"اگر تم ہم سے تعلق نہیں رکھنا چاہتے تو بار بار کال کر کے یہاں کہ مکینوں کیلئے زندگی کو

عذاب نہ بناو۔۔۔۔۔"

"میں بھی یہ ہی سمجھ لوں گا کہ ضوفشاں کے ساتھ تم بھی مر گئے۔۔۔۔"

خرم کی سنگ دلی پر زرنش کی سسکیاں بلند ہوئیں۔۔۔ اور وہ تو اپنے باپ کے بدلے

ہوئے لہجہ پر یقین نہیں کر پایا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اپنا درد سے پھٹتا سر ہاتھوں میں کر ا گیا۔۔۔

میرے لیے تو یہ بھی اذیت کی بات تھی

تجھ کو بھی حال دل سنانا پڑا مجھے!!!

"زرنش عارض کی کوئی کال اب نہیں اٹھانی پہلے بھی تم اپنی بے وقوفی سے ورشہ کو دکھ پہنچا چکی ہو وہ تو ہے ہی خود سر اور بے حس تم بھی اسی کے نقش قدم پر چل نکلی ہو افسوس ہوا مجھے۔۔۔"

پہلی دفعہ خرم نے اپنی گڑیا کو ڈانٹا تھا خرم لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا اور زرنش وہیں پلر کے ساتھ لگے روتی چلی گئی۔۔۔ نجانے زندگی نے ابھی اور کتنا رونا اس کی قسمت میں لکھنا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

غم دنیا میں غم یار بھی شامل کر لو

نشہ بڑھتا ہے شرابی جو شرابوں میں ملے !!!

ساری رات انجان شخص کے فلیٹ میں گزار کر وہ شراب کے نشہ میں سر تا پیر ڈوبی ہوئی انیکسی میں لڑکھڑاتی داخل ہوئی۔۔۔



نگہت فجر کی نماز ادا کر کے تسبیح ہاتھ میں لئے ملائکہ کی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی تبھی اسے بوسیدہ دروازہ کھولنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

وجود کو آندر آتے دیکھ اس کی آنکھیں بے یقینی سے اسے دیکھیں چلی گئیں۔۔۔ زندگی میں پہلی دفعہ اس کی بیٹی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ کیا اس کی سن لی گئی تھی یا یہ بھی سزا کا کوئی حصہ تھا۔۔۔

تم!!!! وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اس کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔  
 "خنخنخوش ہو بہت ممیر رے ڈیڈ کی دوسری شادی پر۔۔۔۔۔"

وہ اپنے جملے بھی پورے ادا نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔  
 ارے کلکیسی بد نصیب عورت ہو تم سے تتمہاراشوہر نہیں سنبھالا گیا۔۔۔ نہ تم  
 ایک اچھی ماں ہو اور اور نہ ایک اچھی بیوی۔ دیکھو اپنی جوانی بی تتمہ بھی اسی طرح  
 اپنی راتیں سنگین کرتی تھیں نہ میں بھی۔۔۔۔۔  
 اور وہیں گر گئی۔۔۔۔۔

نگہت کا وہ حال تھا کہ بدن کا ٹوٹو خون نہ ہو وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی کیسی کرہیت زدہ  
 چہرہ دکھا گئی تھی۔۔۔ تسبیح کا نپتے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔۔۔۔۔

وہ تو اس بات پر ابھی صحیح سے خوش بھی نہ ہو پائی تھی کہ وہ اسے اپنے باپ کی بیوی اور اپنی ماں تو مانتی تھی بھلے سے آج تک دنیا کے سامنے آظہار نہ کیا ہو۔۔۔۔۔

ملازم کی اطلاع پر وہ روبی کو ڈھونڈتا ہوا آیا۔۔۔ اور ایک نظر اس کے پتھر وجود پر ڈال کر زمین پر پڑا ہوش و خروش سے بیگانہ روبی کی طرف جھکا۔۔۔۔۔  
نشہ اتنا عصاب پر حاوی ہو گیا تھا کہ وہ اب بھی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔۔  
"دیکھ لی عورت کی بربادی۔۔۔ تم کیسے سمجھ سکتی ہو۔۔۔ امیر باپ کی بگڑی اور آوارہ بیٹی ہو تم۔۔۔ اپنے کرتوت اپنی بیٹی سے سنو تم کیوں کہ یہ ہی ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔۔۔"  
"جب ایک عورت اپنی نسوانیت کو پیروں تلے روندتی ہے تو اس کا خامیازہ اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے۔۔۔"

وہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل کر اپنی بیٹی کو شنو (ملازمہ) کی مدد سے وہاں سے لے گیا۔۔۔

نگہت کے اندر اتنی بھی سکت باقی نہ رہی کہ وہ جھک کر تسبیح ہی اٹھالے۔۔۔

اسے لگا اسے اس وقت زندہ دفن ہو جانا چاہیے تھا لیکن وہ اتنی سیاہ بخت ٹھہرا دی گئی کہ موت نے بھی اسے گلے لگانے سے انکار کر دیا۔۔۔۔

اور ابھی تو اس کی سزا شروع ہوئی تھی ابھی تو نجانے کیا کیا دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔

نورین رات اپنا غم مناتے مناتے کب سوئی اسے پتا ہی نہ چلا۔۔۔۔ اب دن چڑھے اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو بڑے جہازی سائیز بیڈ پر اکیلا پایا۔۔۔ رات کا سارا منظر انکھوں کے اگے کسی فلم کی مانند چل رہا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ارد گرد کسی کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ کوئی ہوتا تو نظر آتا۔۔۔۔  
 سرد سانس کھینچ کر ڈوپٹہ سر سے اتارا اور اپنے ساتھ لایا ہوا بیگ سے استری شدہ جوڑا جو شوٹ شرٹ کرتی ڈیزائن میں بنایا گیا تھا اور کیپری پہ مشتمل تھا نکالا اور کمرہ سے ہی ملحق واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ڈریس اپ ہو کر وہ کمرہ سے نکلی اور چلتی ہوئی لاونج میں آئی۔۔۔۔  
 پیش قیمت چیزیں اپنی جگہ رکھی ہوئی لاونج کو خوبصورتی بخش رہی تھیں۔۔۔۔

زین کو آتا دیکھ وہ ہڑبڑا کر سلام کرنے لگی۔۔۔

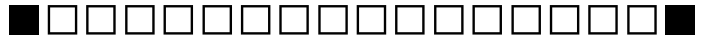
زین جو روبی کے ساری رات گھر سے باہر رہنے اور صبح اس حالت میں ملنے پر شدید الجھن اور اشتعال کا شکار تھا نورین کو دیکھ کر اپنے اعصاب ڈھیلے پڑتے محسوس ہوئے۔۔۔ وہ اشارہ سے سلام کا جواب دے کر اسے اپنے ہمراہ ڈانگ ہال کی طرف لے آیا۔۔۔

ملازم جو پہلے ہی وہاں موجود تھے انھیں آتا دیکھ کر سی پیچھے کی جانب کھینچی۔۔۔۔۔

نورین شکریہ ادا کرتے ہوئے براجمان ہوئی۔۔۔۔۔

ان کے بیٹھتے ہی خانسامہ گرم گرم ناشتہ سرو کرنے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ زین کو نئی الجھن لاحق ہو گئی تھی۔۔ نورین کے نارمل ریکشن اسے کئی وہموں میں مبتلا کرنے لگے۔۔۔ یہ تو طے تھا کہ وہ اب اس سے علیحدگی کسی طور نہیں کرے گا۔۔۔ اگر کسی کو کمپر وائز کرنا تھا تو وہ صرف اور صرف نورین تھی۔۔۔۔۔



شہر خاموشاں میں وہ احتیاط سے اپنے قدم اٹھاتا ہوا مطلوبہ قبر کی جانب آیا۔۔۔۔۔ جب بھی وہ یہاں آتا تو احتیاط سے چلتا تھا کہ کہیں کسی کی قبر پر نہ چڑھ جائے اور جانے انجانے میں دو گز زمین میں دفن مردوں کو ازیت نہ پہنچا ڈالے۔۔۔۔۔

گور کن اس کی اس احتیاط پر ہر دفعہ خود کو شرمندہ پاتا۔۔۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل اس قبر کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ دعا کیلئے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کئے اور ایصال ثواب کی نیت سے فاتحہ خوانی کرنے لگا۔۔۔۔۔

پندرہ بیس منٹ کی دعا کے بعد وہ ہاتھوں کو گرا گیا۔۔۔۔۔ کئی آنسو کے قطرہ انکھوں سے ٹوٹ کر قبر کی پیلی مٹی میں جذب ہو گئے۔۔۔۔۔

"بابا یہ جو عاضی ہے گند ابچہ ہے آپ کی لاڈ کو ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔"

ناراضگی سے بھرپور آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ وہ نہ ہی گھبرا یا اور نہ ہی چونکا کیوں کہ وہ ان سب کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

"گڑیا بڑا بھائی ہے کوئی بات نہیں۔۔۔"

اپنی ہی آواز ایک بار پھر سے گونجی۔۔۔۔۔

"آپ میرے بابا ہیں کہ عاضی کے۔۔۔"

"اچھا بھئی عاضی آئے گا تو میں خود اس کی خبر لوں گا۔۔۔"

"اب لگے نہ آپ ضوفی کے پیارے والے بابا۔۔۔"

خوشی سے بھرپور آواز پر وہ آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔

"بابا آپ عاضی کو سمجھائیں نہ میں اس کا ہر طرح سے خیال کروں گی کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دوں گی اسے روک لیں بابا آپ کی ضوفی مر جائے گی اگر وہ چلا گیا تو۔۔۔۔"

بے بسی سے وہ اپنی لاڈلو کو سسکتا، ٹرپٹا دیکھ رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اپنے کندھے پر کسی کا بھاری ہاتھ محسوس ہوا تو چونک کر سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایک ضعیف بزرگ اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

بیٹا کون ہے یہاں تمہارا جس نے تمہیں دنیا و مافیہا سے غافل کر دیا؟؟؟؟

"میری بیس سالہ بیٹی۔۔۔"

وہ اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔۔۔۔۔

مکرم کی بات پر ان بزرگ کی ہنسی یکنخت غائب ہوئی۔۔۔۔۔



"میں تو آج تک اپنے غم کو بڑا سمجھتا آیا ہوں لیکن تم سے مل کر مجھے تو اپنا غم بھی یاد نہیں رہا۔۔۔۔۔"

"اللہ تمہیں صبر دے۔۔۔"

وہ دوبارہ اسے تھپکا کر لاٹھی تھامے وہاں سے جانے لگے۔۔۔۔۔

وہ الوداعی نظر قبر پر ڈال کر دروازہ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے جب وہ گھر پہنچا۔۔

بریانی کی دودھیلیں وہ درگاہ پر چڑھانے کی بجائے ان معصوم بچوں اور بے بس لوگوں کو کھلا آیا تھا جو دونوں الے کچرے کے ڈھیر سے ڈھونڈ کر اپنے پیٹ کی آگ کو بجھاتے تھے۔۔۔۔۔ درگاہوں پر تو ہر ایک بندہ نظر و نیاز کرنے آتا تھا لیکن ان انسانوں کا کیا جن کو مسجد اور درگاہوں میں بھی آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔۔۔۔۔ ایسے بہت سے لوگ آئے دن ہماری نظروں سے گزرتے ہیں جو مانگنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔ جب اللہ نے ہمیں یہ استطاعت دی ہے تو کیوں نہ ہم اس کے بندوں تک اسی کی دی ہوئی روزی میں سے کچھ حصہ پہنچا دیں۔۔۔ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔



موبائل کا پاور آن کرتے ہی دھڑادھڑکا لڑ، میسیجز، میلز آنے شروع ہو گئے۔۔۔  
ظاہری سی بات تھی وہ جتنی بڑی انڈسٹریز کو دیکھ رہا تھا اتنی ہی ذمہ داریاں اس پر تھیں

---

وہ ویک اینڈ پر ایک چکر شہر خاموشاں کا لگا آتا۔۔۔ جہاں اس کا جگر کا ٹکڑا سو رہا تھا۔۔۔

-

کمرے میں آیا تو حنا قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔۔۔

لبے سفر کی تھکاوٹ اس کے چہرہ پر عیاں تھیں۔۔

لیکن سونے کا ارادہ اس کا بالکل نہیں تھا وہ فریش ہو کر آیا اور لیب ٹاپ لئے کاوچ گھسیٹ  
کر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔ حنا کی ہلکی ہلکی تلاوت کرتی آواز اس کے رگ و پے میں  
سکون کا باعث بننے لگی۔۔۔

حنانے چوم کر قرآن مجید کو غلاف میں احتیاط سے رکھا۔۔۔

وہ ابھی تک روح پرور الفاظوں میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

کہاں سے آرہے ہیں؟؟؟

اس نے میر کی بند آنکھوں کو دیکھ کر کہا وہ جانتی تھی وہ کہاں گیا تھا بات کرنے کی غرض سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"ضوفی سے ملنے۔۔۔"

کھانا لگوادوں؟؟؟

ہنی نے لمبی سانس کھینچ کر پوچھا:

"نہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔"

وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ خرم کی بات پر پھر سے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"ہماری ضوفی زندہ ہوتی تو آج وہ بھی اپنے گھر بار کی ہو چکی ہوتی۔۔۔۔"

ہنی نے اس کی بات پر بغور اس کا چہرہ دیکھا جو وہ جھکائے ہوا تھا۔۔۔۔۔

"میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کیا وہ اپنی موت اسی طرح لکھوا کر آئی تھی یا اس ناگہانی

حادثہ کا شکار ہو کر وہ موت کو گلے لگا گئی تھی۔۔۔۔"

"کیا فرق پڑتا ہے دونوں صورتوں میں ضوفی تو ہمیں نہیں ملتی نہ۔۔۔۔"

وہ اس کی بات پر اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

"تم کتنی مضبوط ہو گئی ہو ہنی۔۔۔ اپنی بیٹی کی موت کی بات اپنے منہ سے کر رہی ہو  
 "۔۔۔۔"

وہ بھی تو چپ کا قفل ڈالے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

"شاید حالات و واقعات نے مجھے پتھر کر دیا ہے اب کسی کا کوئی طنز بھی مجھ پر اثر نہیں کرتا  
 "۔۔۔۔"

"لوگ کہتے ہیں بیٹیاں بہت جلد بڑی ہو جاتیں ہیں اور یہ بات میں نے سچ ہوتی دیکھی  
 جب میری بیٹی میرے قد کے برابر آنے لگی محض سولہ سترہ سال میں ہی وہ میری بہن  
 لگتی تھی اکثر لوگ اسے دیکھ کر کہتے آپ کی بہن تو آپ سے مختلف ہیں۔۔۔ تو میرے  
 اندر ایک نئی امنگ جاگتی میں فخر سے اپنی تعریف وصولتی۔۔۔"

وہ بول رہی تھی ہاں وہ بول رہی تھی وہ جو اتنے سالوں سے کوشش میں لگا ہوا تھا کہ وہ  
 اپنی بیٹی کا غم سنائے تاکہ دل میں پلنے والے دکھ کا مداوا ہو سکے لیکن وہ منہ پہ قفل ڈالے  
 سب کی سنتی۔۔۔ ہاں اس نے تو ورشہ کی بھی سنی ہی تھی اپنی کب سنائی تھی۔۔۔۔

"کیا اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اسے اتنی جلدی بڑا کر دیا تھا کہ وہ ہم سے دور چلی جائے گی  
 "۔۔۔۔"

"چھوٹے بچوں کے دکھ میں صبر آجاتا ہے لیکن وہ اولاد جسے خون پسینہ سیج کر پروان چڑھایا جائے اور وہ ایک حادثہ کی بنا پر اتنی دور چلی جائے کہ ہم بلاناچاہیں تو بلا ہی نہ سکیں

----

اس پر انکھیں اور دل پتھر نہ ہوں تو اور کیا ہو۔۔۔ مجھے صرف اس دنیا میں زونی کے سہارے نے باندھا ہوا ہے ورنہ مر تو میں گئی ہوں بس دفنانا باقی ہے۔۔۔۔۔"

وہ ہنی کی بات پر خفگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 "چلو کھانا لگو او میں گڑیا کو لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ اکھڑتے لہجہ میں بولا۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

"میں جانتی ہوں آپ کو برا لگا لیکن میرا دل ساری دنیاوی چیزوں سے اچاٹ ہو گیا ہے ہر محبت سے اعتبار اٹھ گیا ہے میرا۔۔۔۔۔"

ہنی تم میری محبت کو سب کے ساتھ کیسے ملا سکتی ہو؟؟؟

وہ دکھی دل سے بولا۔۔۔۔۔

"وہ سب نہیں تھے وہ میری ماں ہیں اس وقت میں نے اپنی بیٹی کھوئی تھی مجھے سب سے زیادہ ان کی ضرورت تھی اور وہ بچو کے فیصلہ پر خاموش رہیں۔۔۔۔"

"میں امی کا وہ رویہ کبھی نہیں بھولوں گی ویسے بھی زندگی کے بچے کچے دن ہی رہ گئے اپنی زونی کی شادی کروادوں پھر سکون سے مر بھی جاؤں گی۔۔۔"

"ضوفی میری بھی پہلی اولاد تھی اس کا غم میرے لئے بھی یکساں ہے لیکن تمہاری بات سے میں ہرٹ ہوا ہوں۔۔۔۔"

"ایم سوری میں کیا کروں بہت تلخ ہو گئی ہوں میں۔۔۔۔"

وہ نادام سی سر جھکا گئی۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

"کل تمہارا چیک اپ ہے ڈاکٹر رحمانی سے اپنا انیمینٹ لے لی ہے تیار رہنا۔۔۔۔"

"یہ محض بہلاوا ہے آپ مان لیں میری موت کا سبب برین ٹیو مر ہی ہے۔۔۔"

وہ سفاکیت سے کہہ کر اس کا دل کی حصوں میں تقسیم کر گئی۔۔۔۔

"حنایوں بار بار ایک ہی رٹ لگا رہی ہو!!!"

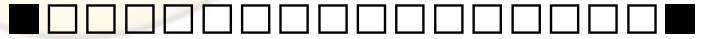
زندگی خدا کی دین ہے تمہارے کہنے سے گھٹے گی نہیں اس لئے تمام اوہام کو اپنے ذہن سے نکال پھینکو۔۔۔ ابھی صرف فرسٹ اسٹیج ہے اس میں علاج ممکن ہے

اور میں کرواؤں گا بھی۔۔۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی غصہ کر گیا۔۔۔۔ اور اٹھ کر چلا گیا جب کہ وہ نم آنکھوں سے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔۔

وہ اپنے دل کو ایسا روگ لگا بیٹھی تھی جس کا کوئی علاج نہیں تھا سوائے موت کے

۔۔۔۔۔۔۔۔



شعلہ دکھا کر سگریٹ کا سرا جلایا۔۔۔۔ عنابی لبوں کے بیچ رکھ کر لمبا کش لیتے ہوئے دھواں باہر نکالا جو فضا میں تحلیل ہو گیا۔۔۔۔

گھپ اندھیرا کئے وہ نیم دراز سا بیٹھا ہوا کش پہ کش لے رہا تھا۔۔۔۔ لیکن جو آگ اس کے اندر لگی ہوئی تھی وہ بھی اسے خاکستار نہ کر سکی۔۔۔۔

خرم کے الفاظ اسے کندھ چھری کی طرح کاٹ رہے تھے۔۔۔۔ انکھیں لہو رنگ اندر کی کیفیت بیان کر رہیں تھیں۔۔۔۔

گویا وہ ایک بار پھر نامراد ہو گیا تھا پہلے بھی اپنی محبت کو دفن کر آپنا دل بھی اسی جگہ دفن کر لیا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ اگر رشتوں کو جوڑنے کی بات کر رہا تھا تب بھی اسے ہی مورد الزام ٹھہرایا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

تو یہ طے تھا میر عارض چوہدری تم صرف دلوں کو برباد کرنے کا تو سبب بن سکتے ہو لیکن کسی کے دل کو آباد نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

عشق تو ایک دفعہ ہوا تھا اب تو صرف وہ دلوں میں آئے میل کو دھونے کیلئے ورشہ سے شادی کی بات کر گیا۔۔۔۔۔ ہاں وہ اچھی لگی تھی لیکن وہ ضوفشاں جیسی محبت کبھی نہیں کر سکتی کیوں کہ ضوفشاں تو از خود پیکر محبت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں بول کبیر؟؟؟

موبائل فون کان سے لگائے عنابی ہونٹوں میں دبا سگریٹ نکال کر دھواں فضا میں خارج کیا؛

تو کہاں ہے اس وقت؟؟

میں گھر ہوں کیا بات ہے؟؟



کبیر کی سنجیدگی اسے خطرہ کا الارم دینے لگی۔۔۔۔

"صادق اپنے ساتھ پولیس لایا ہے اور کمپنی کے باہر کافی رپورٹر کھڑے دھڑا دھڑا اس کی بکواسات ریکارڈ کر رہے ہیں۔۔۔ تو فوراً آجا۔۔۔"

یہاں کی سیکیورٹی ہی اتنی الرٹ تھی یقیناً اس نے کوئی ایسا ثبوت پیش کیا تھا جس بھی وجہ سے وہ اس کی بات ماننے پر چلے آئے۔۔۔

وہ سگریٹ کھڑکی سے باہر اچھال کر عجلت میں چابی اور کریڈٹ کارڈز لئے کار میں آ بیٹھا۔۔۔

دس، پندرہ منٹ کے بعد وہ وہاں پہنچا تو اچھا خاصہ ہجوم لگا ہوا تھا۔ اور صادق ایک طرف کھڑا مسکراہٹ لئے کبیر کو پولیس کے نرغے میں پھنسا دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔۔۔۔

آپ اپنے آنے کی وجہ آرام سے بھی بتا سکتے ہیں۔۔۔ یوں رپورٹر کو ساتھ لا کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟؟؟

وہ انگریزی لب و لہجہ میں بولتا ہوا صادق کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

سر یہ پیپرز آپ کے خلاف ہیں آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا؟؟؟

وہ اپنے ملک کی مخصوص وردی میں ملبوس اس سے احتراماً بولا۔ وہ عارض کی شخصیت سے بخوبی واقف تھا:

"میرا خیال ہے میں آپ کی الجھن یہیں سلجھا سکتا ہوں اس کے لیے میں اپنا مزید وقت برباد نہیں کر سکتا۔"

وہ موبائل میں وہی آڈیو سرچ کرتا ہوا موبائل سیکورٹی کو تنہا کیا۔۔۔

پندرہ منٹ میں وہاں سے سب ایسے غائب ہوئے تھے کہ جیسے پہلے یہاں کوئی تھا ہی نہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

صادق ایک بار پھر منہ کے بل گرا تھا اس بار اسے سزا کے ساتھ ساتھ جرمانہ بھی دینا پڑا

کبیر سر جھٹک کر داخلی دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"آج جو سارا تماشہ لگایا ہے اس صادق نے اس سے کمپنی کی ریپوٹیشن پر اثر پڑے گا

۔۔۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوا اس کے برعکس عارض کے چہرہ پر بلا کا اطمینان تھا۔۔۔

"ہماری نہیں بلکہ اس کی کیوں کہ اب جو میں اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گا وہ صادق کے ہوش اڑانے کیلئے کافی ہوگی۔۔۔۔۔"

عارض کے لہجہ میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔۔۔

تو شائہ سے کہہ کر تمام کمپنیز جن کے شیئرز ہماری کمپنی میں انویسٹ ہیں ان سب کو میٹنگ کا بول۔۔۔۔۔

وہ اسے بولتا ہوا بٹن پر پریس کر کے ریسپور کان سے لگایا۔۔۔۔۔

"شائہ تمام ایمپلوئی کو میٹنگ ہال میں آنے کا کہو یہ کام صرف آدھے گھنٹے میں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اندر اسٹینڈ!!"

دوسری طرف کا جواب سنے بغیر وہ کریڈل رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"سائیڈ میں رکھا موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔"

ہاں عبید تمام پریس والوں کو میٹنگ ہال میں بلواوان کو بھی جو صادق کے ساتھ تماشاکار رہے تھے۔۔۔۔۔"

وہ جو اس کی حرکات و سکنات کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا موبائل کان سے ہٹانے پر بولا۔۔۔۔۔

"تو جانتا ہے مکھی کے چھتے میں ہاتھ ڈال کر نقصان صرف تجھے ہی ہو گا"

عارض نے ایک ہاتھ سے داڑھی کھجائی اور ہاتھوں سے بالوں کو سیٹ کرنے لگا۔۔۔

تو سن رہا ہے میری بات؟؟؟

کبیر نے جواب نہ پا کر سنجیدگی سے اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔

"جانتا ہوں کوئی ایسی بات بتا جو میرے علم میں نہ ہو۔۔۔"

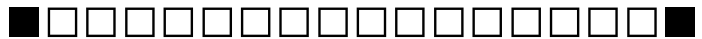
وہ بے نیازی سے بول کر ڈھیلی ٹائی کی نوٹ کس نے لگا۔۔۔

"صادق اب اکیلا نہیں رہا اس کے ساتھ پارٹنر شپ کرنے والا زین افندی ہے۔۔۔"

اگلی خبر پر عارض کے ہاتھ ٹائی پر تھم گئے۔۔۔

"جی عارض صاحب یہ وہ ہی زین ہے جس کا باپ شکیل کی میلز کا سانچے دار

تھا۔۔۔۔۔"



بابا آپ ماما

کے چیک اپ کیلئے جارہے ہیں؟؟

وہ مکرم کو پورچ کی طرف جاتا دیکھ پوچھ بیٹھی۔۔۔

ہاں گڑیا!!!

میں بھی چلوں؟؟؟

"او کے اجاوا اپنی ماما کو بھی ساتھ لیتے آنا۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ حامی بھر کر باہر چلا گیا۔۔ جبکہ وہ عجلت میں اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"دیکھیے مکرم صاحب کہنے کو تو یہ ان کا فرسٹ اسٹیج ہے لیکن ہمہ وقت لئے جانے والا

ٹینشن اور ڈپریشن ان کیلئے خطرناک ثابت ہو رہا ہے آپ کو یا تو وہ ڈپریشن ختم کرنا ہو گا یا

انوائرمینٹ کو چینج کرنا ہو گا ورنہ ان کا ریکور کرنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات مکرم کے پیروں تلے سے زمین نکال گئی۔۔ وہ تو یہ سوچے بیٹھا تھا کہ حنا

صحت یابی کی طرف جارہی ہے لیکن یہ انکشاف اس کے ہوش اڑانے کیلئے کافی تھا!!!

"میں آپ کو سر جن جانسن کو رکیمنٹ کرتا ہوں لیکن اس کیلئے آپ کو سنگاپور جانا ہوگا۔۔ وہ ایک ماہر سر جن ہیں اب تک جتنے پیشنت میں نے ان کو رکیمنٹ کئے ہیں وہ کامیاب رہے ہیں۔۔۔"

کتنے پرسنت چانس ہیں؟؟

خرم نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا:

"ایٹی فائیو پرسنت ہیں اس میں ففٹی پرسنت اللہ پر کامل یقین ہے۔۔۔۔۔"

اس کی ڈاکٹر سے گفتگو تقریباً ایک گھنٹہ لے گئی تھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
واپسی پر دونوں نے ہی اس کی خاموشی کو محسوس کیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
حنا کو اندازہ ہو گیا تھا یقیناً ڈاکٹر نے سیریس کنڈیشن کا بتایا ہوگا:

وہ انھیں پورچ میں چھوڑ کر، سیلکس زن سے بھگالے گیا۔ پہلے تو اس کا ارادہ کمپنی جانے کا تھا لیکن اب اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔۔، سیلکس فل اسپیڈ سے پختہ سڑک پر بھاگ رہی تھی گاڑی کے انجن کی طرح اس کا دل بھی اسی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے تو کیا کرے آخر۔۔ ہنی کو جتنار یلیکسیشن دے رہا تھا وہ اتنا ہی ڈپریشن کی طرف جارہی تھی۔۔۔

موبائل کی تھر تھراہٹ پر اس نے گاڑی کی رفتار نارمل کی اور دائیں ہاتھ سے اسٹیئرنگ و ہیل تھامے بائیں ہاتھ سے موبائل کان پہ لگایا۔۔۔۔۔

کہاں ہیں آپ؟؟؟؟

"باہر ہوں"

"مجھے پتا ہے باہر آپ کیا کر رہے ہیں انڈسٹری آپ گئے نہیں تو سڑکوں پر لور لور پھرنے سے بہتر ہے گھر آجائیں۔۔۔۔۔"

حنا کی بات پر وہ لب بھینچ گیا نجانے کیوں اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

آپ سن رہیں ہیں نہ!!!  
Support@classicurdumaterial.com

کوئی جواب نہ پا کر وہ دوبارہ گویا ہوئی۔۔۔  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

"ہنی میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔"

وہ کال کانٹے ہی لگا تھا کہ حنا کی برہم آواز ائیر پیس سے ابھری۔۔۔

"آپ ابھی آرہے ہیں جو بھی فریٹریشن ہے گھر آ کر نکالیں۔۔۔"

دوسری طرف لائن کاٹی جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔



وہ سڑک کا موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی ریورس کرنے لگا۔۔۔۔۔

کیسی ہو زونی؟؟؟

میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک نہیں لگ رہیں!!!!!!

وہ بے چینی سے کمرے کے چکر کاٹتے ہوئے پریشان ہو رہی تھی تبھی زر کی کال نے اپنی جانب متوجہ کیا:

سب ٹھیک ہے نہ؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زونی کو اس کی آواز کا بوجھل

پن واضح محسوس ہوا تھا اس لئے پوچھے بنانہ رہ سکی۔۔۔

زر تو تھی ہی اسی موڑ میں زونی کے پوچھنے پر ایک بار پھر سسک اٹھی۔۔۔

تم رور رہی ہو یا خدا یا!!!!

زونی نے متفکر انداز میں کہا:

رونا بند کرو یا ربتا و کیا بات ہے؟؟

ورثہ کا بے ہوش ہونا اور خرم کا بڑی سے تعلق ختم کرنا سب بتا گئی۔۔ دوسری طرف وہ بھی فکر مندی سے سوچنے لگی۔۔۔۔

تم کہو تو میں بات کروں بڑی سے؟؟؟

زونی نے اپنے تئیں حل پیش کیا۔۔

اس سے کیا ہو گا؟؟؟

وہ یاسیت سے بولی۔۔

"تم پریشان نہ ہو اور ورثہ آنی کا خیال رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

"بس یار سمجھ نہیں آرہا ہمارے خاندان کو کس کی نظر لگ گئی شیرازہ ہی بکھر کر رہ گیا

۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ اعمال انسان سے جانے انجانے میں سرزد ہو جاتے ہیں جو ہمارے لئے پریشانی کا

باعث بنتے ہیں۔۔ تم ٹینشن نہ لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

زونی نے رسان سے سمجھایا۔۔۔۔

"چلو میں مام کو سوپ دے کر آؤں وہ انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے ٹیک کیئر۔۔۔"

زونی نے ہدایت دے کر اسکرین پر بلنک ہوتے لال دائرے کو کلک کیا جس سے لائن  
کٹ گئی۔۔۔۔

ہنی جو اسی کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی اسے آتا دیکھ اپنا چہرہ بے تاثر کیا۔۔۔۔  
وہ حنا کے بلانے پر آتو گیا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح وہ اسے تسلی دے اس  
کے برعکس میر کو زیادہ ضرورت تھی تسلی کی۔۔۔۔۔۔۔

پانی کا گلاس میر کے آگے کیا جس نے دو گھونٹ لے کر گلاس سائیڈ ٹیبل پر دھرا۔۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے؟؟؟  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ہنی نے اس کے سر دہاتھوں کو تھام کر نرمی سے استفسار کیا:

یہ سب کچھ تم جان بوجھ کر کر ہی ہو نہ؟؟؟

میر کے دو بدو بولنے پر وہ بے اختیار نظریں پھیر گئی۔۔۔۔ اسے پتا تھا ڈاکٹر ساری  
صورتحال سے آگاہ کر دے گا۔۔۔۔۔

"اگر تمہیں اتنا ہی مرنے کا شوق ہے تو میں مار دیتا ہوں یوں قسطوں میں موت کے کنویں میں خود کو جھوک کر ہمیں سزا دے رہی ہو ہم اس سے تو بچ جائیں گے۔۔۔"

میر کے جارہا نہ انداز پر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔۔

"کیوں رو رہی ہو!!!! تمہاری دلی خواہش پوری کرنے جارہا ہوں جو مر چکے ہیں ان کا روگ لگا کر جو اذیت تم زندہ و جاوید اپنے سے وابستہ رشتوں کو دے رہی ہو اس سے نجات مل جائے گی۔۔۔۔"

"وہ ہماری پہلی اولاد تھی آپ بھول سکتے ہیں میں نہیں میرے بطن کا حصہ تھی وہ۔۔۔"

ہنی چٹختے ہوئے لہجے میں چیخی۔۔۔۔۔

میری تو وہ کچھ نہیں لگتی تھی نہ سارا رشتہ تم سے ہی تو منسلک تھا اس کا!!!

میر نہا چاہتے ہوئے تلخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"اس بار ہنی کچھ نہیں بولی اسے لگا اس کا بولنا فضول ہی ہے۔۔۔۔۔"

دونوں کے بیچ تکلیف دہ خاموشی حائل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔



پاس کھڑے نوکر سے روپی کا حال دریافت کیا:

یس سر لیکن وہ اپنے روم سے نہیں نکلیں۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر سر ہلانے پر اکتفا کیا اور اپنا کوٹ بازو میں اٹھائے روپی کے کمرہ میں آیا۔۔۔ ناب گھما کر دروازہ کھولا اور ہموار قدم اٹھا کر اس کی جانب آیا جو بیڈ کے وسط میں چت لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رونی هاو آریو؟؟؟؟

روپی لے ان سنا کر لے کروٹ دوسری جانب بی۔۔۔۔۔

قطرہ قطرہ آنسو تھکیہ کو بھگونے لگے۔۔۔

وہ لمبی سانس کھینچ کر دوسری طرف آ بیٹھا۔۔۔

"روپی جو بھی گلہ ہے اپنے باپ سے کرو میں سنوں گا بھی لیکن کل جو حرکت تم نے کی

ہے وہ میرے اشتعال کو ہوا دینے کیلئے کافی تھی۔۔۔۔"

رونی اس کی بات پر طنزیہ نظروں سے دیکھتی اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

آپ کریں تو صحیح میں کروں تو غلط۔۔ اتنا قول و فعل کا تضاد رکھتے ہیں آپ؟؟؟

وہ کاٹ دار لہجے میں بولی۔۔۔۔

تم نے کل حرام کو منہ لگایا ہے کبھی اپنے باپ کو شراب نوشی کرتے دیکھا ہے؟؟؟؟؟؟

زین نے غصہ اور سرخ نظروں سے گھورا:

میں پرومس کرتی ہوں سب کچھ چھوڑ دوں گی انفیکٹ تمام پارٹیز کو خیر آباد کہہ دوں گی

آپ مانیں گے میری بات؟؟؟؟

اس کی بات پر زین نے سر کو جنبش دے کر حامی بھری۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آپ اسے ابھی اور اسی وقت طلاق دیں۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زین کا ہاتھ اٹھا تھا اور روپی کے چہرہ پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

"جب میں نے تمہاری ماں کو اس کے کراہیت زدہ وجود کے ساتھ طلاق نہیں دی تو میں

اس لڑکی کو کیسے چھوڑ دوں جو اپنوں کی ستم ظریفی کا نشانہ بنی ہے اس کا تو کردار بھی مشقوق

نہیں ہے۔۔۔۔"



زین کی بات نے اسے آسمان سے اٹھا کر بے دردی سے زمین پر پٹختا تھا وہ جو سالوں سے اسے کچھ نہیں مانتا تھا آج اسی عورت کا طعنہ دے بیٹھا وہ بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"امید ہے تمہیں بات کی نوعیت سمجھ آچکی ہوگی اور اس سے مس بی ہیویر رکھنے کی بجائے دور رہوگی تو سکون میں رہوگی۔۔۔۔"

وہ اسے رساں سے سمجھا کر اپنے کمرہ کی طرف چلا گیا اور وہ اسی شش و پنج میں مبتلا رہی کہ آیا اس کی غلطی تھی کہ نگہت کے جسم سے جنم لیا تھا یا اس کی پیدائش ہی سوالیہ نشان تھی!!!!!!

<https://www.classicurdumaterial.com>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ خواب و خرگوش کے مزہ لئے جہازی سائیز بیڈ پر شان بے نیازی سے محو خواب تھی

۔۔۔۔

بچہ سی معصومیت رقم تھی اس کے سوئے ہوئے چہرہ پر۔۔۔۔

وہ کتنی دیر تک بے خود سا اسے دیکھے گیا بلاشبہ وہ مکمل نوخیز حسن کی مالک تھی۔۔۔۔



کمپنی کو کسی دفاع کی ضرورت نہیں وہ اپنی مثال آپ ہے اور نہ میں یہاں دفاع کرنے کھڑا ہوں۔۔۔

ایم اے مجھ اکیلی کی نہیں بلکہ یہاں موجود تمام لوگوں کی ہے۔۔ اس میں گیٹ کیپر سے لیکر معزز کوک بھی شامل ہیں۔۔ اور ہر انسان کو اپنی محنت پر یقین ہوتا ہے اسی لئے آپ سب کو۔ بھی اپنی آرگنائزیشن پر یقین ہو گا۔۔۔۔۔

لیکن میں ہر گز کسی باہر کے بندے کو اس بات کی قطعی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ چند باتوں کو جواز بنا کر اس طرح کی ڈسٹر بنس پیدا کرے۔۔۔

مسٹر صادق صاحب کو اپنی زبان کا پاس نہیں تھا اسی لئے میں نے ان کے شیئر زریجیکٹ کر دیئے اور وہ چند باتیں میں آپ سب کو ضرور سنانا چاہوں گا۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 اس کے کہتے ہی پاس کھڑی سیکرٹری نے وہی کلپ چلائی۔۔

"اب آپ خود فیصلہ کریں جو انسان اپنی بات سے مکرے وہ کسی کمپنی کو کیا چلا سکے گا  
 ---!!!

آؤڈیو کی آواز تھمی تو وہ پھر سے گویا ہوا۔۔

آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا آپ اس میٹنگ کا حصہ بنے۔۔۔۔۔"

ڈائس سے اترتے ہی وہ اپنی مخصوص چٹیر پر براجمان ہوا۔۔۔۔۔

تالیوں سے ہال گونج اٹھا۔۔۔۔۔

دھڑادھڑ فلش لائٹ کی روشنی اس کے مغرور نقوش کو واضح کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ رپورٹر اس سے سوالات کرتے ہوئے قلم کو صفحات پر گھسیٹ رہے تھے۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دوپہر کے کھانے کا دور چلا تو عارض کبیر کو ساتھ لئے ریسٹورینٹ آیا۔۔۔ ان دونوں کے

بیٹھتے ہی ویٹر نے آکر آرڈر لکھا۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو اب علوی کی طرف سے ہوشیار رہنا۔۔۔۔۔"

کانٹے میں پھنسے چکن کو منہ تک لے جاتے ہوئے اس نے تنبیہ انداز میں کہا:

"دیکھ تو۔ مجھے پریشان نہ کر میں پہلے ہی گھر والوں کی طرف سے فکر مند ہوں اب تو گڑیا

نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔۔۔"

"اچھا چل کھانا کھا بعد میں کرتے ہیں اس مسئلہ کو ڈسکس۔۔۔۔۔"

عارض اپنی ہی دھن میں تھا جی کبیر کی آنکھوں کی چمک دیکھ نہیں پایا۔۔۔۔۔  
 لنچ سے فارغ ہو کر اب وہ دونوں چہل قدمی کرتے ہوئے کمپنی کے راستے پر جا رہے تھے

---

یہ ریسٹورینٹ کمپنی کے قریب ہی بنا ہوا تھا۔۔۔

اب بتا ایک ایک بات!!!!

کبیر نے ہاتھ میں پکڑا ڈسپوزل چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

عارض دونوں ہاتھوں کو پیٹ کی جیبوں میں گھسائے نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا چلنے

لگا۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ خرم سے کی جانے والی ساری باتیں اس کے گوش گوار کر گیا۔۔۔۔۔

"تجھے اچانک یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی پہلے ہی آنٹی تیری جدائی سہہ رہیں ہیں اوپر

سے تو ان پر دھماکہ کر آیا۔۔۔۔۔"

کبیر اس کی حرکت پر افسوس کرتا ہوا بولا۔۔۔

"مجھے اس سے کوئی دھواں دار قسم کا عشق نہیں ہوا ہے میں نے تو اسی لئے یہ بات کی تھی کہ مام میرا رشتہ کرنے کی وجہ کو جواز بنا کر تمام گزری ہوئی چیقلش اور رنجش کو بھول جائیں گی۔۔۔۔"

وہ پینٹ کی جیب سے سیگریٹ اور لائٹ نکالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی اندر داخل ہوئے تھے کہ عارض کا موبائل بج اٹھا ان نون نمبر دیکھ کر وہ اپنے روم کی طرف آیا جبکہ کبیر لفٹ کی جانب بڑھ گیا اس کا روم فسٹ فلور پر تھا جبکہ عارض کا روم گراؤنڈ فلور میں بنا ہوا تھا۔۔۔ گلاس ڈور کے ہینڈل پر دباؤ بڑھا کر کھولا اور

اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہوا۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com  
 ہیلو میرا عارض اسپیکنگ!!!

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض نے ازلی لب و لہجہ میں اپنا تعارف کروایا۔۔۔

"اسلام و علیکم جی میں جانتی ہوں۔۔۔"

نسوانی گھبرائی گھبرائی آواز پر وہ چونک اٹھا۔ یہ جانی پہچانی سی آواز پہلے بھی اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔

و علیکم اسلام محترمہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا!!!

عارض نے اس کے ادھوری اور عجیب بات پر استفسار کیا:

"میں زونیرہ مکرم کی بیٹی اور خرم تایا جان کی بھتیجی ہوں۔۔۔۔"

دوسری طرف کے تفصیلی تعارف پر عارض کو سانپ سونگھ گیا اسے قطعی امید نہیں تھی کہ زونی اس سے رابطہ بھی کر سکتی ہے۔۔۔ کیا چاچو اور آنی کو پتا ہے!!!!

ایسے بہت سارے سوالات اس کے ذہن میں گردش کرنے لگے۔۔۔۔

"تم صرف زونی بھی کہتیں تو میں پہچان لیتا اتنا بھی بے خبر نہیں ہوں اپنوں سے"

عارض نے سپاٹ لہجہ میں چوٹ کی۔۔ جس کی بات پر زونی کو چپ لگ گئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

بڈی!!! [Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسری طرف سے پکارا گیا۔۔۔

ہمممم!!!

عارض نے اس کے پکارنے پر ہنکارہ بھرا۔۔

"آپ مینشن واپس چلے جائیں ورشہ آنی کو آپ کی ضرورت ہے۔۔"

اس کے الفاظوں میں بوکھلاہٹ اور خوف واضح تھا



زونی کیا ہم کبھی ملے ہیں؟؟؟

عارض نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے اپنا سوال پوچھا:

"نہیں میں نے تو آپ کو دیکھا تک نہیں ہے۔۔۔"

زونی کی بات پر عارض نے متفکر انداز میں پیشانی رگڑی۔۔ بے اختیاری میں کی جانے والی حرکت اسے بہت مہنگی پڑنے والی تھی۔۔۔ وہ اپنے چاچو کے غصہ سے بخوبی واقف تھا اور یہاں بات ان کی بیٹی کی تھی۔۔۔

"لیکن اس رات تو تم ایسے ڈری تھیں جیسے میں نہیں بلکہ کوئی جن کھڑا ہو تمہارے سامنے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ عارض کی بات پر نا سمجھی سے بولی۔۔۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

آپ کو کیسے پتا؟؟؟

زونی کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے یک دم ہی اسکا دل گھبراہٹ کا شکار ہوا۔۔۔

آپ میرے کمرے میں۔۔۔۔

آدھوری بات پوری ہونے سے پہلے ہی عارض نے حامی بھری۔۔ زونی نے موبائل ایسے

پھینکا جیسے وہ موبائل نہیں بلکہ عارض ہو۔۔۔۔

[illegible]

نورین کی بات پر زین نے اسے حیرانگی سے دیکھا:

"وہ میرے بھائی نہیں ہیں کوئی بھائی اپنی بہن کو چند پیسوں کے عوض نہیں بیچتا اگر وہ اس وقت جیل میں ہیں تو اپنی بے ایمانی اور دھوکا دہی کی وجہ سے ہیں۔۔۔ اور پلیز مجھے اب ان سے کسی بھی رشتے کے ساتھ منسلک نہیں کریئے گا۔۔۔"

وہ برہمی سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

کب کے رکے آنسو بھل بھل بہنا شروع ہو گئے تھے ایک بار پھر اپنی حیثیت یاد آگئی تھی

۔۔۔۔

بہت سارا روچکنے کہ بعد وہ کچن میں چلی آئی۔۔ سامنے ہی اسے اپنی ہی عمر کی ایک لڑکی نظر آئی جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

روبی نے سراٹھا کر آنے والے وجود کو دیکھا تو تیوری پر بل پڑھ گئے۔۔۔

اسے زین کا وہ طعنہ اور تھپڑ یاد آیا تو اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔

"تو تم ہو جس نے میرے باپ کو اپنی معصومیت کہ جال میں پھنسا یا ہے۔۔۔"

وہ جو اس سے دوستی کرنے کیلئے آگے بڑھی تھی اس کی بات پر وہیں تھم گئی۔۔۔

"دیکھیے آپ۔ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ شادی میری رضامندی سے نہیں ہوئی۔۔۔"

اس نے صفائی دینا ضروری سمجھا۔۔۔

(Shut your mouth stupid)

روبی نے چیخ کر کہا جبکہ وہیں کھڑی ملازمہ حیران پریشان روبی اور نورین کو دیکھنے لگی۔۔۔  
اسے نورین سے ہمدردی تھی لیکن اس وقت بولنا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔۔۔

نورین اس کے چیخنے پر خاموش تو ہو گئی تھی لیکن نظریں ابھی ابھی اس کی جانب تھیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ اٹھی اور اس کا مومی بازو اپنے شکنجے میں لیے کھینچتی ہوئی اسے کچن سے باہر لے آئی۔ اور  
لان سے گزار کر سائیڈ میں بنی انیکسی کی جانب لے آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

زین خوشگوار سی حیرت لیے نورین کے الفاظوں میں کھویا ہوا تھا تبھی عجلت میں دی جانے  
والی دستک پر بد مزہ ہو کر اٹھا۔۔۔

"وہ صاحب جی روبی بی بی نئی بی بی کو گھسیٹ کر گھر سے باہر لے گئیں ہیں۔۔۔"

رانو (ملازمہ) نے جتنا سمجھا اور دیکھا وہی سارا کچھ زین کو بتایا۔۔۔

زین لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ رانو بھی اسی کے پیچھے بھاگی۔۔۔

"دیکھ رہی ہو سامنے کھڑی اس عورت کو یہ میرے ڈیڈ کی وائف ہیں۔۔۔"

"جن کی بیوی بن کر تم ہو اوں میں اوڑھ رہی ہو وہ تم سے دو گنا عمر بڑے ہیں تمہیں

پھنسانے کو کوئی اور نہیں ملا اس پوری دنیا میں۔۔۔"

وہ جنونی انداز میں چیخ رہی تھی جبکہ نگہت نافہم انداز سے اپنی بیٹی کا پاگل پن دیکھ کر خون کے آنسو رونے لگی۔۔۔۔۔۔

"آپ کو میں بتا چکی ہوں کہ مجبوری میں یہ رشتہ جڑا ہے پلیز میرے شفاف کردار پر کوئی

الزام نہ لگائیں۔۔۔"

نورین نے ایک نظر نگہت کو دیکھا جو اسے اس کی ماں کی عمر کی لگی تھی۔۔۔۔۔۔ یہ بات تو

اسے بھی نہیں معلوم تھی کہ زین ایک جوان اولاد کا باپ ہو گا۔۔۔۔۔۔ وہ تو خود پہ در پہ

ملنے والے انکشاف کی زد میں آئی ہوئی تھی۔۔۔

"دیکھئے مس آپ پلیز اپنی بیٹی سے کہیں وہ بنا کچھ جانے بے دھڑک غلط اندازے نہ

لگائے۔۔۔"

اس نے نگہت کو کہا جو ایک پتھر کی مانند کھڑی سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بند کرو اپنی بکو اس میں جانتی ہوں تم کتنی پارسا ہو میرے باپ کو ان اداوں سے پھنسا سکتی ہو لیکن میں نہیں۔۔۔۔"

"ابھی کہ ابھی طلاق لوگی سنا تم نے ورنہ میں تمہارا جینا حرام کر دوں گی جو خواب تم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو وہ کبھی پورے نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

روبی نے پھنکار کر کہا:

جبکہ نورین کے چہرہ پر ایک رنگ آرہا تھا اور دوسرا جا رہا تھا یہ تو اس نے جب بھی نہ سوچا تھا جب پہلی رات زین کو اس نے دیکھا تھا اگر واقعی وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ کہاں جائے گی اس روئے زمین پر کوئی نہیں تھا جو اسے اپنا کہہ سکے زین عمر میں بڑا سہی لیکن اس کا محرم تھا اس کا اپنا۔۔۔۔

"میں ڈیورس نہیں لوں گی۔۔۔"

نورین کے حتمی انداز پر روبی نے تھپڑ اس کے پھول جیسے گال پر دے مارا۔۔۔

نگہت نے کھینچ کر روپی کو دور دھکیلا۔۔۔ جبکہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے روپی کے جارہا نہ انداز کو دیکھنے لگی۔۔

"روپی یہ کیا طریقہ ہے جب وہ کہہ رہی ہے کہ مجبوری میں ہوئی ہے شادی تو بات کو ختم کیوں نہیں کر دیتیں۔۔۔"

نگہت کے بولنے پر اندر آتا زین دروازے پر ہی رک گیا:  
 "آپ تو یہ کہیں گی میری تباہی میں تو سب سے بڑا ہاتھ آپ کا ہی تو ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 Support@Classicurdumaterial.com

وہ نفرت بھری نگاہ ڈال کر نگہت کو شرمندہ کر گئی تھی۔۔۔

"ابھی تو صرف ایک تھپڑ مارا ہے اگر تم نے یہ گھر نہیں چھوڑا تو دھکے دے کر اس گھر سے نکلوا دوں گی۔۔۔"

روپی اس کی طرف بڑھتی ہوئی بولی وہ روپی کے اس انداز پر خوف زدہ ہو گئی۔۔۔

اچھا!!!!



زین نے خونخوار نظروں سے روٹی کو دیکھا:

جبکہ نورین زین کی جانب دیکھے بنا وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

میں نے منع کیا تھا نہ تمہیں؟؟،

"میں نہیں برداشت کر سکتی آپ کے ساتھ کسی اور کو بہتر ہے آپ اسے نکال دیں۔۔۔"

سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا جبکہ زین نے ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھا:

"نگہت اس کو لے کر کہیں چلی جاو ورنہ مجھ سے انتہائی فیصلہ ہو جائے گا جو تمہارے لئے

بھی تکلیف کا باعث بنے گا۔۔۔۔"

وہ سرخ چہرہ لئے وہاں سے چلا گیا:

جبکہ نگہت اس کے الفاظوں پر ہی غور کرتی رہ گئی کتنے عرصے بعد اس نے نگہت کو مخاطب

کیا تھا۔۔۔



خرم آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں وہ پھر سے وہیں طوفان لانے کی بات کر رہا ہے میں  
کیسے کیسے اپنے منہ سے کہوں گی؟؟؟؟

ورشہ اب کافی بہتر تھی خرم اس کے قریب ہی بیٹھالیب ٹاپ استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔

"ہمارا اب اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا جو دل چاہے کرے۔۔۔۔"

خرم کی بات پر ورشہ نے اسے دیکھا جو اپنی نگاہیں اسکرین پر مرکوز کئے ہوئے  
تھا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

"میرا تعلق ہے میں ماں ہوں اس کی۔۔۔۔"

"حقیقت یہ ہی ہے کہ ہنی کبھی اسے اپنے دوسری بیٹی نہیں دے گی ایک بار پہلے ہی وہ  
اسے دھتکار کر جا چکا تھا۔۔۔۔"

"میں مناؤں گی تو مان جائے گی میں اس کے پاؤں پکڑ لوں گی وہ میری بات کبھی نہیں  
ٹالے گی۔۔۔"

"ورشہ یہ خود غرضی ہے ہنی راضی ہو بھی گئی تو میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گا تم کتنی  
خود غرض ہو چکی ہو

ایک بار پھر سے اسے مارنے چلی ہو۔۔۔"

خرم نے افسوس ناک لہجے میں کہا اسے ورشہ کا یہ رویہ دکھ دے گیا تھا۔۔۔۔۔

عارض آپ کی اولاد نہیں ہے کیا؟؟؟

"ہاں نہیں ہے اس معاملے میں !!! میں کیا آنٹی بھی آپ کا ساتھ نہیں دیں گی۔۔ ایسی

ضدی اور خود غرض اولاد سے بہتر تھا اللہ مجھے بیٹا ہی نہیں دیتا۔۔۔۔"

"ایسا نہیں کہیں وہ پہلے ہی ہم سے ناراض ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ورشہ نم ناک سے بولی؛ Support@classicurdumaterial.com

"میں اگلے مہینہ جاؤں گا میر کو لینے آپ جانے اور آپ کی اولاد۔۔۔۔۔"

خرم نے اپنا فیصلہ سنایا تھا جس کہ بعد ورشہ کچھ نہ بولی۔۔۔۔۔

زر جوڑے میں سوپ کا باول لئے چلی آرہی تھی ورشہ کو روتا دیکھ جلدی سے اس کی

طرف آئی۔۔۔

"مام!!!! ایسے کیوں رو رہیں ہیں کیا ہوا ہے میں بابا کو بلواتی ہوں۔۔۔"

وہ پریشانی سے جانے ہی لگی تھی کہ ورشہ نے اسے روک دیا۔۔۔۔

"تم اپنے بابا کو سمجھاؤ وہ میرے عارض کے ساتھ ایسا نہ کریں تم سے کتنا پیار کرتا ہے وہ مجھ سے بات نہیں کرتا لیکن روز تمہیں کال کرتا ہے تم اپنے بڑی کیلئے اتنا بھی نہیں کر سکتیں۔۔۔۔"

ورشہ نے زرنش کو ڈانٹا جس پر وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی۔۔۔۔

"اچھا میں بات کروں گی بابا سے آپ رونا تو بند کریں یہ لیں پانی پیئیں۔۔۔"

وہ گلاس میں پانی بھر کر ورشہ کہہ ہو نٹوں سے لگانے لگی۔۔۔

"نہیں پینا پانی!!! جا کر کہو تمہاری سن لیں گے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔"

ورشہ نے بے رخی سے زرنش کا ہاتھ پیچھے کیا: <https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

اگر بابا نہ مانے تو؟؟؟

زرنش نے سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر ترکیا:

تو پھر مجھ سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے جاو یہاں سے!!!

ورشہ خرم کا غصہ اس پر نکال رہی تھی زرنش کی انکھیں لباب پانی سے بھر گئیں۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کو دیکھنے لگی جو اس کو قصور وار ٹھہرا رہی تھی۔۔۔

زرنش کی ہمت جواب دے گئی تو وہاں سے اٹھ آئی۔۔۔۔۔۔۔

"پہلے بڑی پھر بابا اور اب مام بھی۔۔"

وہ نصرین کے کمرہ میں آئی اور ان کی گود میں سر رکھے روتی چلی گئی جبکہ نصرین اسے اس انداز میں دیکھ کر ہول اٹھیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا گڑیا؟؟؟؟

نصرین نے اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے کہا؛

"مام ہر دفعہ میرے ساتھ زیادتی کر جاتی ہیں میرا کیا قصور ہے نا مام ہر بار مجھے ہی مورد

الزام ٹھہراتی ہیں۔۔۔ کاش زونی آپ کی جگہ میں مر گئی ہوتی۔۔۔۔"

وہ نصرین کی گود میں سر رکھے بری طرح سسک رہی تھی جبکہ نصرین بیگم کو ورشہ پر

اشتعال چڑھا تھا۔۔۔۔

حنا کے جانے کے بعد اس نے نصرین کو اپنا ہم راز بنالیا تھا۔۔۔۔۔

"میرا بچہ تیری ماں بیٹے کی دوری میں کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے میں سمجھاؤں گی اسے تو اپنا دل برانہ کر۔۔۔"

"نہیں نانو آپ مام کو کچھ نہیں کہیے گا پلیرز ورنہ وہ مجھ سے اور متنفر ہو جائیں گی۔۔۔"

"اچھا چل نہیں کہتی جا! جا کر منہ پہ پانی مار۔۔۔۔۔ چہرہ کیسا کملا کر رہ گیا ہے۔۔۔۔۔"

نصرین نے اسے واش روم بھیجا تو ملازم اجازت لے کر اندر آیا۔۔۔۔۔

"بڑی بیگم چھوٹی بی بی کی سہیلی آئی ہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ سر جھلائے آنے کی وجہ بتانے لگا۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "ٹھیک ہے تم ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں بھیجتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ ٹشو سے گیلے چہرہ کو رگڑ کر نمی جذب کرنے لگی تبھی نصرین نے ناہید کہ آنے کی خبر دی

تو وہ ڈرائنگ روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

ناہید ماریہ کی بیٹی تھی۔۔۔ ماریہ کی شادی اس کے تایا ذات سے طے پائی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑے ہی دن بعد حنا کی دوستی نے پھر سے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن جب حنا مینشن سے گئی تو وہیں سے ہی دونوں کا رابطہ موبائل تک محدود ہو گیا۔۔۔۔۔

زرنش کی ملاقات ناہید سے کالج میں ہوئی تھی یوں آپس میں دوستی کا تبادلہ ہوا۔۔۔۔۔

ناہید زونی کے غائبانہ تعارف سے واقف تھی۔۔۔ لیکن اکثر کال اور میسیجز پر ان کی آپس میں گوسپ چلتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ نوٹس دینے آئی تھی پہلے سوچا ڈرائیور کے ہاتھ بھجوا دوں لیکن پھر خیال آیا کالج کی چھٹیوں کی وجہ سے ہماری ملاقات بھی نہیں ہوئی سو اسی لئے ملنے چلی آئی۔۔۔"

بہت اچھا کیا!!!

زرنش نے موڈ کو فریش رکھنے کیلئے چہرہ کو ہشاش بشاش رکھا؛

وہ کتنی ہی اچھی دوست سہی لیکن فیملی میٹرز کبھی بھی باہر کے بندے سے شئیر نہیں کرتی تھی۔۔۔ اکثر اس بات پر ناہید کی ناراضگی بھی اسے جھیلنا پڑی تھی لیکن پھر وہ بھی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔



"مال چلیں گھر میں رہ رہ کر بور ہو گئی امی بھی ناجانے کون سے رشتے دار کے یہاں چلی گئیں ہیں آنے کا نام ہی نہیں لیتیں۔۔۔"

ناہید نے اکتاہٹ کے ساتھ اسے آئیڈیئے سے بھی نوازہ۔۔۔

"موڈ تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔"

زرنش نے منہ بسور کر کہا:

"ہو جائے گا تم آنٹی سے پوچھ کر آؤ۔۔۔۔"

زرنش سر ہلا کر نصرین بیگم سے پوچھنے چلی آئی ابھی تو خاصی عزت افزائی کی تھی کچھ بعید نہیں تھا وہ اس کی دوست کے سامنے بھی نہ سنا دے۔۔۔۔۔

اکثر و بیشتر جب کبھی ورشہ گھر پہ نہیں ہوتی تو وہ نصرین سے ہی اجازت لیتی تھی۔۔۔۔

جلدی آنے کا کہہ کر وہ دونوں ڈرائیو کے ساتھ شہر کے بڑے مال میں آئیں تھیں

۔۔۔۔۔

ناہید کو جو چیز پسند آتی وہ اسے خرید لیتی۔۔۔ زرنش کا موڈ بھی کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

تھک ہار کر وہ دونوں وہیں بنے ریستورینٹ کی جانب چلی گئیں۔۔۔۔  
 "چکن فحیتا، لزانہ اور کوک۔۔۔"

ناہید نے آرڈر لکھوایا۔۔۔۔

لائن سے گول شیشے کی میز رکھی گئیں تھیں یہ ریستورینٹ چھوٹا لیکن خوبصورت بنا ہوا تھا۔۔۔ چاروں طرف کی وال پر انیمیٹڈ پینٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ بالکل سامنے شفاف پانی کا جھرنا سا بہہ رہا تھا۔۔۔ زرنش یہاں آتی رہتی تھی یہ جگہ ہمیشہ سے ہی اسے پسند تھی اور یہاں آکر ڈنیا لنگ کرنا اس کی پہلی ترجیح تھا۔۔۔۔

وہ بے خود سی گرتے پانی کو دیکھ رہی تھی تنہی اجنبی مردانہ کھنکھار پر چونک اٹھی۔۔۔۔

(Hello ! Beautiful ladies)

وہ جو کوئی بھی تھا زرنش کو اسکا یہاں آنا ایک انکھ نہ بھایا ابھی وہ اسے سناتی ہی کہ ناہید کہ بولنے پر حیران رہ گئی۔۔۔۔

(Hello ! Rohail meet my friend zarnish)

ناہید نے اٹھلاتے ہوئے اس کا تعارف کروایا۔۔۔

زرنش ناہید کی بدلتی کیفیت پر حیران رہ گئی۔۔۔۔

ناہید کیا یہ تمہارا فیونسی ہے؟؟؟

زرنش نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا جو چھچھورے پن کی انتہا کر رہا تھا ایس لگ رہا تھا  
آنکھوں کے راستے ہی ناہید کو نگل لے گا۔۔۔۔

زرنش کی غیر متفقہ بات پر ناہید نے چونک کر دیکھا پھر یک دم چہرہ پر بیزاریت لاتے  
ہوئے بولی۔۔۔۔

"تمہیں بتایا تھا نہ اس سے میرا کوئی لنک نہیں ہے اس کا یہاں ذکر کر کے موڈ خراب  
مت کرو۔۔۔"

ناہید نے شان بے نیازی سے کہا جبکہ زرنش اس کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی اپنا  
ہینڈ بیگ کندھے پہ ڈالا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلی آئی جبکہ ناہید اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔  
پارکنگ لاٹ میں آتے ہی ڈرائیور نے بیک ڈور واکیا۔۔ زرنش کو بٹھا کر وہ ڈرائیونگ سیٹھ  
پر بر اجماع ہوا۔۔۔۔۔

چلیں بابا!!!

زرنش کے کہنے پر ڈرائیور نے گاڑی اگے بڑھادی۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

کھڑکی دروازہ بند کئے وہ کمبل میں دبکی ہوئی تھی۔۔۔۔ عارض کے انکشاف کے بعد وہ کتنی دیر بے یقینی کے احساس میں رہی تھی اسے عارض کی اس حرکت پر یقین نہیں آ رہا تھا

بڈی!!!

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
بڈی ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟

Support@classicurdumaterial.com  
"ماما تو ان کی تعریفوں میں زمیں و آسمان کے قلابے ملا تے نہ تھکتیں تھیں اور وہ کیا نکلے۔۔۔"

میرا سارا بھرم جو ایک بڑے بھائی پر تھا وہ توڑ دیا کس منہ سے میں آپ کے سامنے جاؤں گی۔۔۔

بابا اور ماما کو پتا لگا تو وہ دونوں ٹوٹ جائیں گے

نہیں نہیں میں انھیں کبھی نہیں بتاؤں گی اس لئے نہیں کہ آپ میرے بڑی ہیں بلکہ اسی لئے کہ جو بابا آپ کو دیکھنا چاہ رہے تھے آپ وہ تورتی برابر بھی نہ نکلے۔۔۔۔

اسے وہ دن یاد آیا تو جھر جھری لے بیٹھی۔۔۔

اگر وہ پھر سے آگئے تو؟؟؟؟

یہ خیال آتے ہی زونی کے رونگٹھے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

اور اپنے گرد کمبل کا حصار منبوطی سے کھینچ گئی۔۔۔

تبھی باہر سے دروازہ سے دھڑ دھڑایا گیا تو ڈر کے مارے اچھل پڑی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھوک نکل کر خوف سے بولی۔۔۔۔

ب

گڑیا میں ہوں کا کا بیٹا کھانا لے آؤں؟؟؟

"نہ نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

وہ جلدی سے بولی اور ایک نظر کھڑکی پر ڈال کر کمبل میں گھس گئی۔۔۔۔

آدھے ایک گھنٹہ بعد پھر سے دروازہ بجا۔۔۔ اس بار ہمت کر کے اٹھی اور ناب گھما کر  
دروازہ کھولا۔۔۔۔

ماما آپ!!!

وہ حنا کی غیر متوقع آمد پر چونکی۔۔۔

"کیا بات ہے چند اکب سے اپنے روم میں بند ہو کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔"

حنا پریشانی سے اسکی زرد پڑتی رنگت کو دیکھنے لگی۔۔۔

"نہیں ماما کچھ نہیں ہاں وہ میں اپنی اسٹڈی کر رہی ہوں۔۔۔"

زونی نے بہانہ بنایا۔۔۔ جبکہ حنا اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کمرے میں لے آئی اور اپنے پیچھے

دروازہ بند کرنا نہ بھولی۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زونی جو بھی بات ہے بتاؤ مجھے اپنی ماما پر یقین رکھو گڑیا اور جو بھی بات تمہیں پریشان

کر رہی ہے سب بتا دو۔۔۔۔۔"

حنا کو یہ سمجھنے میں ذرا دیر نہ لگی تھی کہ وہ محض بات ٹال رہی ہے۔۔۔

ماما وہ آپ بابا کو تو نہیں بتائیں گی؟؟؟

وہ حنا سے رازداری چاہ رہی تھی۔۔۔

"نہیں بتاؤں گی بولو۔۔۔"

"ماما وہ اس رات کمرہ میں جو شخص آیا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ بڑی آئے تھے۔۔۔"

حنا اس کی بات پر ایسے دیکھنے لگی جیسے اس نے کوئی عجوبہ کیا ہو۔۔۔

بڑی کون؟؟؟

"ماما عارض بڑی ایک وہی تو بڑی ہیں۔۔۔"

"پاگل ہو گئی ہو وہ یہاں کیسے آسکتا ہے وہ تو لندن میں ہے۔۔۔"

حنا نے وہم سمجھ کر اسکی بات کو جھٹلایا۔۔۔

"نہیں ماما وہ پچھلے ہفتہ پاکستان میں تھے اپنی کوئی ڈیلیکیشن کی وجہ سے مجھے خود زرنے بتایا

ہے۔۔۔"

کیا زرنہ!! تم زرنہ سے رابطے میں ہو؟؟؟

حنا نے اپنی میسنی بیٹی کو دیکھا جس نے ہوا تک لگنے نہ دی۔۔۔۔

"ماما وہ میری اکلوتی فرند ہے اس سے رابطہ نہیں رکھتی تو کس سے رکھتی۔۔۔۔"



زونی نے حنا کا ہاتھ تھام کر سمجھانے والے انداز میں کہا:

تمہارے بابا کو علم ہے؟؟؟

حنانے مشکوک نظروں سے زونی کو دیکھا۔۔۔

"نہیں ماما بابا کو کچھ نہیں پتا آپ پلیز انھیں نہیں بتائیے گا بڈی والا قصہ بھی۔۔۔"

تم اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ اس رات عارض ہی تمہارے روم میں آیا تھا؟

"مجھے بھی کبھی یقین نہیں آتا لیکن خود بڈی نے اس رات کا ذکر مجھ سے کیا تھا۔۔۔"

زونی کی سر پھیری باتوں پر حنا اپنا سر تھام گئی۔۔۔

کیا ہوا ماما پھر پین ہو رہا ہے؟؟؟

زونی نے فکر مندی سے پوچھا:

ہوں!!!

:آپ میرے ساتھ چلیں چھوڑیں ساری باتوں کو۔۔۔"

زونی اسے بیڈ روم میں لائی اور ڈرار میں رکھی دوائیاں اسے کھلائیں۔۔۔۔

مکرم آ بھی گھر آیا تھا سیدھا مکرمے میں آیا تو حنا کو بیڈ کر اون سے ٹیک لگائے انکھیں  
موندے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا تمہارے طبیعت ٹھیک ہے؟؟؟

چہرہ پر تھکاوٹ کے اشارے واضح تھے۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا بس ہلکی سی ٹھیس اٹھی تھی اب ٹھیک ہوں۔۔۔"

میڈیسن لی؟؟؟

جی لے لی ہے ابھی ابھی زونی نے کھلائی تھی۔۔۔۔۔

"میں کلینک سے ہی آرہا ہوں ڈاکٹر کا یہ ہی مشورہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سرجری کروالینی

چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ کئی سپوٹ میں تقسیم ہو کر دماغ کی نسوں میں زہر پیدا کر دے

۔۔۔۔۔"

"اتنی جلدی کیا ہے آپ کو ابھی نہیں مر رہی میں۔۔۔"

حنانے چڑچڑے پن سے کہا۔۔۔ اس کی بات سے مکرم رد عمل دیئے بنا ہی اٹھ کر چلا گیا

۔۔۔۔۔



یہ پیکنگ کیوں کر رہا ہے؟؟

کبیر نے اسے اپنے کپڑے وارڈروب سے سوٹ کیس میں منتقل کرتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

"میں ایک مہینہ کیلئے پاکستان جا رہا ہوں۔۔۔"

عارض نے مصروف انداز میں کہا۔۔

تو اور پاکستان!!! حیرت ہے۔۔ ویسے یہ آج سورج مغرب سے کیوں نکلا ہے؟؟  
وہ جو کئی سالوں سے ایک ہی تکرار کئے ہوئے تھا اب یوں اچانک فیصلہ پر چوٹ کئے بنانہ رہ سکا۔۔۔

"ارے کہیں تو اپنی لیلا کو ڈھونڈنے تو نہیں جا رہا۔۔۔"

کبیر نے یاد آنے پر آبرو چڑھائی۔۔۔

"کبیر اس سے آگے کچھ نہیں وہ کوئی اور نہیں ہے میرے چاچو کی بیٹی ہے اس لئے منہ

سے اٹے سیدھے لفظ نکالنے سے پہلے سو بار سوچ لینا۔۔۔۔"

عارض نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اسے بخوبی جانتا تھا اس لئے دونوں ہاتھ  
اوپر کی طرف اٹھا کر سلینڈر کیا:

فلیٹ میں ہی ٹہرے گا؟؟؟

"نہیں مینشن مام کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے یار پھر گڑیا بھی اس دن بہت رورہی تھی  
۔۔۔ بابا نے زندگی میں پہلی دفعہ جو ڈانٹا ہے۔۔۔"

زر کا سوچ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ڈانٹا کیوں؟؟؟  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
کبیر نے لا پرواہی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا جبکہ سارے اعضاء کان بنے ہوئے  
تھے۔۔۔۔۔

میری وجہ سے یار!!

"اوہ چل کوئی نہیں سب ٹھیک ہو جائے تو جا رہا ہے۔۔۔"

"ہاں دیکھ یار میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔"

تو نہیں چل رہا؟؟؟

"نہیں یار کل ایک کلائنٹ سے میٹنگ ہے۔۔"

اس کی بات پر سر ہلا کر عارض کچن کی طرف آگیا اسے اس وقت چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔ کبیر نے سائیڈ ٹیبل پر رکھالا سٹر اور سگریٹ دونوں اٹھا کر اپنے خیالوں کو پردیئے۔۔۔۔

بھولا بھالا معصوم چہرہ اس کی آنکھوں میں جم چکا تھا۔۔۔۔

دھواں ہوا میں تحلیل ہونے لگا دو مردانہ انگلیوں کے بیچ دبا سگریٹ سلگنے لگا تھا اس کے سینے میں چھپے دل کی طرح۔۔۔۔

زرنش وہ خواہش تھی جس کے پورے ہونے میں اس کے کئی نقصانات ہونا ممکن تھے۔۔۔۔

بے شک اس کا باپ کمشنر ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ عارض کا اعتماد کیسے خاک میں ملا سکتا ہے اور یہاں جو سب سے بڑی بات تھی ان دونوں کی عمر کی۔۔۔۔۔

کیا پتا وہ اسے پسند ہی نہ کرتی ہو محض ایک ملاقات کی محبت کتنے دن چل سکتی ہے۔۔۔۔  
اسے کبھی اپنے آپ پر اتنی ہنسی آتی تھی وہ تینتیس سالہ مرد یک دم ہی بچہ بن جاتا۔۔۔۔

"اک شخص میری زندگی میں ایسا بھی ہے محسن!

وہ میری زندگی ہے اور میں اس کا کچھ بھی نہیں"

کیا سوچ رہا ہے؟؟

کب عارض اس کے قریب آیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہم کچھ نہیں۔۔۔" Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کبیر نے سر جھٹک کر خیالات سے چھٹکارا پایا اور بھاپ اڑاتا چائے کا کپ اٹھالیا۔۔۔

عارض اس کے چہرہ کے اتار چڑھاؤ کو بغور دیکھنے لگا جو وہ چھپانے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔

محبت ہو گئی کسی سے؟؟؟؟

عارض کے کہنے پر کبیر کو اچھوتہ لگا۔۔۔ جبکہ عارض کے لب مسکرا اٹھے۔۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں تو فضول اندازے اپنے تک ہی محدود رکھ۔۔۔"

کسی حد تک وہ اپنے تاثرات پر قابو پا کر بولا۔۔۔

"تو مان یا نہ مان میرے اندازے کبھی غلط نہیں ہوتے اور تیرے بارے میں تو بالکل نہیں  
۔۔۔"

عارض نے کندھے اچا کر اس کی نفی کی۔۔۔۔

"کبیر جانتا تھا اگر وہ اسے دیکھ کر بات کرے گا تو دل کا حال آنکھوں سے عیاں ہو جائے  
گا اس لئے اپنے آپ کو مصروف رکھنے کیلئے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

کون ہے وہ جس پر تیرا دل عاشق ہو گیا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
عارض ابھی تک اپنے موقف پر ڈٹا ہوا تھا۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"تجھے جانا ہے نہ رات کی فلائٹ سے کیوں اپنا اور میرا وقت برباد کر رہا ہے جا جا کر اپنی  
ادھوری پیکنگ مکمل کر۔۔۔۔"

عارض نے جان چھڑانے والے انداز میں بولا اس وقت عارض کی مداخلت اسے زہر لگ  
رہی تھی۔۔۔۔

عارض کی طرف سے کوئی جواب نہیں پا کر وہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جو آنکھوں میں  
استہرائیت لیے اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔۔



اب کیا ہے سالم نگلنے کا ارادہ ہے؟؟

کبیر نے ابرو چڑھا کر طنز کیا۔۔۔

میں نے کچھ کہا ہے کیوں بگڑ رہا ہے؟؟

عارض آج اس کی جان چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔ اتنے دنوں سے اس کے بدلتے رویہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تو بھی تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے جیسے میں تیری محبوبہ ہوں۔۔۔۔"

کبیر نے مزاقاً کہا تھا لیکن عارض کا پل بھر میں موڈ تبدیل ہوا۔۔۔ چہرہ پر سختی چھا گئی۔۔  
وہ اپنا کپ اٹھا کر بالکنی کی جانب چلا آیا۔۔۔

کبیر نہیں جانتا تھا یہ بات اسے ناگوار گزرے گی۔۔۔ اس کا جانا کبیر کو برا لگا تھا۔۔۔

آج بھی وہ تجھے یاد آتی ہے؟؟؟

کبیر اس کے برابر میں کھڑا کش لینے لگا۔۔۔

"وہ مجھے کبھی بھولی ہی نہیں ہر لمحہ ہر وقت میرے زہن پہ سوار رہتی ہے۔۔۔"

نظریں آسمان پر چمکتے ستاروں پر ڈورتی اپنے ستارے کو تلاشنے لگیں۔۔۔۔۔

اس سب کے باوجود تو اس کی بہن کے ساتھ زندگی گزارنے کو ترجیح دے رہا ہے؟؟؟  
 "میں صرف یہ چاہتا ہوں برسوں پہلے جو دیوار دو بھائیوں کے درمیان حائل ہوئی تھی  
 اگر میرے اس اقدام سے وہ دیوار گر جاتی ہے تو کوئی مذاقہ نہیں ہے۔۔۔ ویسے بھی مام  
 نے میری شادی کروانی تو ہے اگر وہ زونی ہوگی تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"  
 عارض نے خالی کپ کبیر کو تھمایا۔۔۔

کیا واقعی کوئی فرق نہیں پڑے گا تیرے سمجھوتہ کرنے سے زونی کے تو خواب ہوں گے کیا  
 یہ خود غرضی نہیں۔؟؟؟

کبیر اسے دوسرا رخ دکھا رہا تھا جس پر اس نے بھولے سے بھی سوچنے کی زحمت نہ کی  
 تھی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کی بات پر عارض چونک کر کبیر کو دیکھنے لگا۔۔۔

"یار وہ بھی جیتی جاگتی انسان ہے کیا اس کی اپنی خواہشات نہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ اپنے  
 لیے کسی اور کو سوچے بیٹھی ہو۔۔۔"

"کبیر نے ہلکے پھولکے لہجے میں گہری بات کی تھی

عموماً ہمارے معاشرے میں اہمیت کے حامل زیادہ تر مرد ہی ہوتے ہیں اپنی مرضی مسلط کرنے کیلئے اکثر بیٹیوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جیسے وہ کوئی شوپیس کی سی حیثیت رکھتی ہوں  
 ---"

"اب کیا کروں تو بتا مجھے میں تو مام سے کہہ چکا ہوں یقیناً یہ بات انہوں نے بابا جانی سے  
 بھی کی ہو گی۔۔۔"

انکل کا کیا جواب ہو گا؟؟؟

"وہ منع کر دیں گے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 شیور ہے تو؟؟

"ہاں ظاہری سی بات ہے چاچو کی ایک بیٹی محبت میں ماری گئی ہو تو کیا اسی انسان سے وہ  
 اپنی دوسری بیٹی کو کیسے بیاہ سکتے ہیں"

"لیکن یہاں بات تمہارے فادر کی ہے۔۔۔"

کبیر کی بات پر عارض کے چہرہ پر تلخ مسکراہٹ در آئی۔۔۔

"چاچوان کی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں اگر میں بابا کی جگہ ہوتا تو میں بھی یہ فیصلہ کرتا  
 ---"

اس کے لہجہ میں فخر تھا اپنوں کی محبتوں کا!! جو دور رہنے سے بھی ابھی تک آب و تاب کی  
مانند دلوں میں جگمگا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

"یار تیری فیملی کو لے کر مجھ میں احساس محرومی جنم لیتی ہے۔۔۔"

کبیر نے عارض کے چہرہ کو دیکھ کر کہا:

کیا مطلب؟؟

"تیری فیملی مثالی ہے زیادہ تر یہ ہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ اکثر پیسہ دولت کو لے کر بھائیوں

میں علیحدگی ہو جاتی ہے جبکہ یہاں تو معاملہ ہی دوسرا ہے مکرم انکل کو لگا کہ انھیں

اسپیس دینا چاہیے تو وہ خاموشی سے الگ ہو گئے بغیر کسی شرط کے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

کبیر کی بات پر عارض ہولے سے مسکرایا۔۔۔۔۔

"مکرم چاچو جیسا واقع کوئی نہیں ہے وہ جب مینشن سے گئے تھے اس وقت ان کے پاس

صرف ایک جاب تھی انڈسٹری تو بعد میں قائم کی تھی۔۔۔"

"وہ میرے آئیڈیل ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔۔۔"

عارض کا لہجہ احترام اور جذبے سے چور تھا۔۔۔

کبیر نے بھی اس کی تائید کی تھی کیوں کہ جتنی ملاقات اس کی مکرم سے ہوئی تھی وہ واقعی  
کبیر کو قائل کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

تم ناہید کے بارے میں ایسے کیوں بول رہی ہو زر؟؟

زونی نے اپنی الجھن کا اظہار کیا:

"آج سے پہلے میں بھی اسے ایک حیا دار لڑکی سمجھتی تھی لیکن اس کا یہ انداز دیکھ کر مجھے

بہت دکھ ہوا۔۔۔ میں اسے جیسا سمجھتی تھی وہ بالکل بھی ویسی نہیں ہے۔۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

زر نش نے بینڈ فری کی پن موبائل سے جوڑ کر بوفروکانوں میں لگائے۔۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زر کیوں پہلیاں بھجوا رہی ہو صاف صاف بتاؤ؟؟؟

"یار زونی وہ منگیتر کے ہوتے ہوئے کسی غیر مرد سے محبت کی پینگیں بڑھا رہی ہے یہ

جانتے ہوئے بھی کہ اس کا منگیتر اس کا پھپھو کا بیٹا ہے۔۔۔۔"

زر نے تفکرانہ لہجہ میں بتایا؛

کیا واقع لیکن ان کا رشتہ تو بچپن سے طے ہے نہ؟

"ہاں ناں پھر بھی۔۔۔"

تم سمجھاتی نہ؟؟

میں نے سمجھایا تھا لیکن وہ کہتی ہے کہ؛

ناہید میرا اور تمہارا ساتھ دو سال سے ہے اسی لیے میں اپنی دوست ہونے کے ناطے یہ بات تم سے کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ تم جانتی ہو کہ میں ہر کسی کے پرسنل میٹر میں انٹرفیئر نہیں کرتی چونکہ تم میری اور زونی کی بہت اچھی سہیلی ہو اسی لئے میرا تمہیں سمجھنا فرض ہے۔۔۔

"تم کسی غیر کے ساتھ راہ و رسم مت بڑھاویہ ٹھیک نہیں ہے یار۔۔۔"

زری ڈونٹ ٹیل کہ تم جیلس ہو رہی ہو؟؟

ناہید نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔

"میں کیوں جیلس ہوں گی میں تو تمہیں صحیح اور غلط کی پہچان کروا رہی ہوں۔۔۔"

"اوہ اسٹاپ اٹ یار میں بالغ ہوں اپنا اچھا برا سمجھتی ہوں تم میری ماں بننے کی کوشش نہ

کر و دوست ہو تو دوست ہی رہو۔۔۔"

ناہید نے تلخی لیے کہا؛

"یہ تمہاری بد قسمتی ہے کہ اب ہماری دوستی بھی نہیں رہی کیوں کہ میں بے جیالڑ کی سے دوستی نہیں کرتی جو لڑکی اپنے ماں باپ کی عزت کو بازاروں اور مالوں میں روندتی پھرے ایسی لڑکی کو دوست تو بہت دور کی بات ہے میں اپنے سامنے دیکھنا بھی گوارہ نہ کروں۔۔ وہ کہاوت تو تم نے سنی ہی ہوگی کہ:

"آپکا دوست آپ کا آئینہ دار ہوتا ہے"

اگے تم سمجھدار ہو آخر کو بالغ جو ہو گئی ہو۔۔۔"

زرنش نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

"بہت اچھا کیا اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اس کے کرتوت اس کے ماں باپ کے گوش گوار کرتی ان ہی لڑکیوں کی وجہ سے تمام لڑکیوں کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔۔ جو عورت اپنے ماں باپ کی عزت کا پاس نہیں رکھ سکتی اس سے کوئی بھی امید کرنا بے کار ہے۔۔۔"

زونی نے زر کی بات سن کر کہا؛

"چھوڑو یار بس ہم اب اس سے کوئی دوستی نہیں رکھیں گے وہ جانیں اور اس کے گھر والے۔۔۔۔"



ہم تم بتاؤ رشتہ آنی کیسی ہیں؟؟؟

زونی کو رشتہ کا خیال آیا تو پوچھ بیٹھی۔۔۔

"بہتر ہیں اب بس تم دعا کرو۔۔"

زونی کا بہت دل چاہا کہ بتادے لیکن مصلحتاً خاموش رہی۔۔۔ کیوں کہ رب کی رضا نہیں تھی اور جب اس کی رضا نہیں ہوتی تو ساری کوششیں اور تاویلیں ناکام ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

کتنے سالوں بعد اس نے یہاں کا رخ کیا تھا یہاں کی خاموشی وحشت میں مبتلا کرنے کی بجائے اسے سکون بخش رہی تھی۔۔ وہ پندرہ منٹ داخلی دروازہ کے بیچوں بیچ کھڑا سن سان فضاؤں میں بہت سی سرگوشیاں محسوس کرنے لگا۔۔۔

اسے آج بھی یاد ہے جب وہ اپنے ایک کندھے پر اس کے ڈولے کو سہارا دیئے اسی دروازہ سے گزار کر لایا تھا اور اس کا جسم یہیں چھوڑ کر یادیں اپنے ساتھ لے گیا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔۔ آج پھر وہ ان ہی یادوں کو اپنے دل کے نہاں خانوں میں سمیٹے یہاں کھڑا تھا

---

یہ شہر ہی ایسا تھا یہاں کی آب و ہوا نے اُسے جینا سکھایا محبت کرنا سکھائی اور ایک دن مرنا بھی سکھا دیا۔۔۔۔۔

وہ بو جھل قدم اٹھاتا کئی قبروں کو اپنے پیچھے چھوڑتا ہوا ضوفشاں کی قبر تک آیا۔۔۔ قبر پر پھیلے گلاب کے پھول بد نما رنگ میں تبدیل ہو چکے تھے کچھ تو ہوا کی زد میں آس پاس بکھرے ہوئے تھے۔۔

وہ جو دنیا کیلئے سخت ترین انسان، تھا اس کے اپنے بھی اس کے چہرے پر تبسم دیکھنے کو ترستے تھے زمین پر بیٹھنے کو اپنی توہین گردانتا، قواعد و ضوابط کے تحت اپنی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتا آج دوزانو ہو کر کچی مٹی سے اُٹی زمین پر بیٹھا تھا کبیر اسے دیکھ لیتا تو اپنے ہوش گنوا بیٹھتا۔ دنیا کے سامنے وہ اپنے خود ساختہ بنائے خول میں رہ سکتا تھا لیکن اس کے سامنے نہیں۔۔۔ وہ محبت تھی اس کی بھلا محبوب کے سامنے بھی کوئی مصنوعی خول میں رہ سکتا ہے!!!! محبوب بھی ایسا جو آپ کی شہ رگ سے واقف ہو۔۔ ضوفشاں اس کیلئے ایک ایسی چھاوتھی جو خود تو کڑی دھوپ میں رہی لیکن ساری زندگی کیلئے اس کے سر پر سایہ کر گئی۔۔

تمہارے بعد میں نے کسی کو تمہاری جگہ نہیں دی اور نہ ہی کبھی دے سکتا ہوں جو محبت تم سے ہو گئی وہ اب کسی سے ممکن نہیں ضوفی۔۔

چاہے پھر وہ تمہاری ہمیشہ کیوں نہ ہو۔ مجھے پتا ہے تمہیں برا لگ رہا ہو گا بہت برا۔ لیکن حقیقت یہ ہی کہ اگر کوئی میری زندگی میں شامل ہو بھی گئی تو وہ تمہارا درجہ کبھی نہیں پاسکتی تم عارض کے سینے میں ابھی بھی سانسیں بن کر ڈھڑکتی ہو بھلے سے تم زمین کے اندر اور میں زمین کے اوپر بس تھوڑی ہی تو دوری ہے ہمارے درمیان جو مجھے کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی شاید یہ ہی وجہ ہے کہ میں اتنے برسوں بعد یہاں آیا ہوں میں وہاں تھا تو ہمیشہ تمہیں اپنے قریب محسوس کرتا تھا لیکن جیسے ہی اس سرزمین پر قدم رکھا مجھے شدت سے یہ احساس ہوا کہ تم تو کئی برس پہلے ہی مجھے چھوڑ کر جا چکی ہو۔ مجھے علم تھا میں یہاں آیا تو تمہیں کھودوں گا اور اگر تمہیں کھودیا تو عارض بھی خود کو کھودے گا لیکن شاید قدرت چاہتی ہے کہ میں تمہیں کھودوں۔۔۔ خدا کی قسم اگر مجھے مام کا خیال نہ ہوتا تو کبھی یہاں نہیں آتا جب یہاں تم ہی نہیں تو میں کس کے پاس آتا۔۔۔

وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں دل کا حال سنارہا تھا اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ جس کو سنارہا ہے وہ سن رہا ہو گا۔۔۔

وہ بھول گیا تھا کہ کس مقصد سے وہ یہاں آیا ہے اپنے ساتھ لایا سرخ گلاب کے پھولوں کا شوپر بھی ویسا ہی پڑا رہا۔۔۔۔۔

دبے قدموں کی آہٹ پر چونک پر اس نے سر اٹھایا تو سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر سکتہ طاری ہو گیا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر بے یقینی سے مکرم کو دیکھے چلا گیا۔۔

عارض تم یہاں !!!

مکرم کو یقین ہو چلا تھا کہ وہ محض عکس نہیں بلکہ جیتا جاگتا انسانی وجود ہے۔۔

چاچو !!

اس کے لب مارے حیرت کے پھڑ پھڑائے اور دوسرے ہی پل وہ مکرم سے بغلیں ہوا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com ---

کئی آنسو ٹوٹ کر عارض کے کندھے پر جذب ہو گئے تھے۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عارض تمہیں یاد ہے اکثر میرے پاس تمہاری شکایتیں لے کر آتی تھی جانتی تھی نہ کہ میں تمہیں کبھی نہیں ڈانٹوں گا بس اسے بہلانے کو کہہ دیتا تھا اسے یہ بھی ازبر تھا کہ اگر بھیسو سے شکایت کرتی تو تمہاری ڈانٹ یقینی ہوتی۔ میں کبھی اس کی محبت سمجھ ہی نہیں پایا اس کی خواہش یہ ہوتی کہ تمہاری شکایت بھی کرے اور تمہیں کوئی کچھ کہے بھی نہ

---"

مکرم شکست خوردہ لہجہ میں آہستگی سے بولا۔

عارض نے بھرائی ہوئی نگاہوں سے میر کی جانب دیکھا تھا۔

دونوں نے ساتھ فاتحہ خوانی کی اور پھر الوداعی نگاہ ڈال کر داخلی دروازہ کی طرف بڑھ گئے

---

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

اما آپ نے بلایا تھا؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"ہاں آویہاں آکر بیٹھو۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/> اس دن کے بعد سے عارض نے رابطہ کیا؟

"نہیں اما کوئی رابطہ نہیں ہوا۔"

اس نے حنا کی طرف دیکھ کر سچ کہا:

"ہو سکتا ہے عارض کے یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ رہی ہو اور تمہارے گھبرانے سے

واپس چلا گیا ہو۔۔۔ تم اس کی طرف سے اپنے دل میں میل مت لاؤ میرے ان ہاتھوں

کا کھیلا بچہ ہے مجھے اس کی تربیت پر کوئی شبہ نہیں۔۔"

لیکن ماما اگر کوئی کام ہوتا تو سیدھے طریقہ سے آتے نہ یوں چور دروازہ اپنانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟

حنازونی کی بات سے لاجواب ہو گئی تھی۔۔۔

"میں خود پوچھو لوں گی تم اب ڈرنا بند کرو اور اتنا یقین رکھو کہ وہ تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔"

لیکن ماما۔۔۔؟

"میری گڑیا میں کہہ رہی ہوں نہ تم ہر خوف کو اپنے دل و دماغ سے نکال پھینکو۔۔ اور بہادر بنو یہ دنیا ڈرپوک لوگوں کو روند دیتی ہے تمہیں دل کو مضبوط کرنا ہو گا تاکہ تمام حالات کا مقابلہ کر سکو۔۔۔"

"ماما میں اس معاملے میں بہت بزدل واقع ہوئی ہوں مجھے لگتا ہے یہ سارے لوگ مل کر مجھے مار دیں گے آپ اور بابا کو اپنے آس پاس دیکھتی ہوں تو ان دیکھی سی طاقت اپنے جسم میں پیدا ہوتی محسوس کرتی ہوں۔۔۔"

زونہ کہہ رہی تھی جبکہ حنا کے آنسو قطار در قطار گالوں سے پھسل کر ہاتھ پہ گرنے لگے۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ بس تھوڑے ہی دن کی مہمان ہے اس کا تو زہن بھی آئے دن  
سُن ہو جاتا اپنے ہاتھ پیروں کو بے جان محسوس کر رہی تھی جیسے اس کے جسم کا سارا خون  
آہستہ آہستہ کوئی نچوڑ رہا ہو۔۔۔ کبھی کبھی تو ایسا درد اٹھتا کہ لینے کے دینے پڑ جاتے

----

مکرم کو وہ چاہ کر بھی نہیں بتا سکتی تھی ورنہ وہ ایک پل نہ لگائے اس کو سنگاپور لے جانے  
میں۔۔

مام کیا ہوا؟؟

"نہیں کچھ نہیں تمہارا کل آخری پیپر ہے نہ تیاری کرو جاو۔۔۔"

وہ سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی جبکہ حنا آنے والے وقت کو سوچ کر اپنے آپ کو ہلکان کر رہی  
تھی۔۔۔

بلیک، سیلکس کچی سڑک پر ہچکولے کھاتی آگے بڑھ رہی تھی جبکہ دونوں کے بیچ بے نام سی  
خاموشی حائل تھی۔۔۔

آنی کیسی ہیں؟



"ہم تو اسے زندگی کی طرف لانا چاہ رہے ہیں لیکن وہ شاید جینا ہی نہیں چاہتی۔۔"

مکرم ضبط کی انتہا پر تھا اور یہ عارض سے زیادہ کون محسوس کر سکتا تھا۔۔

"میں ملنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کی بات پر مکرم نے زرا کی زرا انگاہ اٹھا کر عارض کو دیکھا؛

"میرا خیال ہے تمہیں پہلے بھابھی سے مل لینا چاہیے۔"

"لیکن چاچو میں آنی سے ملنا چاہتا ہوں پلیز آنی ریکورڈسٹ یو۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"اوکے۔۔"

"ڈرائیور میر پبلس لے چلو۔۔"

ایک لفظی جواب دے کر وہ ڈرائیور کو حکم دیتا ہوا بولا۔۔۔

آپ نے مجھ سے کیوں چھپایا کہ آپ ایک جوان اولاد کے باپ ہیں؟؟

نورین نے چیخ کر اپنے دل کے درد کو کم کرنا چاہا۔۔

"سب پتا ہے تمہارے بھائی کو اگر اس نے تمہیں نہیں بتایا تو یہ اس سے جا کر پوچھو  
 ---"

زین کو نورین کا رونا اور پھر اس طرح کا رویہ دونوں ہی طیش دلانے کا سبب بنے:  
 "تو پھر اس سب میں میں کیوں برداشت کروں سب کے لعن طعن! کیا جرم ہے میرا یہ  
 ہی کہ میرا سر پرست اس دنیا میں نہیں رہا تو جس کی جو مرضی آئے کرے۔۔ بتادیں  
 جا کر اپنی بیٹی کو میں نے شوق سے یہ شادی نہیں کی ہے جو وہ مجھ پر غلیظ ترین الزامات  
 لگا رہی ہے۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>

زین خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جس نے رو رو کر اپنا حشر نشر کر دیا تھا۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زین نے گلاس میں پانی بھر کر اس کی جانب کیا جسے نورین نے پرے کر دیا۔۔

نور پانی پیو!!!

نورین نے دھونس پر شکوہ کنناہ نظروں سے اسے دیکھا اور گلاس تھام لیا:

"میں اس کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔۔ وہ شکڑ میں ہے جبھی اس طرح کاریںٹ کر رہی ہے۔۔ میں نگہت سے کہہ آیا ہوں کچھ دن وہ اسے یہاں سے دور لے جائے گی تو بہتر ہو جائے گی۔۔۔"

نورین کی سسکیاں پھر سے عروج پر تھیں۔۔۔

"اچھا! رونا بند کرو اور آؤ کھانا کھاتے ہیں مجھے پتا ہے تم نے بھی نہیں کھایا ہو گا۔۔۔"

زین نے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے چپ کروایا جیسے وہ کوئی ننھی پچی ہو۔۔۔

اسے تو وہ کم عمر ام میچیور ہی لگی تھی کبھی اس کا دل چاہتا کہ صادق کو پکڑ کر اتنا مارے کہ اپنی شناخت خود نہ کر سکے۔۔ اور کبھی اس کے دل میں ہوق سی اٹھتی اس کے اور زین کی عمر میں بہت بڑا فرق تھا جو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔"

وہ بے رخی سے کہہ کر واش روم میں گھس گئی۔۔

زین نے پریشان نظروں سے اسے جاتا دیکھا؛

"آپ کیوں آئیں ہیں چلی جائیں یہاں سے۔۔"

روبی نگہت کو اپنے روم میں آتا دیکھ چیخنی جبکہ نگہت نے یکسر نظر انداز کر کے وارڈروب کھولی اور دو تین تہہ شدہ جوڑے بیڈ پر رکھنے لگی۔۔۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔ سنا آپ نے اب جائیں یہاں سے۔۔۔"

وہ نگہت کا ارادہ بھانپ چکی تھی جبھی صفا چٹ انداز میں بولی۔۔۔

آپ کو سنائی نہیں دے رہا کیا میں دیواروں سے بات کر رہی ہوں؟؟؟

روبی نے نگہت کے ہاتھ سے کپڑے چھینے۔۔۔

"میرا خیال ہے تمہیں اپنے باپ کی شادی کو ایکسیپٹ کر لینا چاہیے یوں چیخ چلا کر تم اپنے باپ کی نظروں سے گر رہی ہو ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے متنفر ہو جائے اور پھر پوچھے ہی نہیں

میری طرح۔۔۔"

"کہنا کیا چاہتی ہیں آپ ہاں ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں آپ بیوی ہیں میں بیٹی ہوں آپ اپنے کرتوت کی وجہ سے ڈیڈ سے دور ہوئی ہیں میں جانتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے اپنے ڈیڈ کو پانے کیلئے لہذا مجھ سے اور میرے معاملات سے کوسوں دور رہیں۔۔۔"

روبی پھنکار زدہ لہجہ میں بولی:

"آدھے گھنٹے تک تمام پیکنگ مکمل کرو ٹکٹ میں کروا چکی ہوں رات کی فلائٹ ہے۔۔۔"

نگہت اس کی بات سنے بغیر کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔ دل میں اٹھنے والی ٹھینسنے  
شدت اختیار کر لی تھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر نکلی تو زین کو اپنی جانب متوجہ پایا۔ نظر انداز کرتی ہوئی ڈریسنگ روم کی  
طرف بڑھنے لگی کہ زین کے طرز مخاطب پر ٹھہر گئی۔۔۔

نور!!!

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"صادق کی بیل ہو گئی ہے وہ تم سے ملنے آیا ہے" Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>  
"مجھے کسی سی سے نہیں ملنا ان سے کہیں واپس چلے جائیں۔۔۔"

نورین نے بے رخی سے کہہ کر کیچر میں جکڑے بالوں کو آزاد کیا:

"بری بات ہوتی ہے نور گھر آئے مہمان سے اس طرح نہیں کرتے مل لینے میں کوئی  
حرج نہیں۔۔۔"

زین کہ بات پر شیشہ میں نظر آتے عکس کو دیکھنے لگی۔۔

"آپ ریڈی ہو کر آجائیں میں نیچے جا رہا ہوں۔۔۔"

زین کہہ کر چلا گیا جبکہ وہ کتنی دیر ایک ہی نقطہ کو تنگے گئی۔۔۔۔

زین کے نارمل بیہویر پر وہ جنجھلا جاتی وہ تو سمجھ رہی تھی کہ زین اس پر بے جا پابندی لگائے گا اس کا جینا حرام کر دے گا لیکن یہاں تو الٹی ہی گنگاہہ رہی تھی۔۔

وہ ان ہی سوچوں کے گرداب میں پھنسی تیار ہو کر نیچے آئی۔۔۔

ڈرائنگ روم میں قدم رکھا اور سلامتی دے کر اپنی طرف توجہ دلائی۔۔

صادق علوی اسے دیکھ کر کھڑا ہوا لیکن وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بے نیاز سے بیٹھے زین کے برابر میں جا بیٹھی۔۔ یکایک صادق کے پھیلے لب سکڑے تھے۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نورین میں تمہیں لینے آیا ہوں؟؟؟

صادق قدرے سنبھل کر گویا ہوا؛

کس حق سے؟

نورین کے طنز پر وہ گڑبڑا کر زین کی جانب دیکھنے لگا جو لا تعلق سا اپنے آپ کو موبائل میں مصروف کئے ہوئے تھا

بہن ہو میری کیا یہ حق کافی نہیں؟؟؟

اچھا!! کیا آپ کے خاندان میں بہن بیٹیوں کے سودے کئے جاتے ہیں؟؟

نورین نے یک ٹک دیکھ کر زین کو لا جواب کیا؛

"تم غلط سمجھ رہی ہو نورین تمہاری شادی کا ہمارے بزنس سے کوئی ریلیشن نہیں۔۔۔"

صادق علوی نے وضاحت پیش کی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں کھانا کھا کر جائیے گا۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نورین پتھر یلہ تاثر کے ساتھ بولی اور ڈرائنگ روم سے نکل گئی۔۔۔

زین آفندی تم نے نورین کو مس گائیڈ کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔

وہ کینہ تو ز نظروں سے کہہ کر کھڑا ہوا۔۔۔

"وہ سمجھدار لڑکی ہے ہر بار تمہارے بچھائے جال میں نہیں پھنسے گی لیکن تمہاری نظر میں

محبت سے بڑی شہ دولت ہے۔۔۔"



وہ اسے کریہہ آئینہ دکھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ انداز صاف تھا جسے سمجھ کر وہ قدم باہر کی جانب بڑھا گیا۔۔۔



کتاب سینے سے لگائے لان کے چکر کاٹتے ہوئے وہ نیوٹن کالاء یاد کر رہی تھی ریشم جیسے کھلے بال ہوا کے رخ پر لہرا رہے تھے ڈوپٹہ بائیں کندھے پر جھولتا پیروں کو سلامی دے رہا تھا وہ بے پرواہ سی اپنی ہی دھن میں انکھیں بند کئے ایک ہی سطر کو دس بار دہرا کر پچھلے پیرا گراف کو دہرانے لگی۔۔۔ اور یہ ہی عمل وہ ہر نئے سطر کو دس بار پڑھنے کے بعد کرتی یوں دو پیرا گراف اس کے ذہن کے پردے پر جم جاتے۔۔۔۔۔

پورچ میں گاڑی کے ٹائر چڑچڑائے جو اس کیلئے مداخلت کا سبب بنے۔۔۔

مکرم کے ساتھ خوب رو اور وجیہہ دراز قامت شخص کو آتے دیکھا تو میکا کی انداز میں ڈوپٹہ کندھوں پر برابر کیا۔۔۔ بڑا سا چشمہ جو وہ پڑھنے کیلئے استعمال کرتی اسے سر کے اوپری حصے کے بالوں میں پھنسا کر آنے والے وجود کا معائنہ کرنے لگی۔۔۔

گڑیا!!

مکرم کی پکار تو وہ تب سنتی جب وہ اپنے حواسوں میں ہوتی وہ تو مکرم کے ساتھ کھڑے  
شخص کو دیکھ کر ہی بھونچکارہ گئی۔۔۔ ہاتھ پاؤں میں سن سناہٹ دوڑ گئی چہرہ پہ گھلتی زردیاں  
، پیشانی پر چمکتے پسینہ مکرم کیلئے فکر مند ثابت ہوا۔۔۔۔

وہ ان دو ویران آنکھوں کو دیکھ کر وحشت زدہ رہ گئی یہ آنکھیں ان دو آنکھوں سے قطعی  
مختلف تھیں۔۔۔۔

چہرہ ہاں چہرہ ہو بہو وہی تھا۔۔۔۔

زونی کیا ہوا تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

مکرم۔ نے اس کا بازو ہلا کر پوچھا؛  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بااااا اووہ۔۔۔"

بناسوچے سمجھ وہ وہاں سے بھاگی

جیسے اس نے جن دیکھ لیا ہو۔۔ اس کے یوں بھاگنے پر مکرم اس کے پیچھے لپکا۔۔ وہاں اکیلا  
رہ جانے والا عارض بخوبی اس کی کیفیت کو سمجھ گیا تھا۔۔ وہ سرد سانس کھینچ کر لان عبور  
کر کے لاونج میں داخل ہوا۔۔۔۔

جہاں سوائے ملازموں کے اور کوئی نہیں تھا وہ اسی شش و پنج میں مبتلا تھا کہ آیا وہ کھڑا رہے یا پیچھے جائے تبھی حنا جو پھر پور نیند لے کر کمرہ سے نکلی تھی اپنے سامنے کھڑے عارض کو دیکھ منجمد ہو گئی۔۔

عارض نے حنا کو دیکھا تو پل۔ بھر میں پہچان گیا۔۔ جس گود میں کھیلا بھلا اس وجود کو کیسے نہ پہچانتا۔۔

عارض تم عارض ہو نہ میرے عارض!!

حنابے تابی سے اگے بڑھی جبکہ عارض نے آٹھ قدموں کے فاصلہ کو چار قدموں میں پاٹ کر برسوں کی دوری کو لمحوں میں مٹا ڈالا۔۔۔۔۔

عارض میرے بچے میں جانتی تھی آپ مجھ سے ملنے ضرور آو گے میری محبت اتنی رکیک ہو ہی نہیں سکتی۔۔

وہ روتے ہوئے عارض کے کندھے سے لگے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

"آنی میں کہیں بھی چلا جاتا لیکن آپ سے دور نہیں جاسکتا تھا کبھی نہیں کبھی بھی نہیں

۔۔۔۔۔"

وہ فرط جذبات سے انھیں اپنے مضبوط توانا بازوؤں میں چھپائے بولا۔۔

"ایک وقت تھا عارض جب آپ میری گود میں سما جاتے تھے اور آج یہ وقت ہے کہ میرے لڑکھڑاتے ہاتھ بھی اب سائبان نہیں بن سکتے۔۔۔"

وہ فخریہ انداز میں اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔۔۔

"آپ کا سراپہ میرے لئے ایک تناور درخت کی مانند ہے جو مجھے ہمیشہ اپنے سایہ میں رکھے ہوئے ہے۔۔۔"

وہ حنا کا لڑکھڑاتا ہاتھ تھام کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

اب یہ دونوں صوفہ پہ بیٹھے تھے جب مکرم بھی وہیں اکبر ارجمان ہوا۔۔۔

آنی آپ نے کیا حال کر لیا ہے اپنا؟  
Support@classicurdumaterial.com

عارض کی بات پر حنا نے شکوہ کناں نظر مکرم پر ڈالی۔۔۔۔۔  
https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial

آپ میڈیسن بھی نہیں لیتیں آخر کیوں زندگی سے بھاگ رہیں ہیں؟

عارض نے ٹوٹے پھوٹے لہجہ میں کہا:

"زندگی نے سوائے دشت مسلسل کے دیا ہی کیا ہے جو اس کی تمنا میں دعائیں مانگوں

۔۔۔'

کیا میں وہ مقام کبھی نہیں پاسکوں گا جو ضوفی کی حیات میں رکھتا تھا؟

عارض کی بات پر حنا نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

"آپ یہ بات سوچ بھی کیسے ہو عارض آپ کی جدائی کا غم ہی تو ہے جو میں جھیل رہی

ہوں۔۔۔"

چھوڑ کر جانے والے بھی تو آپ ہی تھے نہ؟

حنا نے شکوہ کرنا ضروری سمجھا کیوں کہ شکوہ و شکایت ہمیشہ قریب ترین رشتوں سے کی جاتی ہے ورنہ غیروں کے تو آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جانے کا کیا غم ہو گا بھلا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"میری مجبوری تھی مام کا فیصلہ ہی ایسا تھا کہ میں وہاں سے چلا آیا۔۔۔ سچ کہیں تو مجھے غصہ

تھا مام پر ضوفی کی موت کا سبب وہ بھی کہیں کہیں بنی ہیں۔۔۔۔"

"اگر میں نہ جاتا تو کوئی شک نہیں تھا کہ یہ غصہ نفرت میں بدل جاتا اور میں مام سے

نفرت تو مر کر بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"

تمہیں یاد آتی ہے ضوفی؟؟

"میں کبھی بھولا ہی نہیں تھا آنی"

"عارض جاو بجو اور خرم بھائی تمہارے انتظار میں ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر آپ بھی ساتھ چلیں گی۔۔۔"

عارض کی بات پر حنا کو سانپ سو نگھ گیا:

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

بڑے سے لیونگ روم میں سامنے کی دیوار پر نصب ایل ای ڈی پر الف ڈرامہ کا سین چل رہا تھا پورے کمرے میں سب کی آواز گونج رہی تھی۔۔ وہ اونچی سی پونی ٹیل باندھے گود میں پاپ کارن کا بول لئے انہماک سے دیکھ رہی تھی۔۔

ارے بھی یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟

اس عمر میں بھی وہ پروقار اور پرکشش نقوش کا حامل شخص مقابل کو چاروں شانے چت کرنے کا ہنر رکھتا تھا قدم قدم چلتا ہوا وہ صوفہ پہ آ بیٹھا۔۔

بابا کھائیں گے؟؟؟

"نہیں دانی آپ کھاو۔۔"

مما کہاں ہیں آپ کی؟

شاہ نے نظریں گھما کر ارد گرد دوڑائیں۔۔

"بابا وہ اپنے روم میں ہیں۔۔۔"

وہ بے پرواہی سے بولی جبکہ شاہ اپنی بیٹی کو دیکھ کر مسکرا اٹھا۔۔

بلاشبہ اس میں ساری حرکتیں دانیہ کی آئیں تھیں یہ بھی خدا کی دین تھی اگر قدرت نے اس سے اس کی بہن کو دور کر دیا تھا تو اس کے عادات و اطوار والی بیٹی بھی عطا کی تھی۔۔

بابا آپ سے ایک بات پوچھوں؟

"ہاں میری جان بولو۔۔"

وہ چونک کر حال میں لوٹا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دانیہ پھپھو آپ سے بہت پیار کرتی تھیں؟؟

ہاں دانی وہ تو خیال کرنے والی اور احساس کرنے والی تھی اپنی خوشی کی پرواہ نہیں تھی لیکن شاہ کی پرواہ تھی۔۔۔

انکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں تھیں۔۔۔

کاش میں پھپھو سے مل سکتی۔۔۔!!

دانی نے افسوس ناک لہجہ میں کہا یہ خلا اس کی زندگی کا سب سے بڑا تھا۔۔۔



"وہ کہتی تھی بھیا ایک دن ایسا بھی آئے گا جب آپ پکارتے ہی رہ جائیں گے اور میں کبھی واپس نہیں آؤں گی۔۔"

"دانی نے شاہ کے قریب ہو کر اسکی بھیگی آنکھیں صاف کیں۔۔۔"

بابا بھائی کو گئے آج ایک مہینہ ہو گیا ہے مجھے یاد آرہی ہے ان کی؟؟

"کال کی تھی اس نے کہہ رہا تھا کہ ڈیلیکیشن کیلئے دوسرے شہر گیا ہوا ہے۔۔۔"

اوہ آپ انھیں سمجھائیں نہ پاکستان میں رہ کر بھی تو وہ بزنس کر سکتے ہیں نہ؟

"تم جانتی تو ہو کہ وہ اپنے دوست کو کس قدر چاہتا ہے۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

جی بابا!! [Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "چلو آپ اپنا شغل پورا کرو میں فریش ہو جاؤں۔۔۔"

وہ اپنا بلیک کوٹ اٹھائے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

کمرہ میں داخل ہوا تو حیات جاں کو جہان نماز پہ بیٹھے پایا۔۔۔ جاندار مسکراہٹ نے اس کے

لبوں کو چھوا تھا۔

جب تک اس کی دعا مکمل ہوئی شاہ چہنچ کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب مسکراہٹ اچھال کر جاء نمازیۃ کرنے لگی۔۔۔

شاہ آپ روئے ہیں؟

وہ اب اس کے پاس ہی بیٹھ گئی اور نم پلکوں کو بغور تنکے لگی۔۔

جبکہ شاہ نے مسکرانے پر اکتفا کیا؛

"ضرور دانیں نے دانیہ کا ذکر چھیڑا ہو گا۔۔"

وہ ہاتھوں پر مونچھیں نیزنگ کریم ملتے ہوئے خفگی سے بولی۔۔۔

"عنایہ جب جب میں آپ کو اپنے لئے فکر مند دیکھتا ہوں تو خوشی سے زیادہ کچھتا واہ اپنے

حصار میں لے لیتا ہے۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

نجانے میں کیسے ان سازشوں کا شکار ہو کر آپ کو بے جا مجرم ٹھہراتا رہا تھا۔۔۔"

وہ عنایہ کا ہاتھ تھام کر افسردگی سے بولا۔۔

"آپ کیوں ان باتوں کو اپنے ذہن پر سوار کرتے ہیں شاہ۔۔ آپ نے جتنی محبت و عزت

ان ماہ و سال میں نچھاور کی ہے وہ میرے زخموں کو کب کا مٹا چکی ہے۔۔۔"

"عنایہ تم بہت اعلیٰ ظرف ثابت ہوئی ہو اس معاملے میں۔۔۔"

شاہ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے فرط جذبات سے کہا:

کمشنر صاحب ہمارے لاڈلے کی کوئی خبر لی ہے آپ نے؟؟؟

عنایہ کے موضوع چینیج کروانے پر شاہ اسے گھورنے لگا۔۔۔

وفاؤں کا مضبوط بندھن دونوں یکجا کئے ہوئے تھے۔۔۔

"ایسے نہ دیکھیں اب آپ دو جوان اولاد کے باپ ہیں اس لئے اپنی عمر کا لحاظ کیا کریں  
---"

"خیر عمر کو تو آپ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔"

درر اب شاہ کے معنی خیزی سے کہنے پر عنایہ نے گھوریوں سے نوازہ۔۔ جس پر شاہ کا

قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ لیں بھی آپ کے صاحبزادے کی کال آرہی ہے آپ بات کریں میں ذرا اسٹڈی روم

میں جا رہا ہوں۔۔۔"

"وعلیکم اسلام خوش رہو۔۔۔"

دوسری طرف سے سلام بھیجا گیا تھا جس کا جواب پر جوش انداز میں دیا گیا؛

مما آپ اور دانی کیسی ہے؟

"میں الحمد للہ اچھی ہوں دانی بھی ٹھیک بس آپ اس بار نہیں آئے تو یاد کر رہی تھی  
 ---"

"بس ممعارض بھی پاکستان آیا ہوا میں دوسرے شہر میں تھا بس اب کل کی فلائٹ سے  
 آؤں گا پاکستان۔۔۔"

"خیر سے آؤ اللہ کی امان میں۔۔۔"

"اس بار مائنڈ سیٹ کر کے آنا کیوں کہ میں اب فائنلی رشتے کی بات کروں گی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 Support@classicurdumaterial.com  
 مماپھر وہ ہی بات آپ کو آخر جلدی کس بات کی ہے؟

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial>؟؟؟  
 ریلی کبیر یہ جلدی ہے؟؟؟

"تیس سال کے ہو گئے ہو اب کیا بڑھاپے میں شادی کرو گے۔۔۔"

"او کے مماکر بات کرتا ہوا اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔"

دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری تو وہ عجلت میں کال کاٹ گیا اور عنایہ کو تشویش  
 میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔



جب سے عارض مینشن میں آیا تھا وہ اپنے کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی حنا کو تو اس کا خیال ہی نہیں رہا تھا آخر اس کا چہیتا جو اتنے برسوں بعد اس سے ملا تھا البتہ مکرم دو تین دفعہ آکر اسکی طبیعت پوچھ گیا تھا۔۔۔

اسے یہ ڈر تھا اگر وہ پھر سے اس کے کمرہ میں آگیا یہ سوچ اس کے رہے سہے اوسان خطا کر دینے کو کافی تھی۔۔۔

وہ اتنا ڈری ہوئی تھی زرنش کی آتی کال بھی ریسپونڈ کر سکی تھی۔۔۔۔۔

تبھی ملازمہ کھانے کا بلانے آئی تو وہ منع کر گئی تھی۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زونی میری جان کیا بات ہے آپ نیچے کیوں نہیں آئیں؟

ملازمہ کے تھوڑی دیر بعد ہی حنا چلی آئی۔۔۔

کچھ نہیں ماما بس طبیعت ناساز تھی۔۔

گڑیا میں نے کہا تھا نہ بڑی کبھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا پھر یہ ڈرو کوف کس لئے  
 میری جان؟؟

"ماما بس مجھے ان کی سرخ انگارہ آنکھوں سے خوف آتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ مجھے  
سالم ہی نگل لیں گے۔۔۔"

زونی کا خوف اس کے لٹھے کی مانند چہرہ سے ہی عیاں ہو رہا تھا حنا نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما

---

"میری گڑیا یہ صرف تمہارا خوف ہے آو سب تمہارا ڈانگ ٹیبل پر انتظار کر رہے ہیں  
۔۔۔"

"ماما میں نہیں جاؤں گی پلیز !!!"

وہ التجائیہ لہجہ میں بولی۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com  
"جب تک عارض کا سامنا نہیں کرو گی تو کیسے یہ ڈر ختم ہو گا چلو جلدی منہ دھو کر آو  
۔۔۔"

حنا نے لہجہ میں سختی سمو کر کہا تو وہ ناچار اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

وہ سر جھکائے بلند آواز میں سلام کر کے مکرم کی برابر والی اپنی مخصوص چیئر پر بیٹھ  
گئی۔۔۔ اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے زونی؟؟





موبائل کی اسکرین پر اس کا من موہنا چہرہ جگمگا رہا تھا یہ وہ تصویر تھی جو اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر زر کی بے خبری میں کھینچی تھی۔۔۔۔

اکثر جب رات کی تنہائی اسے ڈسنے لگتی تو زندگی سے بھرپور چہرہ وہ کئی پل اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ لیتا۔۔

وہ عارض اور اپنے مشترکہ اپارٹ میں داخل ہوا چار سواندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ عموماً عارض کی موجودگی میں لاونج کی بتی ہمیشہ جلی رہتی تھی۔۔۔

وہ تھکامندی سیدھا اپنے روم کی جانب آیا اور اوندھے منہ بیڈ پر گرا۔۔ تنہائی کا احساس اس کی رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔۔ نجانے اسے کیا سوچھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اسکرین پر نمبر ڈائل کیا۔۔۔ یہاں رات اپنے پر پھیلانے ہوئے تھی جبکہ پاکستان میں شام کا وقت تھا۔۔۔

مسلسل بیل جا رہی تھی تبھی چو تھی بیل پر کال ریسپو کی گئی۔۔

ہیلو!!!

باریک نسوانی پر شوخ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو بوجھل عصاب میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

ہاؤ آریو؟؟؟

کبیر نے نرم آواز میں پوچھا؛

آپ کو کس سے بات کرنی ہے اور کون بات کر رہے ہیں؟

وہ نان اسٹاپ ایک ہی سانس میں بولی۔۔ کبیر کے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے۔۔۔

"زر!!! زرنش سے بات کرنی ہے۔۔"

کبیر نے ٹھہر کر بات مکمل کی۔۔

"جی میں ہی بات کر رہی ہوں۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں جانتا ہوں۔۔۔" [Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کبیر نے بیڈ کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا؛

"میں آپ کو نہیں جانتی اگر تعارف نہیں کروانا تو نوپرو بلیم براہ مہربانی دوبارہ ڈسٹرب

نہیں کریئے گا۔۔"

اکھڑے لہجہ میں بول کر لائن کاٹی جا چکی تھی جبکہ کبیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھلی ہوئی تھی۔۔۔ پینٹ کی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر اس میں سے ایک نکالی اور اپنے لبوں کے درمیان دبا کر آگ کا شعلہ دکھایا۔۔۔

دھوئیں کی طرح اس کا دل بھی دھیرے دھیرے سلگنے لگا تھا۔۔۔

(I really miss you honey)

وہ بڑبڑاتا ہوا اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

"عارض پاکستان آیا ہوا ہے پچھلے ایک ہفتہ سے۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

خرم کی دی جانے والی اطلاع پر وہ بھک سے اڑی

https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

ہو نطق زدہ سی بولے گئے الفاظوں پر غور کرنے لگی؛

وہ یہاں نہیں آیا تو کہاں رہ رہا ہے اتنے دن؟؟

وہ دہیمہ انداز میں خود کو کمپوز کرنے کی ناممکن سی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"میرو کے رہ رہا ہے وہ"

خرم کے بولنے کی دیر تھی کہ ورشہ کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی اور وہ اٹھ کر وارڈ  
روب کی جانب آئی انداز میں عجلت پہناں تھی۔۔

خرم اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا تبھی اٹھ کر اس کے پاس گیا:

وری ٹھیک ہیں؟؟

وہ ان سنا کرتی چادر نکال کر اوڑھنے لگی۔۔ تب خرم کو احساس ہوا وہ جلد بازی میں غلط  
وقت پر بات کر گیا تھا۔۔۔

ورشہ کیا کر رہیں ہیں؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
وہ ہاتھوں کو تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑتے نرم لہجے میں بولا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "میں جا رہی ہوں"

"عارض کے پاس۔"

ورشہ ہوش کریں کیا پاگل پنا ہے؟؟

"ہاں ہو گئی ہوں پاگل!! دیکھا نہیں آپ نے وہ آج بھی میرے بیٹے کے دل و دماغ پر

قابض ہے مجھ سے ملنے کی بجائے وہ اس سے ملنے جا پہنچا۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے روتی ہوئی وہیں بیٹھی چلی گئی۔۔

خرم کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی گر جائے گا۔ اتنی نفرت، پالی ہوئی تھی ورشہ نے اپنی بہن کیلئے وہ تو یہ ہی سمجھتا آیا تھا کہ وہ بچھتاوے کا شکار ہے لیکن وہ تو اپنی بہن کی ہی دشمن بنی ہوئی تھی۔۔۔

وہ الٹے قدم صوفہ پہ جا بیٹھا گر اور کھڑا رہتا تو پورے قد سے گرتا۔۔

"عارض اپنی مرضی سے گیا ہے میرو کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ کب پاکستان آیا ہے آپ اپنے دل سے کینہ و بغض نکال کے دیکھیں گی تو پتا چلے گا۔۔۔"

"میں نہیں وہ مجھ سے بدلہ لے رہی ہے اپنی بیٹی کی موت کا میں ہی تو سبب بنی تھی نہ ضوفی کی موت کا اور وہ یہ سب مجھ سے میرے بیٹے کو دور کرنے کیلئے کر رہی ہے۔۔۔"

ورشہ نے چیخ کر دل میں پلنے والے پچھتاوے کو زہر کی صورت خرم کی رگوں میں اتارا

--

"ورثہ آج سے پہلے مجھے کبھی اپ کی ہمسفری میں دکھ نہیں ہوا لیکن آپ کے الفاظوں کے زہر نے میرے اندر طلاطم پیدا کر دیا۔۔ میں آپ کے گریز کو آپ کا پچھتاوا گردان رہا تھا مجھے کیا خبر کہ اپنے اندر اتنا زہر لئے بیٹھیں ہیں۔۔"

خرم کالجہ دکھ کی کیفیت سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔۔

"میں غلط لگتی ہوں آپ کو اتنے سال اپنے بیٹے کی دوری برداشت کی اور اب وہ آیا تو اپنے گھر آنے کی بجائے وہاں چلا گیا اس کے بعد بھی میں ہی قصور وار نظر آتی ہوں آپ کو بھی اور امی کو بھی۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"انف ورثہ بس بہت ہو گیا بند کریں یہ رونادھونا عارض کوئی بچہ نہیں ہے اپنا اچھا برا سمجھتا ہے اگر وہاں گیا ہے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں حقیقت یہ ہی کہ خود اپنے اسے اپنے سے دور کیا ہے اب واویلا مچا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟

"جو وہ چاہتی ہے وہ میں ہونے نہیں دوں گی میں خود اپنے عارض کو لے کر آؤں گی۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں جانے کی اتنے سال تو کبھی بھولے سے جانے کی بات نہیں کی اب اس طرح سے جا کر تماشہ مت بناو۔۔۔"

"ہاں بناؤں گی تماشہ آپ کو نہیں جانا تو نہ جائیں میں خود ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی"

"ورثہ میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھائیں اور مجھے مجبور نہ کریں۔۔۔"

خرم نے سپاٹ لہجہ میں کہا تو ورثہ اس کے لہجہ کی سختی پر ٹھٹھر گئی۔۔۔

"آپ کہیں نہیں جائیں گی اسے آنا ہو گا تو خود اکر ملے گا ہم اس کے ماں باپ ہیں وہ ہمارا باپ نہیں ہے۔۔۔"

"اگر آتا ہے تو آئے ورنہ جوجی میں آئے کرے لیکن میں اب میرے کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو اس کیلئے تکلیف کا باعث بنے۔۔۔"

خرم دو ٹوک لہجے میں بول کر لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ورثہ عارض کی جدائی میں لمحہ لمحہ سسکنے لگی۔ سب کو میں ہی غلط نظر آتی ہوں ایسا کیا ہے تم میں حنا جو میرے بیٹے کو چھین کر بھی تم سب کی نظروں میں اعلیٰ مقام رکھتی ہو۔۔۔



میں خود آوں گی تمہارے پاس اور تم سے اپنے بیٹے کو لے جاؤں گی۔۔ چاہے اس کیلئے مجھے خرم سے کیوں نہ لڑنا پڑے۔۔ بہت تڑپ لی میں اب تم تڑپو گی۔۔۔

وہ بھول چکی تھی حنا سے اس کا کیا رشتہ تھا یاد تھا تو اتنا کہ عارض اس کا اکلوتا بیٹا ہے جس کو دور کرنے والی صرف اور صرف حنا تھی۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

بابا!!!! ماما!!!!!!

وہ پر جوش آواز میں چلا کر آنے والے کو دیکھ کر اس کی جانب لپکی۔۔۔

کبیر بھائی آپ تو ایک ہفتہ بعد آنے والے تھے؟؟

دانی نے شرارت سے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتی ہوئی لیونگ روم میں لے آئی۔۔۔

دانی کی چیخ پر وہ دونوں بیک وقت کمرہ سے باہر نکلے۔۔

"اسلام و علیکم بابا، ماما"

وہ انھیں دیکھ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

کبیر اتنی اچانک سب ٹھیک ہے نہ؟؟

درر اب نے اپنے بیٹے کی جلد آمد پر پوچھا؛

در راب اور عنایہ کی پہلی اولاد کبیر تھانین، نقش مکمل در راب کے چرائے تھے۔۔۔ چار سال بعد بیٹی کی پیدائش ہوئی تو در راب کو لگادانیہ اس کی جھولی میں ڈال دی گئی ہو۔۔ ہو بہو دانیہ کی کاپی تھی ہر دیکھنے والے نے اسے دانیہ کہہ کر پکارا۔۔ در راب کو لگا اس کے خدانے اسے معاف کر دیا۔۔۔

گھر بھر کی لاڈلی دانیہ کو دانی کا لقب ملا۔۔۔ یوں وہ سب کی آنکھوں کا تارہ بن گئی۔۔

"جی بابا وہ ڈیل اگلے منتھ کی تھی تو میں نے سوچا اس بیچ گھر چلا آتا ہوں۔۔"

"بہت اچھا کیا بھائی آپ نے ویسے بھی مجھے آپ کی یاد آرہی تھی۔۔"

وہ جھٹ سے بولی جس پر در راب ہولے سے مسکرا دیا۔۔ کبھی کبھی اسے لگتا وہ اپنا ماضی اپنے بچوں کی شکل میں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

کھانا کھاو گے؟؟

عنایہ کے پوچھنے پر وہ سر اثبات میں ہلا گیا؛

"اجاؤ میں لگوار ہی ہوں۔"

"مما کمرے میں بھجوا دیں میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔"

عنایہ کچن میں چلی گئی جبکہ وہ اپنے کمرے کا رخ کر گیا۔۔۔

وقت کو گزرتے دیر نہیں لگتی۔۔۔ عنایہ جو صرف برش چلانا جانتی تھی اب ہر کام مہارت سے انجام دیتی تھی۔۔۔ درر اب کو جب عنایہ پر کیا ظلم یاد آتا تو پچھتاوے کی گہرائیوں میں جا گرتا۔۔۔ عنایہ ایک اچھی بیوی اور اچھی ماں ثابت ہوئی تھی لیکن کیا وہ اچھا شوہر ثابت ہوا تھا؟؟؟

جبکہ عنایہ نے اس دن کے بعد سے کبھی اپنے رویہ سے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ ماضی میں کتنا سنگ دل اور کٹھور ثابت ہوا تھا۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس پر حقیقت آشکار ہوئی نہ صرف اس نے معافی طلب کی بلکہ فعلاً اور عملاً یہ بتایا کہ وہ درپردہ جھوٹ کو فروغ دے رہا تھا جو سراسر اس کی غلطی تھی۔۔۔

شاہ یہ لیں آپ کی چائے!!

وہ ہاتھ میں پکڑا کپ اس کی جانب کرتے ہوئے بولی وہ چونک کر کپ تھام گیا؛

آپ ٹھیک ہیں؟؟

چہرہ پر فکر رقم تھی جو درراب کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔۔۔

"بھلا آپ کے ساتھ سے کوئی کیسے پریشان ہو سکتا ہے۔۔"

عنایہ نے جھینپ کر سر جھکایا تو درراب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"میں چاہ رہی تھی کیوں نہ کبیر کی بات پکی کر دی جائے۔۔"

"میرا خیال ہے آپ پہلے کبیر کی مرضی جان لیں پھر ہی کوئی قدم اٹھائیں۔۔"

"میں مرضی ہی جاننے کیلئے اس سے بات کرنے گئی تھی لیکن وہ تو ابھی اس سب کیلئے تیار

ہی نہیں ہے کہتا ہے جب تک عارض کا ولیمہ نہیں ہو جاتا تب تک میں اس بارے میں

نہیں سوچ سکتا۔۔"

درراب نے پر سوچ نظروں سے عنایہ کو دیکھا جو خاصی پریشان دیکھائی دے رہی تھی

---

"آپ فحال اس قصہ کو رہنے دیں ہو سکتا ہے وہ کہیں اور انٹریسٹڈ ہو۔۔۔۔"

درراب نے سوچ کے گھوڑے دہرائے۔۔۔

اگر ہے تو بتائے نہ ہم کون سا اس کی پسند کے خلاف جائیں گے لیکن وہ ہی مرغی کی ایک

ٹانگ !!!

"آپ جذبات میں ایسا ویسا نہ سوچیں اسے کچھ ٹائم دیں"

در راب نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔۔۔۔۔

جس پر وہ ہولے سے مسکرائی۔۔۔۔۔

جہاں کا ہوں وہیں کی راس آئے گی فضا مجھ کو

یہ دنیا بھی بھلا کوئی جگہ ہے میرے رہنے کی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بس اپنی اپنی ترجیحات اپنی اپنی خواہش ہے

تجھے شہرت کمانے کی مجھے اک شعر کہنے کی

اکثر یہ سوچ اس کے قدموں کو روک دیتی کہ کہیں وہ اس راہ کا تنہا مسافر تو نہیں کجا کہ وہ سفر کے آخر میں تہی دامن نہ رہ جائے۔۔۔۔

موبائل کی بپ پروہ گردن موڑ کر بلیک ہوتے نام کو دیکھنے لگا۔۔۔ سگریٹ ایش ٹرے میں  
بجھا کر وہ آنے والی کال کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔ کہ یہ روگ جب تک کا ہے جب تک وہ  
پری پیکر اس کی زندگی میں شامل نہ ہو جاتی۔۔۔۔۔

https://www.classi

چلا آتا ہے تیرا عکس خیالوں میں میرے

تجھ کو نہ سہی تیری روح کو محبت ہے مجھ سے

وہ کالج سے آتے ہی کمرہ محصور ہو گئی تھی پچھلے ہفتہ سے عارض کی مینشن میں موجودگی اسے اپنے ہی گھر میں قید کئے ہوئے تھی۔۔۔۔

اس کا سامنا سوائے ڈائنگ ٹیبل کے علاوہ کہیں نہیں ہوتا تھا۔۔۔ وہ بھی حنا کے مجبور کرنے پر کہ وہ بلا وجہ کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دے رہی ہے۔۔۔۔

ارد گرد کتابیں پھیلانے قلم کو یا قوتی لبوں میں دبائے وہ فزکس کی پرابلم میں الجھی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا اسے خبر تک نہ ہوئی۔۔۔۔  
مردانہ کھنکھار پر محویت ٹوٹی تو وہ جھٹکے سے گردن اونچی کر گئی۔۔۔

آنے والے کو دیکھتے ہی قلم چھوٹ کر نیچے گرا۔۔۔ پہرہ ادیتی لٹوں کے گرد ہونق زدہ چہرہ اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا؛  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اس تک آیا اور سامنے رکھے صوفہ پہ شان بے نیازی سے جا بیٹھا۔۔۔۔

وہ انکھیں پھاڑے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھنے لگی انکھوں میں ڈر و خوف سے نمی چھانے لگی تھی۔۔۔۔

ٹانگ پہ ٹانگ جمائے وہ ٹیک لگا کر آرام دہ ہوا اور اسے صوفہ پہ آنے کو اشارہ کیا۔۔۔۔  
وہ بنا پلکیں جھپکائے اسی کی جانب رخ کئے بیٹھی تھی۔۔۔۔



زونى!!!

آواز ميں ٹھرا اور سنجيد گى اسے هوش ميں لانے كا باعث بنى۔۔۔۔

جى جى؟؟؟

يہاں آؤ؟

ميں ميں يہيں ٹھيڪ هوں س آااا پآپ كيوں آئے هيں؟  
تھوك نكل كر وه اپنے الفاظوں ميں چھائى بوكھلاھٹ كو كم نہ كر سكي۔

اسے حيرت هوى وه تو كسى بهي اينكل سے ضوفى كي بهن نہيں لگى تھي كہاں ضوفى اپنى  
چلانے والى، اپنا آپ منوانے والى اور كہاں وه دبوسى۔ زمين و آسمان كا فرق تھادونوں  
ميں۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وه اس كي جھجھك بخوبى سمجھ رہا تھاتھي بولا۔۔

زونى آپ چاھتى هوكہ مام اور آنى كے بچ آئى تمام دورياں مٹ جائیں؟

وه مبهم سا كہہ كر كا مطلب اس كے جواب كا منتظر تھاتھ۔۔

"جى ميں چاھتى هوں ايسا۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر بولی اس کی معصوم ادا پر بمشکل مسکراہٹ چھپائی گئی۔۔۔۔

تو یقیناً آپ نے اس رات کا ذکر کسی سے نہیں کیا ہو گا؟

زونیرہ نے اس کے چہرہ کو بغور دیکھنا چاہا لیکن صرف چاہا ہی کہ وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کا مقصد وہ جان نہ پائی آیا وہ شرمندہ ہے یا محض اپنی حرکت چھپانے آیا ہے۔

"کیا ہے! میں میں ماما سے کبھی کوئی بات نہیں چھپاتی۔۔۔۔"

وہ نرمی سے بول کر سر جھکا گئی، جیسے اس میں ساری غلطی اسی کی تو ہو۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ اس کی صاف گوئی پر ابرو اچکائے اس کے جھکے سر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بڑی آپ سے ایک بات پوچھوں؟

وہ ہمت مجتمع کرتی ہوئی بولی۔۔

ہوں!!!

ہنکارہ بھرا گیا جب کہ اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا

وہ چور نگاہ اس پر ڈال کر گویا ہوئی۔۔۔

"زر کہہ رہی تھی کہ بڈی سے کہو وہ گھرا جائیں ورشہ آئی آئے دن ڈپریشن میں رہتی ہیں  
۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں آنکھیں میچے بول گئی۔۔۔ کتنی ہی دیر تک وہ سنجیدہ تاثرات لئے  
اسے دیکھے گیا؛ کوئی جواب نہ پا کر اس نے سراٹھایا۔۔۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا۔۔۔ اتنا کہ ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ گیا۔۔  
جبکہ زونی کا اسے اتنے پاس دیکھ کر اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔۔۔

"یہ میرا اور زرنش کا مسئلہ ہے لہذا اس سب سے دور رہو۔۔۔"

کان کے قریب جھک کر سر دلچے میں کہا گیا؛

"اور ہاں مجھے یقین ہے کہ اب یہ چھپنے چھپانے کا کھیل بند ہو جائے گا اور آپ مجھے بالکل  
بھی ظاہر نہیں ہونے دیں گی کہ میں اس گھر سے چلا جاؤں۔۔۔"

اس کے لفظوں کی ٹپش سے وہ گنگ رہ گئی۔۔۔

جبکہ وہ رکا نہیں اور دروازہ عبور کر گیا۔

پیچھے زونی دم سادھے کلون اور سگریٹ کی ملی جلی خوشبو کے زیر اثر اپنی اکھڑتی سانسوں  
کے تسلسل کو روانی پر لانے لگی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ رات گئے تک گھر لوٹا تو اسے محو خواب پایا۔۔۔  
دنیا و مافیا سے کوسوں دور وہ کروٹ کے بل لیٹی زین کی تھکن اتار گئی تھی۔۔۔  
وہ بنا آواز کئے سامنے رکھے تھری صوفہ سیڑپہ جا بیٹھا۔۔۔ اور جھک کر جوتوں کے تسمے  
کھولنے لگا۔۔۔۔۔ صادق علوی کی خاموشی بنا مطلب کے نہیں تھی یہ بات وہ جان گیا تھا  
لیکن اگے اس کا مقصد کیا تھا اس سے فلحال وہ لاعلم تھا۔۔۔  
میسٹنگز بھگتا کر وہ اب فارغ ہوا تھا۔۔۔ وارڈروب سے آرام دہ سوٹ نکال کر واش روم  
میں گھس گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد چینیج کر کے آیا تو کمرے کا خواب ناک ماحول اس پر نیند طاری کر رہا تھا۔۔  
بھوک تھی نہیں کہ بریک میں فاسٹ فوڈ کھا چکا تھا۔۔۔۔۔

نگہت کل ہی روپی کو لئے امریکہ روانہ ہو چکی تھی جس کے باعث گھر میں خاصہ سکون تھا۔۔۔ یوں بھی روپی ایک جذباتی لڑکی تھی اگر وہ یہاں رہتی تو کسی نہ کسی کو نقصان ضرور پہنچاتی۔۔۔ حقیقت یہ ہی تھی کہ وہ نگہت کے وجود سے پیدا ہوئی تھی اور اس کا جنون تو دنیا نے دیکھا تھا۔۔۔ زین کو نگہت سے جو جذباتیت تھی وہ اسی دن دم ٹوڑ گئی تھی جب وہ اس کو دھتکار کر گئی تھی۔۔۔ اب تو اسے ہمدردی بھی محسوس نہ ہوتی تھی۔۔۔ حقیقی خوشی اسے نورین کو پا کر محسوس ہوئی تھی اسے لگا کہ محبت کو عمر کی رکاوٹ نہیں وہ جب چاہے جس کے دل میں چاہے اپنا ڈیرہ جمالے۔۔۔ نورین اپنے بھولپن سے اس کے دل میں اپنی جڑیں دن بہ دن مضبوط کرتی چلی جا رہی تھی جس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ جب بھی اسے دیکھتا ایک قسم کا نشہ اس پر طاری ہونے لگتا۔۔۔ بے خود سا گھنٹوں اسے تکے چلا جاتا۔۔۔

نظروں کی تپش نے اس کی میٹھی نیند میں خلل پیدا کیا۔۔۔ کسلمندی سے دائیں جانب کروٹ لی تو اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا جو اسے پوری آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گیا اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

آپ!! کب آئے؟

وہ اپنے برابر میں بیٹھے زین سے گویا ہوئی۔۔

"تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔"

نظریں ابھی ابھی اس کے سراپہ میں الجھی ہوئیں تھیں جسے محسوس کر کے وہ اندر تک  
گلناز ہو گئی۔۔۔

کھانا لاؤں؟؟

ارادہ اس کا دھیان ہٹانے کا تھا لیکن دوسری طرف زین تو کسی اور ہی موڈ میں تھا۔۔

"نہیں کھا کر آیا ہوں۔۔۔ سو جاؤ تم۔۔"

زین کا کہنا تھا کہ وہ جھٹ سے اوپر تک کمر ٹراؤڑھ گئی۔۔ فلک شگاف قہقہہ اسے سمٹنے پر

مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

کہاں جا رہی ہو؟؟

آپ سے مطلب؟

وہ دودو ہو کر بولتی نیلی پینٹ پر نیلی ہی شرٹ زیب تن کئے اس پر لونگ کوٹ ڈالے مفلر  
ٹھیک کرتی بولی۔۔۔۔

"زین کی اجازت کے بغیر تم کہیں آجا نہیں سکتیں۔۔۔"

نگہت نے زین کی تنبیہ یاد کرتے ہوئے کہا؛

"مجھے ان کی اجازت چاہیے بھی نہیں اور آپ میری ماں بننے کی کوشش نہ کریں یہ حق  
آپ کھو چکی ہیں۔۔۔"

تو کیا تم بھی دوسری روبینہ کو اسی زندگی کا حصہ بنانے چلی ہو؟

نگہت کی بات پر وہ جہاں کھڑی تھی وہیں ساکت ہو گئی۔۔۔۔

قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے۔۔۔

وہ جو خود پر محسوس کر رہی تھی اگر وہ ہی اس کی اولاد محسوس کرے تو؟

وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرہ میں بند ہو گئی۔۔۔

ضروری نہیں جو ہو رہا ہے نسل در نسل ویسا ہی ہوتا رہے کسی کو تو اپنے قدم روکنے تھے

اگر وہ روبینہ ہوتی تو کیا ہی اچھا تھا۔۔۔۔



یہ سچ تھا کہ وہ آوارہ مزاج نہ تھی جس کی وجہ زین کی تربیت تھی۔۔۔ جو کچھ ہوا تھا وہ محض ضد اور ہڈ دھرمی کے علاوہ کچھ نہ تھا!!

وہ تو پہلے ہی اپنی ماں کے عظیم کارنامے یوٹیوب پر سن چکی تھی۔۔۔ اسے تو اس دنیا کا باسی کسی طور نہیں بننا تھا لیکن وہ جانے انجانے میں بن چکی تھی۔۔۔

"زنا ایک ایسا قرض ہے اس کی ابتداء جس گھر سے ہوتی ہے انتہا بھی وہیں پر ہوتی ہے"

"اگر تو نے یہ قرض لیا تو ادائیگی تیرے گھر والے ماں، بہن، بیوی یا بیٹی سے ہوگی۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نگہت اور زین نے جو قرض لیا تھا اس کی ادائیگی روبینہ سے ہوئی تھی۔۔۔ چاہے وہ انجانے میں ہی کیوں نہ ہوئی ہو۔۔۔۔

شراب جو وہ کبھی نہیں پیتی تھی لیکن زین کی شادی نے اسے اتنا ڈپریسڈ کیا کہ وہ حرام اور حلال کا فرق ہی بھولا گئی۔۔۔۔

یک دم ہی اس ماحول میں تناؤ محسوس ہوا تو وہ لونگ شوز کے تسمہ باندھ کر اپارٹمنٹ سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔



نانو نانو نجانے مام کو کیا ہو گیا وہ انکھیں نہیں کھول رہیں؟؟؟؟

وہ روتی ہوئی نصرین کو ہڑبڑانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

"اپنے باپ کو بلاؤ جلدی کرو۔"

وہ تسبیح سائیڈ میں رکھ کر وہیل چیئر کو حرکت دیتی ہوئی ورشہ کے کمرے کی طرف بڑھیں۔۔

ورشہ ہوش کرو کیا ہوا ہے؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

نصرین نے پانی سے بھرا گلاس اٹھا کر چھینٹیں اس کے چہرہ پر ماریں۔۔۔  
https://www.classicurdumaterial.com/

جب جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تو نصرین کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔

زر نش جلدی فون کرو بیٹا!!!

وہ ورشہ کے سن ہاتھ پاؤں کو رگڑ کر اسے ہوش میں لانے کی تگ و دو کرنے لگیں۔۔

ٹھوڑی ہی دیر میں حواس باختہ سا خرم چلا آیا اور اسے اٹھا کر پورچ کی جانب لے گیا  
۔۔ زرنش روتی ہوئی نصرین بیگم کے ساتھ کھڑی انھیں جاتا دیکھے گئی۔ نصرین بیگم کا

جانا بھی اب آسان نہیں رہا تھا وہ گھر میں اکیلی رہتی اسی لئے زرنش ان کے پاس رک گئی۔۔۔

"دعا کرو رو نہیں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

نصرین نے اپنے دل کے ساتھ زرنش کو بھی تسلی دی۔۔۔۔۔  
تھیٹر روم میں بند اسے ادھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا لیکن کسی ڈاکٹر نے بھی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔۔۔ اسے آخری دفعہ کی گفتگو یاد آئی تو اپنے آپ پر اور اشتعال بڑھا۔۔۔

اگر وہ جذباتی ہو رہی تھی تو کم از کم مجھے تو اعلیٰ ظرفی کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔۔۔  
وہ اپنے آپ کو کوستا ہوا فکر مندی سے پیشانی رگڑنے لگا۔۔۔

وہ روتے ہوئے کمرے میں آئی اور کال ملانے لگی۔۔۔

اسلام و علیکم!!

"بڈی!!! آپ جلدی آجائیں مام بے ہوش ہو گئیں آپ آجائیں آپ کو خدا کا واسطہ  
۔۔۔"

وہ گڑ گڑاتے ہوئے بولی تو دوسری جانب عارض لڑھکڑایا۔۔۔  
 دوسرے ہی پل وہ رش ڈرائیونگ کرتا ہوا ٹریفک سگنل توڑ گیا۔۔۔  
 اس کی عجلت وہاں کھڑے تمام گارڈز نے محسوس کی تھی۔۔۔  
 بولو داد؟

"سرعارض بابا جلد بازی میں نکلے ہیں ان کے چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا۔۔۔"  
 کون سی گاڑی لے کر گیا ہے؟

"سروہ اپنی ہی گاڑی میں گئے ہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 Support@classicurdumaterial.com !! ہم

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 کیا بات ہے سب ٹھیک ہے نہ؟

حنا کہ کہنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

ہاں کچھ نہیں تم نے میڈیسن لی؟

"جی لے لی تھی لیکن دل آج معمول کے خلاف ہول رہا ہے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"

زیادہ تعداد میں تو دوس نہیں کھائی؟

مکرم اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"نہیں ایک ہی بڑی مشکل سے کھائی جاتی ہے۔۔"

وہ پاؤں بیڈ پر پھیلا کر بے زاری سے بولی۔۔۔۔

ہاں عارض سب خیریت ہے نہ؟

موبائل کی بپ پر وہ کال ریسیو کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"چاچو مام ہو سیٹلائز میں نکل۔ چکا ہوں آپ بھی آنی کو لیکر آجائیں۔۔۔۔ بابا وہاں

اکیلے سب سنبھال رہے ہوں گے۔۔۔" Support@classicurdumaterial.com

"کئیر فلی ڈرائیو کرو عارض میں نکل رہا ہوں تم اپنے ہوش میں رہ کر گاڑی چلاؤ۔۔۔"

مکرم اسے تنبیہ کرنا نہ بھولا تھا۔ جبکہ حنا چو کنا ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

"چلو تم پہنچ کر اطلاع کرنا۔۔۔"

وہ پریشانی سے بول کر کمرے سے نکلا اس کا رخ زونی کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔۔

وہ سونے کی غرض سے بیڈ پر لیٹی ہی تھی کہ دستک پر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

"حنائیں ڈرائیو کر رہا ہوں آپ کی باتیں میرا دھیان بٹانے کا سبب بن رہیں ہیں لہذا خاموشی اختیار کریں۔۔۔"

جب کہ زونی خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

?Hello pretty Girl

مردانہ لب ولہجہ اسے چونکا گیا۔۔۔ پانی میں چلتی سیگل اور ہوا میں خنکی اس کی طبعیت پر اچھا اثر چھوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے برابر میں کھڑے خوب رو سے شخص کو دیکھنے لگی جو اس ملک کا باسی کہیں سے نہیں لگتا تھا۔۔۔

وہ سابقہ پوزیشن میں گردن گھما کر اسے یکسر نظر انداز کر گئی۔۔۔۔ جبکہ وہ چہرہ پر نرم مسکراہٹ لئے ڈھیٹوں کی طرح وہیں کھڑا رہا۔۔۔۔

وہ پھر سے خوبصورت بگلوں کو تیرتے اور غوطہ کھاتے دیکھنے میں مگن ہو چکی تھی کہ موبائل کی بپ پر بد مزہ ہوئی۔۔۔۔

پینٹ کی جیب سے مہنگا ترین سیل فون نکال کے دیکھا تو چاہ کر بھی زین کی کال نہیں کاٹ سکی۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

اس کے اردو بولنے پر پاس کھڑا شخص حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ میدے جیسی صاف رنگت گلے میں پڑا گولڈ کا پینڈٹ سنہری بال جو جوڑے میں قید اس کے چہرہ کو خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"جی کھالوں گی۔۔۔۔"

وہ شاید خفا تھی جبھی اتنے روکھے پیکھے انداز میں محو گفتگو تھی۔۔۔۔ اس لڑکے کو تو یہ ہی لگا۔۔۔۔



"او کے ڈیڈ گڈ بائے۔۔۔"

اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ ہی لڑکا ابھی بھی وہیں ایستادہ تھا۔۔۔  
 "تم گئے نہیں"

میرے یہاں کھڑے رہنے سے آپ کو کوئی مسئلہ ہے؟  
 وہ اس کے صاف اردو بولنے پر ٹھٹھکی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔

"مرضی ہے۔۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ بے پرواہ سی کہہ کر جانے ہی لگی تھی کہ اس کی آواز پہ رک گئی۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 او کے او کے میں ہی چلا جاتا ہوں آپ نہ جائیں پلیز؟؟؟

روبی نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا؛

کیوں؟

اس نے ابرو چڑھا کر اسے گھورا۔۔۔

"آپ کی آنکھوں میں اس جگہ کا سکون اتر اہوا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ بے سکون ہوں۔۔"

وہ مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔۔

تم یہاں کے لگتے تو نہیں ہو؟؟

"صحیح کیس کیا آپ نے یہاں میں جاب کے سلسلے میں آیا ہوں مقامی پیدائش پاکستان کے شہر اسلام آباد سے ہے۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ سامنے بنی ریلنگ پر ٹکائے ہو اور جاتی سفید بگلوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ ان کے چلنے سے پانی میں لہریں بنتیں اور کئی طرح کی روشنیوں کا عکس اس صاف ستھرے تالاب کو حسین تر بنا رہا تھا۔۔۔۔

"ہمممم۔۔۔"

وہ ہنکارا بھر کر اپنی نظریں اسٹریٹ لائٹ پر گاڑھ گئی۔۔

آپ کا نام؟؟

"روبینہ آفندی۔۔"

Nice name

وہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔

کیا ہم فرینڈ شپ کر سکتے ہیں؟؟

وہ توقف کے بعد بولا۔۔۔۔

روبی اس کی جانب دیکھنے لگی پھر اثبات میں سر ہلا کر اس کو مسکرا نے پہ مجبور کر گئی۔۔۔

"تو ڈیڑھ فرینڈ مس روبینہ کیوں نہ کچھ کھایا جائے کیوں کہ اس وقت مجھے شدید

بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

وہ ہلکے پھولکے انداز میں بولا جیسے ان کے بیچ اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو۔۔۔ اسے اچھا لگا تھا

اس لڑکے کا بولنے کا انداز۔۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

اب وہ دونوں چہل قدمی کرتے ہوئے قریبی ریسٹورینٹ میں براجمان تھے۔۔۔۔

آپ بھی میری طرح پاکستانی ہو یہ تو مجھے اندازہ ہو گیا۔۔ تو کیا آپ بھی جاب کے سلسلے

میں۔۔۔۔۔

وہ مصلحتاً بات ادھوری چھوڑ گیا کہ روبی کا چہرہ یک دم سپاٹ ہو گیا۔۔۔

"او کے او کے ریلیکس آپ نہیں بتانا چاہتیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔"

وہ جلدی سے بولا کہ کہیں وہ اٹھ کر ہی نہ چلی جائے۔۔۔۔۔

اس کے باوجود بھی روپی زیادہ دیر وہاں نہ ٹھہری اور اپارٹمنٹ چلی آئی جو کہ زین کا ہی خرید اہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اکثر مغربی ملک میں کبھی چھٹیاں گزارنے زین کے ساتھ آتی تھی۔۔ اس بار زین کی کمی اسے شدتوں سے محسوس ہو رہی تھی اس کے باوجود کہ وہ اس سے ناراض ہو کر آئی تھی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بابا! !!! مام کیسی ہیں؟؟

وہ بے چینی اور بے قراری سے خرم کی جانب آیا۔۔

خرم نے دھندلائی آنکھوں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تو اسے جسم میں توانائی اترتی محسوس ہوئی۔۔۔

ماتھے پہ بکھرے بال شرٹ کے اوپر کے بٹن کھلے اس کی غیر ہوتی حالت کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔

"مجھے نہیں پتا نرس کے علاوہ کوئی ابھی تک باہر نہیں آیا۔۔۔"

وہ عارض کو گلے سے لگا گیا کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر کالر میں جذب ہوئے تھے۔۔

اچھا آپ بیٹھیں یہاں!! تھوڑی دیر بعد وہ انھیں پینج پر بٹھا کر ڈسپینسری کی طرف بھاگا۔۔۔۔

"ہاں چاچو میں پہنچ گیا ہوں۔۔۔"

وہ ذمہ دار شخص کا مظاہرہ کرتے ہوئے پانی کی بوتل اور کھانے کی دیگر اشیاء لیکر خرم کی جانب آیا۔۔۔

جانب آیا۔۔۔

"بابا آپ پانی پییں میں بات کرتا ہوں ڈاکٹر سے۔۔۔"

وہ خرم کو تسلی دے کر اپریشن ٹھیٹر کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

نانو!!!!

وہ لرزتی کانپتی آواز میں لیونگ روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔ زر جو نصرین کی ہی گود میں سر رکھے بیٹھی تھی جانی پہچانی آواز پر جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔

"زونیرہ میری بچی میری جان"

وی بھاگ کر ان کے سینے سے جا لگی۔۔۔

"نانو میں نے بہت یاد کیا آپ کو۔۔۔"

آپ کو میری یاد نہیں آتی نہ؟؟

وہ ہچکیوں کے بیچ ان سے شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ارے کوئی اپنے جگر گوشے کو بھلا کیسے بھول سکتا ہے۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ ترچہ لے اس اپنے سینے سے لگائے کتنے سالوں کی ہوق مٹانے لگیں۔۔۔

ہئی کیسی ہے تم کس کے ساتھ آئیں؟؟

وہ اب زرنش کے گلے لگے رونے کا شغل فرما رہی تھی کہ نصرین کی بے تاب آواز پر ان

کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔

"بابا اور ماما نجانے کہاں گئے ہیں مجھے تو خود نہیں پتا۔۔۔"

"ورثہ آنی کہاں ہیں نانو مجھے ان سے ملنا ہے پلیز زرت تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔۔۔"

سرخ روشنی بجھی تو دو سینئر ڈاکٹر گلاس ڈور کھول کر باہر آتے ہوئے دیکھائی دیئے۔۔۔

"مسٹر خرم خدا کا شکر ہے مسز چوہدری خطرہ سے باہر ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر کی خبر پر خرم کی رگوں میں سکون اترنے لگا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب مام کو ہوا کیا تھا؟

ماتھے پہ آئے بل اور چہرہ پہ چھایا تناو اس بات کی نشان دہی کر رہا تھا کہ وہ کس کرب اور

ازیت سے دوچار ہو رہا ہے۔۔۔

"ڈیپریشن اور اسٹریس کی وجہ سے بلڈ پریشر خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا جو دل کیلئے

انتہائی خطرناک ہے۔۔۔"

"آگے اپ کو اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ یہ کسی بھی قسم کا اثر نہ لیں۔۔۔"

ڈاکٹر پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ تسلی آمیز تھکی دے کر اپنے کیمین کی جانب بڑھ گیا

-----



بابا آپ چائے پیئے گے؟؟؟

"ہمم۔۔"

خرم کے ہنکارا بھرنے پر وہ ساتھ آئے گاڑ کی طرف چلا گیا۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

خرم بھائی بجو کہاں ہیں؟؟؟

وہ درزیدہ نظروں سے کوریڈور میں کھڑکی کے پاس کھڑے وجود کو پہچان گئی تھی۔۔۔

کرنٹ کھا کر پلٹا تو اپنے سامنے مکرم کو پا کر بے یقینی اور حیرانگی کے ملے جلے تاثرات کے

ساتھ دیکھے چلا گیا۔۔۔ وقت نے اس پر کوئی خاص اثر نہیں چھوڑا تھا وہ پہلے سے زیادہ

سنجیدہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔ البتہ ہلکی ہلکی چاندنی سیاہ بالوں میں نمایاں تھی۔

بھو!! بھابھی ٹھیک ہیں نہ؟؟؟

خرم کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی اور مکرم کو کو کھینچ کر گلے سے لگایا۔۔۔

کئی سالوں کی دوری اس ایک لمحہ میں سمٹ آئی تھی۔۔

پچھے کھڑی حنا کے رکے ہوئے آنسو سیلاب کی مانند بہہ نکلے۔۔۔

اکادکا لوگ جو وہیں رکھی بیچ پر براجمان اپنے پیاروں کیلئے دعا گو تھے اور نرس اس جذباتی  
منظر کو حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

مکرم خرم سے الگ ہوا اور بھیگی انکھوں سے نمی صاف کرنے لگا۔۔۔

خرم نے اگے بڑھ کر حنا کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"ہنی مجھے اور ورثہ کو معاف کر دو اور واپس مینشن میں آ جا۔۔۔"

خرم کی لرزتی آواز پر حنا نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا؛

"میں آپ سے یا بجو سے قطعی ناراض نہیں ہوں بس خود میں ہمت نہیں کر پار ہی وہاں  
جانے کی۔۔۔"

حنا کی بات پر خرم نے ندامت سے سر جھکا یا تھا۔۔۔۔۔

میں بجو کو دیکھ لوں؟

"ہاں وہ ابھی آئی سی یو میں ہی ہے مل لو۔۔۔"

خرم کے کہنے پر وہ اگے چل دی جبکہ مکرم خرم کو لئے صحن میں چلا آیا۔۔۔

"عارض میرا بچہ اب تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاو گے میں مرجاؤں گی اب نہیں ہوتی تمہاری جدائی برداشت مجھ سے۔۔۔۔"

ورشہ ہاتھ میں لگی ڈرپ کی چھبن کو نظر انداز کیے والہانہ اس کا ماتھا چوم رہی تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنی ماں کے اشکوں کو بہتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے پتا ہے حنا نے تمہیں آنے نہیں دیا ہو گا نہ وہ تو چاہتی ہی ہے کہ مجھ سے تمہیں چھین لے۔۔۔ دیکھو میں تمہیں لینے آنے والی تھی لیکن اللہ نے خود ہی اسباب بنادیا اور تمہیں میرے پاس بھیج دیا۔۔۔

وہ ہفتہ بقیہ اپنی ماں کے منہ سے حنا کیلئے نفرت سن رہا تھا دروازے کے اُس پار کھڑے وجود زلزلوں کی زد میں آگیا۔۔۔

"مام آپ آرام کریں ڈاکٹر نے زیادہ بات کرنے سے منع کیا ہے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بول کر دور ہٹا تھا؛

"بس تم میرے پاس رہو میں اپنے آپ ہی ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔"

وہ بو جھل قدموں سے واپس پلٹ آئی اور چلتی ہوئی ان دونوں کے پاس آر کی۔۔۔۔۔

مکرم اسے آتا دیکھ اچھنبے کا شکار ہوا۔۔

مکرم کی آنکھوں میں درج سوال خرم کے منہ سے ادا ہوا۔۔

وہ آنسو پیتی گویا ہوئی۔۔ جبکہ مکرم کی جانچتی نظریں اس کے چہرے پہ چھائی افسردگی کو بخوبی سمجھ گئیں تھیں۔۔۔

ارے ابھی تو آئے ہو؟؟

<http://www.classicurdumaterial.com>

اس کی نظریں بے چینی سے اس کے سرخ ہوتے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔۔

اور پھر خرم روکتا ہی رہ گیا لیکن وہ نہ رکا۔۔۔۔۔

"بس چپ ہو جاو زونی خود کو کیوں ہلقان کر رہی ہو میری گڑیا"

نصرین حال سے بے حال زونی کو چپ کرواتے تھک گئی تھی لیکن جب سے اس نے ورشہ کا سنا تھا تو بے اختیار آنسو رخسار پر پھسلنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

زرنش گلاس میں پانی لائی اور اس کے ہونٹوں سے لگایا جسے وہ ایک ہی سانس میں چڑھا گئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"نانو بڈی کی کال آرہی ہے۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تو اٹھاؤ نہ؟؟

"بڈی مام کیسی ہیں میں آپ کو کب سے کال کر رہی تھی۔۔۔"

آواز میں نمی گھلی بے چین و بے قراری سے بولی۔۔۔

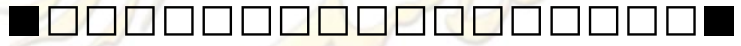
"ہاں اب ٹھیک ہیں۔۔"

"گڑیا آپ کو کس سے کہہ کر سوپ بنواؤں میں آ رہا ہوں لینے۔۔۔"

"ٹھیک ہے بڑی۔۔"

"خدا کا شکر ہے نا نوام ٹھیک ہیں اب۔۔۔"

وہ صدق دل سے شکر ادا کرتی ہوئی بولی جبکی نصیرین شکرانے کے نفل ادا کرنے چلی گئیں  
۔۔۔ جبکہ زونی اور وہ کوک کو کہہ کر کمرے کی جانب چل دیں۔



وہ آج پھر دل اور روح کو سکون دینے والی اسی جگہ موجود تھی آتے جاتے لوگوں سے  
یکسر غافل۔۔۔ اس نے اس جگہ اپنے لئے قلبی و ذہنی سکون تلاش کر لیا تھا۔۔۔ باقی  
لوگوں کیلئے محض یہ گھومنے پھرنے کے علاوہ کچھ نہ تھا ویسے بھی اس بھاگتے دوڑتے وقت  
میں بہت کم ہی لوگ تھے جو یہاں اکراپنا غم غلط کرتے۔۔۔

?Hey pretty girl

جانی پہچانی آواز پر وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔ آج وہ نیوی بلو پینٹ پروائٹ دھاری والی شرٹ  
پہنے دائیں بازو میں لا پرواہی سے کوٹ ڈالے پر کشش مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ  
رہا تھا۔۔۔ اس نے چٹکی بجا کر دیکھنے کو ار تکا ز توڑا تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

"صحیح کہتے مشرقی حسن اپنی مثال آپ ہے۔۔۔"

وہ اس کے چہرے پر آئے رنگ کو دیکھتا کوئے ہوئے انداز میں بولا۔۔

جبکہ وہ اس کی گھمبیر آواز اور آنکھوں سے نکلتی روشنی پر ایک بٹ مس کر گئی۔۔۔

یک دم سامنے کا منظر دھندلا گیا۔۔۔ وہ اگر بروقت ریلنگ نہ تھامتے تو ممکن تھا کہ گر جاتی

۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں روہی؟

فکر میں ڈوبی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com I have to go home)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> (مجھے گھر جانا ہے)

"ایک سیکنڈ میں کیب کروا تا ہوں آپ یہیں ٹھہریئے۔۔۔"

وہ الجھن سے دیکھتا ہوا اس کہہ کر اگے ہی بڑھا تھا کہ وہ ٹوک گئی۔۔

No thanks I'll go on my own

نہیں! شکریہ میں خود ہی چلی جاؤں گی۔



وہ اسے کہہ کر اگے کی جانب چلنے لگی جبکہ وہ وہیں کھڑا حیرانگی سے اس کے بدلتے رویہ پہ غور کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ کی ہول میں چابی گھما کر دروازہ کھولتے اپارٹمنٹ کے اندر آئی۔۔

سامنے بنے دو روم پھر کچن سے ملحق لیونگ روم تھاتین کمروں پر مشتمل یہ اپارٹمنٹ بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے روم میں جا رہی تھی کہ بے تحاشہ سسکیاں اور آہیں اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گئیں۔

اس نے کبھی نگہت کو روتا ہوا نہیں دیکھا تھا نہ ہی اس طرح سجدہ میں گرے سسکتا دیکھا۔۔۔ ہاں اس نے توزین کے دیئے جانے والے غلط القابات کو بھی رد نہیں کیا تو پھر یہ کون سا گناہ تھا جس کی معافی وہ سجدہ میں گرے مانگ رہی تھی۔۔۔

میکانکی انداز میں چلتی ہوئی وہ نگہت کے قریب کی آرکی۔۔

"میں جانتی ہوں یارب کہ تو تب تک معاف نہیں کرتا جب تک تیرا بندہ معاف نہ کر دے لیکن پھر بھی میں تجھ سے معافی طلب کرتی ہوں۔۔ لیکن اپنے گناہ کا اعتراف اس شخص کے سامنے کرنا مر جانے کے مترادف ہے۔۔"

وہ اس کے بولے جانے والے الفاظوں پر الجھتی ہوئی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔

نگہت نے آنسوؤں سے ترچہرا اٹھایا تو اس قریب پا کر جاء نماز تہہ کرنے لگی۔۔۔۔  
 کس گناہ کی معافی مانگ رہیں تھیں کیا اب بھی کوئی ایسا عمل کیا ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے  
 ???

وہ اس کے لفظوں میں چھپے خنجر کو بخوبی محسوس کر کے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔  
 "میں تمہیں بتانے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔۔"  
 نگہت کا لہجہ تلخ سے عاری بلکل سادہ تھا:

اسے پہلی بار نگہت کا بولنا برا نہیں لگا تھا بلکہ دل میں عجب سی بے چینی نے زور پکڑ لیا تھا کیا  
 تھا ایسا جس کی معافی بندے سے نہیں بلکہ اس کے رب سے مانگی جا رہی تھی۔۔۔  
 وہ اٹھ کر اپنے روم میں چلی آئی۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

وہ نک سک سا تیار ہو کر لاونج میں آیا تو کھڑپڑ کی آواز پر کچن میں چلا آیا۔۔۔  
 مخصوص گھریلو حلیے میں وہ فلاسک کو ترچھا کئے سلیقے سے رکھے کپوں میں چائے انڈیلی  
 رہی تھی۔۔۔

اسے خوش گوار سی حیرت نے آن لیا اس کا مطلب تھا وہ اس بے جوڑ رشتے کو دل سے قبول کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اپنے قریب کلون کی مہک محسوس کر کے وہ مڑی تو اسے دروازے پر ایستادہ پایا۔۔۔  
اسلام و علیکم

زین نے مسکراہٹ کے ساتھ سلامتی بھیجی۔۔۔ جبکہ وہ اس کی گہری نظروں سے خائف ہوتی ہوئی پلٹ کر بریڈ کے سلائس کو ٹوسٹ میں سینکے کیلئے رکھنے لگی۔۔۔

آپ بتادیں آپ کو کیا پسند ہے میں وہ ہی بنادوں گی؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

"تم پسند ہو۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب ارکا اور جھک کر اس کے کانوں میں میٹھے الفاظ انڈیلے۔۔۔۔

جس پر وہ پزل ہوتی دور ہٹی لیکن اگے رکھی سلیب نے زیادہ دوری اختیار نہ کرنے دی

----

نورین کے مانو ہاتھوں کے طوطے آڑ گئے وہ اس کے اتنا نزدیک تھا کہ سانسوں کا تسلسل پیچھے گردن پر محسوس ہونا لگا۔

"مجھے آپ کو اس حلیے میں دیکھ کر خوشی ہوئی لیکن اس بات کو لے کر آپ سارا دن اسی حلیے میں نہ رہیے گا۔۔۔"

ذو معنی بات بولتا اس کے مہکتے بالوں میں بوسہ دے کر پیچھے ہٹا اور جا کر ڈائنگ میز پر جا بیٹھا۔

جب کہ وہ اس کے سحر میں جکڑی کئی پل اپنی تیز ہوتی سانسوں کو نارمل رفتار پر لانے کیلئے لمبے لمبے سانس کھینچنے لگی۔۔۔۔۔

"محترمہ میں آل ریڈی لیٹ ہو چکا ہوں اگر آپ کا ارادہ کچھ اور ہے تو بتائیں میں حاضر ہوں۔۔۔"

آج تو وہ اس کو حیران کرنے کے درپہ تھا شوخ سا جملہ اس کے ہاتھوں میں تیزی لانے کا سبب بنا جو زین کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

حنابتا و کیا بات ہوئی ہے وہاں؟؟

وہ عین اس کے سامنے بیٹھا آنسوؤں سے تر چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں اٹھائے بولا۔۔  
 حنا کا ضبط جواب دے گیا اور وہ اس کے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رودی

---

اس طرح سے رونا اس کی صحت کیلئے خطرناک تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ وہ دل میں رکھ کر  
 مزید پریشان ہو اس سے بہتر رو کر اپنا سارا غبار نکال لے۔۔۔  
 "مجھے سمجھ نہیں آتا بھو مجھے کیوں ہر دفعہ الزام دیتیں ہیں۔۔ آپ خود گواہ ہیں کہ عارض  
 کے پیچھے سب سے زیادہ میں پڑی ہوئی تھی کہ وہ بھو سے مل لے لیکن وہ خود نہیں گیا۔۔  
 بتائیں اس میں میرا کیا قصور نکلتا ہے؟؟

Support@classicrodumaterial.com  
 وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔ مکرم کی دماغ کی رگیں تن گئیں۔۔۔  
 https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

"اچھا یہ پانی پیو میں بات کرتا ہوں بھو سے۔۔"

نہیں آپ کو میری قسم آپ کچھ نہیں کہیں گے اگر مجھے بات بڑھانی ہوتی تو میں یوں چپ  
 کر کے نہیں آتی میں نہیں چاہتی کہ وہ اپنی اور طبیعت خراب کر لیں۔۔۔۔"

"میرا خیال ہے حقیقت اب کھل جانی چاہیے۔۔"

وہ اٹل لہجے میں بولا۔۔۔۔

کون سی حقیقت؟؟

حنار ونا بھول کر انہونی کے احساس سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ضوئی کی موت کی حقیقت۔۔"

وہ زہر خند لہجہ میں بولا۔۔۔

"نہیں میر آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے بجو مر جائے گی میر آپ کو خدا کا واسطہ۔۔۔"

وہ گڑ گڑاتے ہوئے اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ گئی۔۔۔۔

اور تم جو قطر قطرہ موت کے منہ میں جا رہی ہو وہ کسی کو نظر نہیں آتا؟؟؟

"میں آپ کے ساتھ جاؤں گی کل ہی پلیز آپ انھیں کچھ نہ کہیے گا۔۔۔"

وہ خاموشی اور گہری سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا جسے اپنی زندگی کی ذرہ برابر بھی پرواہ

نہیں تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں کل بھی میرے احساسات اور جذبات کی قدر نہیں تھی تمہیں آج بھی میری

محبت کی قدر نہیں ہے تمہارے لئے سب اہم ہیں سوائے میرے۔۔۔"

اس کے لہجے میں غم، دکھ، کسی اپنے بہت اپنے کے کھو جانے کا ڈر کیا کچھ عیاں نہیں تھا۔۔۔

آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو گئیں تھیں اس سے پہلے حنا کچھ بولتی کہ وہ اٹھ کر جانے لگا لیکن دروازے میں عارض کو ایستادہ دیکھ کر رک گیا۔۔۔

"تم تو جاگ رہی ہو جبکہ حنا کہہ رہی تھی کہ تم آرام کر رہی ہو۔۔"

وہ الجھتے لہجے میں بیڈ کے ساتھ رکھی بیچ پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

کیا ہنی کب آئی اور یہاں؟؟؟

وہ فق چہرہ لئے خرم کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں چھایا سرد تاثر ورشہ کو نظریں پھیرنے پر مجبور کر گیا؛

ورشہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم اپنی آنکھوں پہ لگی پٹی کو ہٹا کر حقیقت کو جانو۔۔۔ اپنے

اس تلخ رویہ سے دوسروں میں کیوں زہر کی مانند اندیل رہی ہو؟؟؟

"میں نے کچھ نہیں کہا آپ کی چہیتی کو ابھی آئے اسے دیر بھی نہ ہوئی کہ اکے بھڑکا گئی

۔۔۔"

"ورشہ بی ہیویہ ہسپتال ہے۔"

وہ اس کے زور سے بولنے پر ٹوک گیا؛

اسے بتایا کس نے میرا؟؟؟



"عارض نے لیکن تم ڈنر روہی نہیں کرتیں اتنی محبتیں۔۔"

اس کے اندر پہلے جو نرمات آئی تھی وہ یکسر غائب ہو چکی تھی۔۔۔

اتنے میں ڈاکٹر اور نرس دونوں پرائیوٹ روم میں داخل ہوئے۔۔۔ اسے دو گھنٹے پہلے

آئی سیو سے پرائیوٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

اب آپ کیسافیل کر رہیں ہیں؟

"بہتر ہوں۔۔۔"

"گڈ آپ کی چھٹی ہو رہی ہے لیکن آپ کو اگے خیال رکھنا ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ڈاکٹر کی بات پر ورشہ نے جتنی نظروں سے خرم کو دیکھا؛

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

خرم نے البتہ اسے دیکھنے سے گریز ہی برتاجب وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تو پیچھے پڑھنا بے

<http://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

کار تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے ڈسپارچ خرم کی جانب کی تو وہ اسے تھام کر مصافحہ کرتا ورشہ کو تھامے ہسپتال

سے نکل گیا۔۔۔



"عنایہ خرم کی وائف کل ہسپتال میں ایڈمٹ تھیں۔۔۔"

در راب ہاتھ میں بندھی رست وایچ کو اتارتا ہوا بولا۔۔

اللہ رحم کرے خیریت؟؟

وہ حقیقتاً پریشان ہوا اٹھی۔۔۔

"اب خیریت ہے آج اسی کی کال آئی تھی ہم رات کو چلیں گے آپ تیار رہیے گا  
۔۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے میں کھانا لگواتی ہوں۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"عنایہ یہیں لگوالیں۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

وہ اسے کہہ کر واش روم چلا گیا؛

وہ چینج کر کے آیا تو عنایہ میز پر کھانا لگائے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"عنایہ ابھی تک تمہاری انتظار کرنے والی عادت نہیں گئی۔۔۔"

"بس زندگی میں کچھ باتیں ہماری عادات و اطوار میں شامل ہو جاتیں ہم جن سے پیچھا

چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔۔۔"

وہ عام سے میں بول کر پلیٹ میں الو گوشت کا سالن نکالنے لگی۔۔۔

تو گویا آپ اپنی اس عادت سے عاجز اچکی ہیں؟

در راب نے بات کو طول دیتے ہوئے کہا؛

"بھلا میں کیوں عاجز آنے لگی آپ کے ساتھ کھانا مجھے کبھی برا نہیں لگا۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولی؛

"ہاں میں جانتا ہوں آپ کھانا شروع کریں۔۔۔۔"

وہ اپنی پلیٹ عنایہ کی جانب کھسکا کر بولی ایا کہ وہ اس میں سے ہی کھائے۔۔۔۔

دروازہ دستک کے ساتھ کھلا تو دانی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"اوہ سوری بابا میں بعد میں اجاؤں گی۔۔۔"

"آؤ بیٹھو۔۔"

در راب کے کہنے پر وہ بیڈ پر ٹک گئی۔۔۔۔

"دانی اب بول بھی چکو میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

کھانا کھاتے ہوئے بولا جس پر وہ سوالیہ نظروں سے عنایہ کو دیکھنے لگی۔۔۔

وہ بابا ہمارا کالج ٹرپ پر جا رہا ہے آپ سے اجازت چاہ رہی تھی؟؟  
وہ انگلیاں موڑتے ہوئے ملتی نظروں سے عنایہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جانا کب ہے؟؟

"بابا اگلے ہفتہ۔۔"

وہ پر جوش سی بولی۔۔۔

"ٹھیک ہے چلی جانا۔۔"

"تھینک یو بابا۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ عنایہ کو وکٹری کا نشان دکھا کر چھپاک سے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پریشان نہ ہو گا رڈز فولو کریں گے۔۔۔"

وہ عنایہ کے رکے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر تسلی آمیز لہجہ میں بولا جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔

"زندگی کی دوڑ میں ایسا بھی مقام آتا ہے جو بات آپ اپنے شریک حیات سے کہنا چاہ  
رہے ہوں وہ بغیر بولے سمجھ لیتا ہے۔۔ ہر مقام کو پانے کیلئے قوتِ برداشت چاہیے ہوتی  
ہے تھالی میں پیش کچھ نہیں ملتا۔۔۔"

عنایہ نے وہاں صبر کیا جہاں صبر کرنا انتہائی مشکل امر تھا۔ اپنے صبر و تحمل سے اس نے درراب کے دل میں اونچا مقام پالیا تھا۔۔۔۔۔

ازدواجی زندگی کو چلانا مشکل ہے اپنا آپ مارنا پڑتا ہے اور اپنا آپ مارنا جوئے کا رلانے کے مترادف ہے۔۔۔۔۔

بھیا کہاں جا رہے ہیں؟؟

وہ کبیر کونک سک سا تیار دیکھ کر ٹوکے بنانہ رہ سکی۔۔۔

"دوست کے پاس۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پھر کب تک آئیں گے؟؟

منہ بسورتی ہوئی استفسار کرنے لگی۔۔ اب کہ کبیر نے رک کر اسے دیکھا جس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔۔۔

کہیں جانا ہے یا کچھ منگوانا ہے؟

کبیر اس کے ساتھ ہی صوفہ پہ بیٹھ گیا؛

"ہاں نہ بھائی شاپنگ پر اگلے ہفتے کالج ٹرپ پر جا رہے ہیں نہ۔۔۔"

ممانے اجازت دے دی؟

انکھوں میں شرارت رقم تھی۔۔

جی بلکل اور آپ پلیز بی جمالو والا کردار نہیں ادا کریئے گا۔۔

"اچھا صحیح ہے پھر چلی جانا مارکیٹ اب۔۔"

وہ ہری جھنڈی دکھاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ جبکہ دانیل اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔۔

"اچھا بھائی سو سو سوری پکا نہیں بولوں گی دیکھیں اس دن میں نے آپ کو بلیک کافی بنا کر

دی تھی اتنی رات کو۔۔"

وہ منتوں سے دھمکیوں پر اتر آئی۔۔۔

وہ جو پورچ کی جانب جا رہا تھا اس کی بات پر پلٹ کر گلاس میں چھپی بھوری انکھوں سے گھورنے لگا۔۔

"سوری نہ اب نہیں بولوں گی آئندہ پلیز پلیز۔۔"

"محض پانچ منٹ ہیں اگر آسکتی ہو تو آجا ورنہ بائے بائے۔۔"

وہ مسکراہٹ اچھال کر لاونج عبور کر گیا جبکہ وہ آندھی طوفان کی طرح کمرے میں بھاگی  
 -- پتا تھا نہ کہ آدھا سیکنڈ بھی اوپر ہوا تو وہ اسے چھوڑ چھاڑ چلا جائے گا۔۔۔ آخر تھا نہ کبیر  
 شاہ!



کیا آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی ہیں؟؟

سپاٹ چہرہ جس پر کسی بھی قسم کے کوئی اشار نمایاں نہ تھے جب وہ بولا تو الفاظوں میں  
 چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔

"بیٹے سے بڑھ کر۔۔۔"

حنانے مضبوطی لہجہ میں کہا جس کے بعد کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو پھر آپ مجھے وہ بتائیں گی جو آپ نے مام سے چھپایا ہوا ہے۔۔۔"

وہ حنا کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل جبکہ حنا بیڈ پر براجمان تھی۔۔۔

اس کی بات پر حنانے میکا کی انداز میں گردن موڑ کر کھڑے مکرم کو دیکھا؛

"عارض میرا خیال ہے جن رازوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے اسے پڑا رہنے دو۔۔۔"

مکرم کی بات پر عارض نے شکوہ کناں نظر حنا پر ڈالی جو نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔



"آپ کو ضوفی کی قسم ہے اگر آب بھی آپ نے نہیں بتایا تو میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لندن چلا جاؤں گا کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔"

اب فیصلہ آپ دونوں کو کرنا ہے۔۔۔"

وہ حتمی انداز میں اپنی بات کہہ کر صوفی پہ جا بیٹھا۔۔۔

جبکہ حنا اس کی دی جانے والی قسم پر گنگ رہ گئی۔۔۔۔۔

پھر حنا نے بولنا شروع کیا جیسے جیسے وہ ماضی کی دردناک منظر کو لفظوں میں ڈھال رہی تھی ایسے ایسے اس کی دماغ کی رگیں تن کر واضح نظر آرہیں تھیں۔۔

کیا کچھ نہیں تھا اس کے چہرے پر ندامت، شرمندگی، دکھ، غصہ، بے بسی۔۔۔۔

آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر اس کی بند مٹھی کی پشت پہ پڑا۔۔۔۔۔

"ماحول میں قیامت سی خاموشی حائل تھی ایسی خاموشی جس کی تباہی کا شور مکیوں کو گویائی سے محروم کر گیا ہو، یا ایسا شور جو ساری بستی کے رہنے والوں کی سے زندگی جینے کی خواہش چھین لے گیا ہو۔۔۔۔۔"

"....Anni So proud of you . You are brave women"

وہ لرزتے الفاظوں کے ساتھ بولتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا میں دوبارہ آپ کے سامنے نظریں اٹھا کر بات کر سکوں گا؟  
کیا میں آنی سے لاڈ کروا سکوں گا؟

اور چاچو کیا میں ان کو تسلی بھی دے سکوں گا؟

مام آپ نے ایسا کیوں کیا آپ کو نہیں پسند تھی ضوفی آپ بتاتی تو صحیح۔ مرنے ہوئی کو بھی دوچار سانسیں آپ نے جینے نہیں دیا۔۔۔۔۔۔

اور اب آپ آنی کو اپنے لفظوں کی مار مار ہی ہیں کیوں آخر اتنی نفرت کیوں اپنی ماں جائی

سے۔۔۔۔

وہ دنیا کیلئے سخت دل، مضبوط اعصاب کا مالک مرد رہ رہا تھا۔۔۔

ورثہ کی بات پر وہ دروازے کی جانب مڑا تو گلاس ڈور پر حنا کی شبیہ واضح تھی جس کا مطلب تھا وہ سن چکی ہے۔۔۔ عارض کو پہلا خیال ہی یہ آیا کہ چاچو آنی کو فارم ہاوس لیکر گئے ہوں گے اتنی باتوں کے بعد وہ مینشن تو جانے سے رہے۔۔۔

سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے تقویت پہنچائی دونوں ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھر کر منہ مارا دو تین مرتبہ یہ ہی عمل دہرانے کے بعد بیسن کانل بند کر کے گیلے چہرہ کے ساتھ رانگ چئیر پر ابیٹھا۔۔

یہ ایک طرح سے بیڈ روم بنایا گیا تھا۔۔

فارم ہاوس زمینوں سے تھوڑی دور تھا اور بڑی سی زمین پر اسے بنایا گیا ہر ہر کمرہ کشادگی اور ہوادار تھا نیز کچن اور باتھ روم بھی بڑی سی جگہ پر بنائے گئے تھے۔۔۔

فرنیچر وغیرہ سب سیٹ تھا۔۔۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کے ہاتھوں میں سلگتی سگریٹ کا دھواں ہوا میں تحلیل کرتا ہوا سوچوں کا نیا اور انجانہ رخ دے رہا تھا تبھی ایک خیال کے تحت اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

■ □ ■

اسے کمپنی سے آئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا لیکن نورین حیا کے مارے اس کے سامنے آنے سے گریز برت رہی تھی۔۔۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ کمرے سے نکل کر اس کی تلاش میں نیچے آیا لیکن وہاں بھی اسے موجود نہ پایا۔۔۔۔۔

آخری جگہ اب ٹیرس ہی بچی تھی جو بیڈ روم کے ساتھ والے روم سے ملحق تھی اور وہیں سے اس کا راستہ بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں پہنچا تو آسمانی رنگ کا آنچل ہوا کی زد پر لہراتا ہوا اس کے کندھے سے پھسل پھسل جاتا۔۔۔

زلفیں پشت پر بکھریں اس کے حسن کو دو آتشہ کر رہیں تھیں۔۔۔ پورے چاند کی روشنی میں نہائی وہ اپسر الگ رہی تھی ایسے میں زین کا بہکنا یقینی تھا۔۔۔

"موقع بھی ہو محل بھی اور دستور بھی تو کون کافر اس حسین موقع کو گنونا چاہے گا۔۔"

وہ مدہم آواز میں اس کے نزدیک آکر بولا جس پر وہ چونک کر پلٹی عقب پر کھڑے زین سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔

آپ!!! کب آئے؟؟

وہ جھجک کر پوچھتی فاصلہ پہ ہوئی۔۔۔۔۔

"پچھلے آیک گھنٹہ سے۔۔۔"

مجھ سے چھپنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟؟؟

اس بار وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

"نہیں چھپ تو نہیں رہی بس ایسے ہی۔۔۔"

اس کی بولتی نظریں نورین کے ہاتھ پاؤں پھولانے لگیں۔۔۔

کھانا لگوا دوں؟

اس نے چہرہ جھکائے پوچھا؛

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com خیال آگیا میری بھوک کا؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں لگواتی ہوں۔۔۔"

وہ کہہ کر ٹیس سے نکلتی چلی گئی جبکہ زین کے چہرے پر مسکراہٹ کھل اٹھی۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟؟

گھمبیر مگر دہیسی آواز نے اس کے سوئے ہوئے اعصاب کو بیدار کیا۔۔

کون؟؟؟؟

وہ جانتے بوجھتے پوچھ اٹھی۔۔۔۔

"کیا واقعی مجھے اپنا تعارف کروانے کی ضرورت ہے یا میں اتنا غیر اہم ہوں کہ آپ کو مجھے

پہچاننے میں دقت پیش آئے۔۔"

اس کی بات میں چھپا شکوہ وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

"میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نمبر کہاں سے ملا؟؟؟ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دانتوں تلے لب دبائے دوسرے طرف کی بات کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

"ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے یہ تو صرف موبائل نمبر ہے۔۔۔۔"

ہمممم وہ سر دسانس کھینچ کر بیڈ کر اون سے ٹیک لگا گئی۔۔ اس وقت اس کی کال نے نیند میں اچھا خاصہ خلل ڈالا تھا لیکن اسے نجانے کیوں برا نہ لگا ہاں اگر برا لگا تھا تو اس دن خود کایوں آجانا برا لگا تھا پہلی دفعہ وہ کسی کیلئے سوچ رہی تھی۔۔۔

کیا سوچنے لگیں پر بیٹی گرل؟

آواز میں چاشنی ایسی تھی کہ اس کا دل دھڑکا گئی۔۔۔۔

"مجھے لگا اس دن بنا بتائے چلے آنا غیر اخلاقی حرکت تھی جس کی معذرت کرنی چاہیے

۔۔۔"

"کیسی معذرت بھئی ہاں اچھنباتو ہوا لیکن خیر ہے اور خبردار کوئی معذرت نہیں کرنی

۔۔۔"

اس کے لہجہ میں دھونس محسوس کر کے لب آب ہی آب مسکرا اٹھے۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

بائے داوے آپ کا نام؟  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ اپنی عقل کو سستی ہوئی بولی۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"شکر ہے میڈم آپ کو یاد تو آیا۔۔۔"

ہر طنز سے عاری تھا اس کا لہجہ کیا واقعی وہ ایسا ہی شخص تھا یا یہ بھی ایک دکھاوا۔۔۔۔۔

"ریحان علی۔۔۔"

وہ کوئی جواب نہ پا کر پھر سے بول اٹھا۔۔۔۔



?By what name do you have to open an account

وہ شاید دوسری طرف کلائنٹ سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں روبینہ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔"

وہ کتنے ہی پل اسے ہی سوچتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

آنی کیا میں اندر آ جاؤں؟؟؟

وہ دروازے کے باہر کھڑا اجازت لینے کی غرض سے بولا۔۔۔ وہ جو ابھی دوائی کھا کر بیٹھی ہوئی تھی عارض کی آواز پر مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا۔۔۔

آپ نے میڈیسن لی؟  
<https://www.facebook.com/ClassicUrdu>

حناکا ہاتھ تھام کر وہیں بیٹھ گیا؛

ہاں ابھی لی تھی انکھیں کیوں اتنی لال ہو رہیں ہیں کیا نیند نہیں لی؟

حنانے فکر مندی سے اسکے سرخ دوڑوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا:

"آپ ماہر ہیں ہر غم کو چھپانے میں لیکن میرے لئے یہ نیا اور جان لیوا احساس ہے کہ میں

اس ماں کا۔۔۔"

"نہیں عارض میں بجو کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی اور نہ میں تمہیں اس کی قطعی اجازت دوں گی کہ تم اپنے دل میں بھی ان کو برا سمجھو۔۔۔۔۔"

حنانے اس کی بات کاٹ کر سختی سے اسے تنبیہ کی جس پر وہ انہیں رشک بھری نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

لبی سانس کھینچ کر وہ پھر سے گویا ہوا۔۔۔

اگر ابھی ضوفی زندہ ہوتی تو کیا آپ میرا اس سے رشتہ کر دیتیں ان سب حالات میں؟ وہ نجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا حنا سمجھ نہ پائی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>  
حنانے اٹھتی ٹیس کو دباتے ہوئے کہا؛

کیا آپ چاہتی ہیں کہ چاچو اور بابا ایک ہی چھت کے نیچے پھر سے رہیں جو چھت دادا جان نے محض اسی خواہش پر بنائی تھی۔؟

"میں کیوں نہیں چاہوں گی نہ چاہنے کی تو کوئی وجہ ہی نہیں۔۔۔"

حنانے اب کے براہ راست اپنی الجھن بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔

آپ کو مجھ پر کتنا بھروسہ، اور مان ہے؟

وہ اب اپنی ذات کے بارے میں سوال و جواب کر رہا تھا۔۔۔

"عارض اس کا جواب تم جانتے ہو پہلیوں میں بولنے کی بجائے سیدھی بات کرو۔۔"

حنانے ڈپٹ کر کہا تو وہ سر خم کر گیا؛

اگر میں کہوں کہ میں زونیرہ سے شادی کا خواہش مند ہوں تو؟؟؟

اس کی بات حنا تو حنا کمرے میں داخل ہونے والے مکرم کو بھی سن کر گئی۔۔

عارض!!!

مکرم کی دھاڑ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"تم چاہتے ہو کہ میں دوسری بیٹی کو بھی مار دوں بولو۔۔"

غصہ اور طیش سے مکرم کی آنکھیں لہو رنگ ہونے لگیں۔۔۔

"میر میں بات کرتی ہوں آپ پلیز غصہ نہ کریں۔۔"

وہ مکرم کے غصہ سے خائف بھی تھی لیکن مکرم کا لہجہ اسے ناگوار گزرا۔۔۔۔۔

"پتھر کی مورت تم میں تو شاید اب احساس بھی باقی نہیں رہا لیکن میں اب وہ ہی واقعہ کبھی نہیں دہراؤں گا اگر مجھے زرا بھی علم ہوتا کہ بھابھی اس رشتے کے خلاف ہیں تو پل بھر میں اس نام نہاد رشتے کو توڑ دیتا۔۔۔۔۔"

وہ حنا پر قہر برساتی نظریں ڈال کر عارض سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

"چاچو وہ نام نہاد رشتہ نہیں تھا نکاح تھا دونوں فریقین کی خوشیوں اور محبتوں کا بندھن تھا۔۔۔۔۔"

اسے یہ بات کندھ چھری کی طرح لگی تھی تڑپ کر بولتا وہ خفگی سے انھیں دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔

تو اب کیا دیمک چاٹ گئی تمہاری ان محبتوں کو؟؟

وہ چوٹ کرتا ہوا استہزائیہ انداز میں بولا جس پر عارض نے شکوہ کناں نظروں سے حنا کو دیکھا؛

عارض کا دیکھنا حنا کا دل دہلا گیا تھا۔۔۔

"ہماری زونی کیلئے عارض ہی پرفیکٹ شخص ہے اور مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی  
 ----"

حناکرم کے پاس جا کر کھڑی ہو کر پر اعتماد سے بولی۔۔۔  
 "اچھا!!! یہ جانتے ہوئے بھی کہ بھابھی کا تم سے اختلاف ہی اسی بات پر ہوا تھا تو کیا تم  
 اسے پھر وہیں بھیجو گی۔۔۔۔"

یہ وہ پہلو تھا جو وہ عارض کی محبت میں نظر انداز کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "حنابی بی ہر کوئی آپ کی طرح دریا دل نہیں ہوتا میں تو کم از کم نہیں۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 اور تم یہ بات دوبارہ اپنی زبان پر نہیں لانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 Support@classicurdumaterial.com

مکرم اس بیٹی کا باپ تھا جس کی محبت میں آندھا ہو کر وہ اس کیلئے کچھ نہ کر سکا لیکن وہ اب  
 کوئی ایسی کوتاہی نہیں برتے گا جو زونی کیلئے اور ان سب کیلئے مشکلوں کا سبب بنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "اگر بابا اور مام خود آپ سے اکر یہ بات کریں تو کیا آپ تب بھی یہ رشتہ نہیں کریں  
 گے۔۔۔۔"

اب کے سکتے میں آنے کی باری ان دونوں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ استہزائیہ لہجہ میں بول کر کمرے سے نکل گیا جبکہ حیران پریشان حنا بے دم سی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

عارض کے ذہن میں خرم کی باتیں گردش کرنی لگیں

"میر و بھلے سے مان جائے لیکن میں اس رشتے کیلئے کبھی راضی نہیں ہوں گا کیوں کہ میں ان دونوں کو پھر بکھرتا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔"

"میرا خیال ہے عارض یہ ضد چھوڑ دو جیسا چل رہا ہے چلنے دو۔۔۔۔۔"

حنا کی آنسوؤں میں ڈوبی آواز سنائی دی تو وہ بو جھل قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا:

"تو مسٹر اکاؤنٹنٹ ہیں ناٹ بیڈ۔۔۔۔۔"

معمول سے ہٹ کر ارجاس کا موڈ نارمل تھا یا پھر ان کی دوستی کی شروعات تھی جس میں زیادہ ہاتھ ریحان کا تھا۔۔۔۔

"لیکن پھر بھی محترمہ دولت و حیثیت میں آپ کا پلڑا بہت بھاری ہے۔۔۔۔"

وہ شانے اچکاتا ہوا بے نیازی سے بولا جس پر وہ گھور کر رہ گئی۔۔۔۔۔

دیکھو ریحان میں بتادوں کہ میرے نزدیک اسٹیس، پیسہ و دولت کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی اس کی چاہت ہے۔۔۔۔

"کیوں کہ مجھے میرے ڈیڈ نے دنیا کی ہر مہنگی سے مہنگی ترین چیز لاکر دی ہے۔۔۔ سو اگر

میں یہاں تمہارے ساتھ بیٹھی ہوں تو اس کا اندازہ تمہیں اچھے سے ہو گیا ہو گا۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اپنی بات کر کے اسے دیکھنے لگی جو بغور اس کے چہرے پہ چھائے سرخ رنگ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔



جبکہ روپی ویٹر کو بلا کر آرڈر لکھوانے لگی۔۔۔۔۔

یہ زیادہ بڑا ریستورینٹ نہیں تھا لیکن ڈیکوریشن کمال کی کی ہوئی تھی۔۔۔۔

موبائل کی بپ پر وہ کال ریسیو کر گیا، سلام دعا کے بعد نجانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا کہ صبح پیشانی پر کئی بلوں کا اضافہ ہوا۔۔۔۔

لیکن امی مہینہ کے آخری دن چل رہے ہیں اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گا؟؟؟

آپ کو مجھے پہلے بتانا چاہیے تھانہ؟

وہ اب برہمی کا اظہار کر رہا تھا

"اچھا ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتا ہوں۔۔"

وہ بجھے ہوئے لہجہ میں بول کال کاٹ گیا؛

آریو او کے؟؟؟

روبی نے اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو پوچھے بنانہ رہ سکی۔۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔"

وہ ہلکا سا لبوں کو جنبش دیتا ہوا بولا۔۔۔ جبکہ وہ اس کے چہرے کو دیکھنے کے بعد ایسکیوز کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"یس مس رومانہ میں آپ کو کچھ نام اور ایڈریس میل کر رہی ہوں اس کی آل ٹوال انفارمیشن مجھے رات تک مل جانی چاہیے۔ بینک کا نام سینڈ کروں گی وہاں کیا کرتا ہے کتنا بینک بیلنس ہے نیز اکاؤنٹ نمبر تک۔۔۔۔"

کانوں میں لگے بلو تو تھ پر وہ زین کی پی اے سے کہہ کر سابقہ ٹیبل پر آ بیٹھی۔۔

وہ اپنی پریشانی میں اس کا آنا اور جانا زیادہ غور نہ کر سکا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ محنت کش اور خودار بندہ ہے پوچھنے سے بھی نہیں بتائے گا۔۔ اس ایک ہفتہ کی ملاقات میں وہ اس کے بول چال اور رکھ رکھاؤ سے واقف ہو چکی تھی۔۔۔

"اگر کوئی پر اہلم ہے تو شیر کر سکتے ہو پرومیں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔"

ہلکے پھلکے انداز میں شرار تا کہا؛

وہ جو سوچ کے تانے بانے بنے نجانے کون سے مراحل پر تھا چونک کر اسے دیکھا۔۔

فار ایگزیمپل؟؟؟

ریحان نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ گھور کے رہ گئی۔۔۔

"اف لڑکے بات گھمانا اور اصل مدعے سے ہٹانے میں کافی ماہر ہو۔۔۔"

وہ تنک کر بولتی اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

ریحان کی گھائل کر دینے والی مسکراہٹ اس کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔ سر جھکا کر اپنے چہرہ کی سرخی کو چھپایا گیا تھا۔۔۔

تبھی موبائل پر ڈیڈ کا نام بلنک کرنے لگا وہ معذرتی نظر ڈالتی ہوئی موبائل کان سے لگا گئی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

میں ٹھیک ہوں ڈیڈ آپ کیسے ہیں؟؟  
دوسری طرف زین کو خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی آواز میں جوشی اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ نارمل ہو رہی ہے۔۔

کیوں ڈیڈ کیا میں آپ کی پی اے کو کوئی کام نہیں کہہ سکتی؟

پل بھر میں موڈ تبدیل ہوا تھا۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ایک کیا تم ہزار کام کہو لیکن میرے علم میں لا کر۔۔۔۔"

دو دری طرف زین کی بات اسے پتنگے لگائی۔۔۔۔

رہنے دیں کوئی کام نہیں ہے اور غلطی ہو گئی مجھ سے جو میں نے آپ کی سیکرٹی کو کچھ کہا

۔۔۔

وہ بگڑے موڈ کے ساتھ کال کاٹ گئی۔۔۔۔

"نجانے وہ کون سا دن ہو گا جب میں اپنی مرضی سے بھی کچھ کر سکوں گی۔۔۔"

بڑبڑاہٹ اتنی واضح تھی کے میز کے دوسری طرف بیٹھے ریحان نے بخوبی سنی تھی۔۔۔۔

تم یہاں میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ہو ایک دوست کی حیثیت سے کیا اپنی مرضی سے نہیں  
بیٹھی ہوئیں؟؟؟

ریحان کا سوال اتنا غیر متوقہ تھا کہ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"دیکھو روبینہ ماں باپ کا درجہ سب سے زیادہ بلند ہے اگر وہ غلطی پر بھی ہوں تو تب بھی

ہمیں حق نہیں ہے کہ ہم ان کی نافرمانی کریں۔۔۔"

رک کروہ اس کے تاثرات جانچنے لگا۔۔ مگر چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا۔۔۔۔۔

تم سمجھ رہی ہو نہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں؟؟

"مجھے اپنے ڈیڈ سے کوئی خار نہیں ہے لیکن ان کا اپنی شادی کا فیصلہ مجھے توڑ کر رکھ گیا  
 ----"

تھوڑی کے نیچے مٹھی جمائے وہ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو بغور دیکھا تھا:

کیوں کیا انھیں اپنی زندگی جینے کا حق نہیں؟؟

توقف کے بعد بھرپور سنجیدگی سے کہا گیا:

"لیکن ان کی زندگی اکیلی کی نہیں ہے اس میں میں بھی شامل ہوں۔۔۔"

وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتی ہوئی احتجاجاً بولی جس پر ریحان نے میکانیکی انداز میں گردن موڑ کر

لوگوں کو دیکھا جو ہنوز اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔۔۔۔

اب تم کیا چاہتی ہو؟؟؟

وہ اس کے چہرے پہ چھائے غصہ و اشتعال کو دیکھ کر بات بدل گیا۔۔ جذباتیت میں پی

اتچ ڈی کر رکھی تھی میڈم نے کوئی بعید نہیں تھا کہ غصہ کی تاب نہ لاتے ہوئے

ریسٹورینٹ کے ساتھ اس کا بھی ڈیزائن بدل دے۔۔۔۔۔

"میں چاہتی ہوں ڈیڈی اسے ڈیورس کر دیں۔۔۔"

اس سے کیا ہو گا؟؟

وہ جتنی آرام سے بولی تھی اس سے کئی زیادہ سکون ریحان کے چہرے پر تھا۔۔۔۔۔  
 "وہ میرے پاس واپس اجائیں گے ان کی ساری توجہ مجھ پر ہی ہو گی وہ مجھے بھی ٹائم دیں گے۔۔۔"

تو کیا اب وہ تمہیں وقت نہیں دیتے یا تمہارا حال احوال نہیں دریافت کرتے یا تمہیں یہاں بھیج کر یکسر غافل ہو چکے ہیں؟؟؟؟

وہ اس کی سائیکی سمجھ چکا تھا اس فیلڈ میں رہ کر اسے اچھا خاصہ ایکسپیرینس ہو گیا تھا  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

-----  
 Support@classicurdumaterial.com  
 "ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے انفیکٹ وہ تو دن میں تین چار بار کال کرتے ہیں اور جب میں پاکستان میں تھی تو انہیں میرے آنے، جانے، کھانے، پینے کے اوقات بھی ازبر تھے۔۔۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

"تو روبینہ پھر ٹائم دینا اور کسے کہتے ہیں اگر وہ اب بھی تمہاری فکر کر رہیں ہیں تو ان کی مسس کے اجانے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے۔۔۔۔۔"

ریحان نے مضبوط لہجے میں بول کر اسے گم سم کر دیا تھا وہ غائب دماغی سے اسے دیکھے گئی

-----

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

ورشہ کو ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے آج چوتھا دن تھا لیکن وہ اڑیل گھوڑے کی مثل بنی ہوئی تھی زونیرہ کو دیکھ کر بھی اسکا پتھر دل نہ پگھلا۔۔۔۔۔

جب سے آئی تھی وہ کبھی نصرین تو کبھی زر کے ساتھ ہوتی۔۔۔۔۔  
کیا ہوا زونی اتنی اداس کیوں بیٹھی ہو؟؟

زر دھم سے اس کے قریب گرنے کے سے انداز میں بیٹھتی ہوئی بولی۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com  
"کچھ نہیں بس ماما کیلئے دل اداس ہے۔۔۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

کیا مطلب کیا ہوا ہے آنی کو؟؟

زونی غیر ارادی طور پر بول گئی جس کا بعد میں ادراک ہوا۔۔۔

"نہیں بس وہ ہسپتال سے سیدھے فارم ہاؤس چلی گئیں تو اس وجہ سے ٹینشن میں ہوں

۔۔۔"



وہ بات کو گول مول گھوما کر بولی۔۔ تبھی دستک پر دونوں نے دروازے کی سمت گردن گھمائی۔۔ کلک کی آواز پر ناب کے مڑتے ہی دروازہ وا ہوا۔۔

ارے بھائی آپ کہاں تھے اتنے دن؟؟؟

وہ لپک کر عارض کی جانب گئی۔۔ عارض کی نظر زر سے ہوتی ہوئی سامنے بیٹھی زونی پر گئی تو اس کے چہرہ کی رنگت یک دم زردی مائل ہو گئی۔۔

میں کام سے کیا تھا مام کہاں ہیں؟؟

وہ اب نظروں کا زاویہ زر پہ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

وہ تو اپنے روم میں ہیں بھائی مجھے مام کا رویہ سمجھ نہیں آتا آنی اتنے دنوں بعد آئیں اور مام

نے انھیں جانے دیا نانو بھی ملاقات نہ کر پائیں۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے نانو نہ کسی سے بات کر رہیں ہیں نہ ہمارے ساتھ بیٹھ رہی ہیں بس مام کی

طبعیت پوچھی تھی اس کے بعد سے کمرے میں بند ہو کر رہ گئیں۔۔۔۔۔

"بھائی یہ سب اب آپ کو ہی ختم کرنا ہے کچھ بھی کریں اب چاچو اور آنی کو مینشن میں لے

آئیں یہ ان کا اپنا گھر ہے۔۔۔۔۔"

"زونی آپ آدھے گھنٹے تک ریڈی ہو جاو چاچو نے فارم ہاوس سے ڈرائیور بھیج دیا ہے وہ  
پہنچنے والا ہو گا۔۔۔"

وہ زر کو آنکھوں سے اشارہ دے کر زونی سے گویا ہوا اور اٹے قدموں پلٹ گیا۔۔ زونی  
نے اس کے جاتے ہی سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

تم کیوں جا رہی ہو؟؟؟

"یار ماما ہاں اکیلی ہیں مجھے ان کے پاس ہونا چاہیے تم چلو ساتھ۔۔۔"

اپنے ساتھ زونیرہ نے اسے بھی آنے کی دعوت دے ڈالی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نانو میں آ جاؤں؟؟؟

عارض نے انگلیوں کی مدد سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ اجازت پاتے ہی وہ اپنے پیچھے دروازہ بند

کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔۔

میری حنا کیسی ہے عارض؟؟؟

نصرین کو جانے سے پہلے وہ بتا کر گیا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہیں وہ آپ دعا کرتی رہا کریں ان کیلئے۔۔"

عارضہ ہمت نہیں جتا پایا تھا کہ نصرین کو حقیقت سے آگاہ کرتا۔۔۔

"وہ تو ہمیشہ میری دعاؤں کے حصار میں رہتی ہے۔۔"

تو اب آگیا ہے تو اپنی ماں کو سمجھا وہ فضول کی ضد کو چھوڑ دے۔؟

"میں اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔۔"

"آپ کو کیا لگتا ہے ایسا کیا ہونا چاہیے کہ دوریاں پل بھر میں ختم ہو جائیں۔۔۔۔۔؟

"مجھے تو ایک ہی حل نظر آتا ہے اس سب کا وہ ہے تیری شادی اگر زونی سے ہو جائے تو

۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نصرین نے بات ادھوری چھوڑ کر اسے دیکھا:

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اس کی ضوفی سے والہانہ محبت سے بخوبی واقف تھیں۔۔۔۔

"چاچو کا کہنا ہے کہ جب تک مام اور بابا خود چل کر میرا رشتہ نہیں لے جاتے وہ کسی طور

اس رشتے کے حامی نہیں بنیں گے۔۔۔۔"

اور حنا کا کیا موقف ہے؟؟؟

نصرین کو اندازہ تھا کہ کچھ ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔

"وہ تو راضی ہیں۔۔۔"

نصرین کے چہرے پر چمک در آئی۔۔۔

"دیکھ لو اپنی ماں کو جو قصور وار ہوتے ہوئے بھی اپنی غلطی تسلیم نہیں کر رہی اور اس کے

جگرے کو دیکھو سب کچھ لٹا کر بھی اپنی متاع جاں تمہیں دینے کو تیار ہے۔۔۔"

میں جانتا ہوں نا نو مجھے سب بتا دیا آئی نے۔ میں آپ کو لینے آیا ہوں کیا آپ میرے فیصلہ

میں میرا ساتھ دیں گی؟؟؟

وہ نصرین کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"ہاں میں تو چاہتی ہی یہ ہوں اچھا لگا تمہارے منہ سے سن کر میں چلتی ہوں تمہارے

ساتھ۔۔۔"

نصرین کے کہنے پر وہ کاوچ کی بیک سے ٹیک لگا گیا۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ کمرے میں آیا تو نورین وارڈ دوب میں تقریباً گھسی ہوئی تہہ کئے جانے والے کپڑوں کو

سلیقے سے درمیان والے خانے میں رکھ رہی تھی۔۔۔۔

کف کے بٹن کھولتا ہوا عین اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔۔ وہ بے دھیانی میں پلٹی تو زین سے ٹکرا گئی۔۔۔

جگہ اتنی تھی کہ وہ اگر فاصلہ بڑھانے کیلئے پیچھے ہوتی تو الماری سے جا لگتی۔۔

دم سادھے وہ اپنے سامنے چٹان سے وجود کو حائل دیکھ کر رُک گئی۔۔

آپ اتنی جلدی آگئے؟؟؟

زین کی نزدیکی اس کے حواس صلب کرنے لگی۔۔۔۔

میرا آنا آپ کو اچھا نہیں لگا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زین نے بروقت سوال داغا جس پر وہ اچھنبے سے سر اٹھا کر دیکھنے لگی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں نہیں میرا یہ مطلب تو نہیں تھا عموماً آپ چار بجے تک آتے ہیں نہ۔۔"

وہ فوراً تصحیح کرتے ہوئے بولی مبادا وہ کوئی غلط مطلب نہ اخذ کر لے۔۔۔۔

"غالباً کل آپ کا ہی کہنا تھا کہ شاپنگ کرنی ہے۔۔۔"

وہ اس کو اسی کی کہی بات یاد کروانے کی غرض سے بولا۔۔۔۔۔

"اوہ ہاں میں تو بھول ہی گئی۔۔۔"

وہ ہاتھ ماتھے پہ رکھ کر بولی۔۔۔۔۔

آپ کو چائے بنادوں؟؟

"ہاں بنادو۔۔۔"

زین کہہ کر پیچھے ہوا تو آدھی سے کم بچی ہوئی جگہ سے ہوتی ہوئی کمرے سے نکل کر کچن کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ اس کے پیچھے ہی کچن میں چلا آیا۔۔۔۔۔

پھرتی سے کام کرتے اس کے سفید ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا نگہت کی دھمکتی رنگت نورین کے مقابلے میں کسی طور نہ تھی لیکن کردار کی پختہ نورین نے اس کا دل جیت لیا تھا۔۔۔ ایک عورت کیلئے اس کی عزت و وقار، ہی سب کچھ ہے کردار کے اس معاملے میں نورین کا پلڑا بھاری تھا۔۔

زین یہ بھول رہا تھا کہ کردار کا ہلکا تو وہ بھی تھا نگہت اکیلی ہی ذمہ دار نہیں تھی بلکہ زین بھی برابر کا شریک تھا۔۔۔۔۔

مرد اپنا کیا بھول جاتا ہے لیکن عورت کے کئے کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔۔۔

زین کے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی تھی اگر نگہت میرے ساتھ رات گزار سکتی ہے تو  
نجانے کس کس کے ساتھ اس کے یار انے ہوں گے۔۔۔

وہ دس بار میسج کو پڑھ چکا تھا لیکن ابھی بھی سمجھ سے باہر تھا نہ ہی اس کے اکاؤنٹ میں اتنی  
رقم تھی اور نہ ہی اس نے بینک سے ابھی لون کیلئے اپلائی کرنے کا صرف سوچا تھا عمل میں  
تاخیر کر رہا تھا ان ہی سوچوں کے محور میں الجھا ہوا تھا ایک کوند اسالپکا۔۔  
کہیں روبینہ نے تو؟؟؟

"لیکن اسے کیا پتا میرے اکاؤنٹ کا۔۔۔"

"لیکن یار یہ تو پاکستان کے الائیڈ بینک سے ٹرانسفر ہوئے ہیں آخر کون ہو سکتا ہے۔۔۔ کیا  
پتا غلطی سے ہو گیا ہو۔۔۔"

چلو جو بھی ہے جلد معلوم ہو جائے گا میں فلحال اسے ایسے ہی رہنے دوں گا۔۔۔

کیسی ہو پریٹی گرل؟؟؟

فٹ فٹ تم سناو؟؟؟

"ہاں میں بھی۔۔۔"



آج کیسے یاد کر لیا ہم غریبوں کو؟

وہ شرار تا بولتا اسے چڑا گیا۔۔۔

"اوکے بائے۔۔"

دوسری جانب سے کال کاٹی جا چکی تھی جبکہ وہ کال کرتا ہی رہ گیا۔۔

یہ کیا حرکت تھی روبینہ؟؟

دوسری کال پر ہی ریسو کر لی گئی تھی۔۔

تم جو ایک ہی بات کی رٹ لگائے بیٹھے ہو اس کے بارے میں کیا کہو گے؟

وہ بھرپور سنجیدگی سے بولی خفگی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

"اب جو حقیقت ہے وہ ہی کہوں گا نہ اس میں برا ماننے والی کون سی بات ہے۔۔"

"ریحان پلیز اپنی غریبی کا رونا بند کر دو اب سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ناشکری والی باتیں

کرتے ہو اللہ پر بھروسہ رکھو جو آج دے رہا ہے وہ کل بھی دے گا۔۔"

ارے میں نے کہیں غلط نمبر ڈائل تو نہیں کر دیا؟؟

وہ بھرپور سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟

دوسری طرف وہ بھی نا سمجھی سے بولی۔۔

"محترمہ اتنی سمجھداری کی باتیں جو کر رہیں ہیں۔۔"

وہ استہزائیہ لہجے میں بولا۔۔

"بہت مار کھاو گے تم۔۔"

جبکہ وہ ایک بار پھر بری طرح چڑچکی تھی۔۔

اوکے اوکے اب نہیں کر رہا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ بتاؤ آج کیوں نہیں آئیں۔؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ مزید رنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

تم وہاں گئے تھے؟؟

روبینہ کی آواز میں حیرانگی ریحان کو واضح محسوس ہوئی۔۔۔

"میڈم میں وہیں ہوں ابھی بھی۔۔۔"

وہ بولا جبکہ روبینہ کا ماتھا ٹھنک۔۔

اسٹوپڈ پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟

"تم نے پوچھا جو نہیں۔۔"

وہ اسی کے انداز میں بولا تو روبینہ مسکرا دی۔۔۔

"اوکے وہیں رکو میں آتی ہوں۔۔۔"

کال کاٹ کر وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔۔۔

سادہ طور طریقے رکھنے والا ریحان اسے اچھا لگا تھا کیوں کہ وہ اس کی انکھیں پڑھنے کا فن رکھتا تھا۔۔۔

روبینہ ناچاہتے ہوئے بھی اس سے دوستی قائم رکھنے پر مجبور تھی اس سب کے باوجود کہ وہ اس کے نہ تو سرکل سے تھی اور نہ ہی ہمیشہ یہاں رہنے والی تھی۔۔ کیا تھا انجام ان کی دوستی کا۔۔ دور کھڑی قسمت ان پر ہنس دی۔۔۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

لیونگ روم میں پانچ نفوس کے ہوتے ہوئے بھی طوفان کے بعد والا سناٹہ چھایا ہوا تھا

۔۔۔۔

خرم جو کہ ورشہ کے برابر میں براجمان تھا مکرم کے تاثرات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔۔۔  
مکرم کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ پڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

پاس بیٹھی حنا نے اپنا ٹھنڈا برف ہاتھ مکرم کے ہاتھ کی پشت پر رکھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بھی خوف نمایاں تھا جسے چھپانے کی سعی کرتے ہوئے وہ اسے خاموش رہنے کا اشارہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔

مکرم تمہاری جو بھی شرائط ہوں گی وہ خرم اور ورشہ کو منظور ہوں گی تم کہو جو بھی کہنا چاہ رہے ہو؟؟؟

نصرین بیگم کی آواز نے فضا میں چھائے تناؤ کو اور بڑھا دیا۔۔۔ جبکہ ورشہ کا بے چینی سے پہلو بدلتا حنا کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکا۔۔۔۔۔

امی کیا یہ ہمارے ساتھ نا انصافی نہیں؟؟؟

حنا نے کھر درے لہجہ میں بول کر اڈتے آنسوؤں کو حلق میں اتارا۔۔۔۔۔

کیسی نا انصافی حنا اب جب سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق ہو رہا ہے تو کس نا انصافی کا ڈنکا بجا کر یہ ثابت کرنا چاہ رہی ہو کہ تم نے عارض کو یہ سب کرنے کو نہیں کہا؟؟؟؟

ورشہ کے زہر میں بجھے تیر پر وہاں موجود تمام لوگ دم سادھے اسے دیکھنے لگے

-----

حنا کو لگا اس میں اب اور کوئی بات کہنے کی ہمت باقی نہ رہی ہے۔۔۔

"ورشہ سوچ سمجھ کر بات کرو وہ مت کہو جسے سن کر تم اپنے آپ سے بھی منہ چھپاتی پھرو  
"-----"

"امی پچھلے پندرہ سالوں سے آپ مجھے ہی صلواتیں سناتی آرہی ہیں۔۔ کیا میرا صرف اتنا  
ہی قصور تھا کہ میں اپنے بیٹے کی بیوی کو صحت یاب دیکھنا چاہتی تھی بولیں۔۔۔

کون نہیں چاہے گا اس کا بیٹا اپنے لئے جو شریک حیات ڈھونڈے اس میں کوئی نقص نہ ہو  
"-----"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بند کرو اپنی بکواس!!!

نصرین کی دھاڑ پورے کمرے میں گونجی۔۔۔

"مجھے افسوس ہے تمہارے تعلیم پر، تمہارے پیشے پر۔۔۔۔۔"

اور انتہائی افسوس ہے کہ میں نے تمہارے فیصلے پر چپ سادہ لی۔۔۔

تم نے ایک بچی کو اس کے ناکردہ قصور کی سزا دی ہے تم کیسے اپنے آپ کو بری الزمہ  
گردانتی آرہی ہو جواب دو۔۔۔

اگر خدا ناخواستہ وہ ہی تکلف زر کو لاحق ہو جاتی تو کیا کرتی تم؟؟؟

جو حنا نے سہا وہ سہہ پاتیں تم اپنی پہلوٹی اور جوان اولاد کی موت دیکھ پاتی تم؟؟؟  
حنا کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا ہونٹ نیلے، ساکت پلکیں ایک ہی نقطہ پر ٹھہر گئیں وہ  
سالوں پہلے گزر جانے والے وقت میں جا پہنچی تھی۔۔۔۔

"امی کچھ تو خدا کا خوف کریں آپ میرے سامنے ہی میری اولاد کو بد دعائیں دے رہیں  
ہیں۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

ورشہ نے چیخ کر روتے ہوئے کہا؛  
<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

"ورشہ بی بی خدا کا خوف تم کرو عارض کی رضا مندی کے اگے تم کچھ نہیں کہہ سکتیں اب  
تو ہوش سے کام لو۔۔۔۔۔"

نصرین نرم پڑتے ہوئے ایک بار پھر اس سے ملتی ہوئیں۔۔۔۔

وہ جو کب سے دروازے کے باہر کھڑی اندر ہونے والی گفتو تشنید کو سن رہی تھی  
دھندلائی آنکھوں سے موبائل پر کانپتی انگلیاں چلانے لگی۔۔۔۔۔

بس کریں امی میں اب آپ کا کوئی الزام اپنے اوپر برداشت نہیں کروں گی۔۔۔  
ورشہ احتجاجاً چٹخ کر بولی اس کے برعکس خرم اور مکرم اپنی اپنی جگہ الجھے ہوئے تھے۔۔۔  
"ضوفی کی موت عارض کے چلے جانے کے صدمہ سے ہوئی تھی میری وجہ سے نہیں  
"۔۔۔۔۔

ابھی نصرین کوئی بات کرتیں ہی کہ عارض کی آواز پر سب اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

"مام!!!!!! <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

آخر آپ اپنی غلطی تسلیم کیوں نہیں کر لیتیں۔۔۔ ضروری ہے ہر بات آنی کو تکلیف  
پہچانے کی ہی کی جائے۔۔۔۔۔"

"میں نے ہی چاچو سے اس رشتے کا کہا تھا اور اب بھی کہوں گا اگر آپ کو اعتراض ہے تو  
مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"



ورثہ نے دکھ کی کیفیت سے اپنے سے اوپر آتے قد کے بیٹے کو دیکھا جو اج اس کے  
مد مقابل کھڑا تھا۔۔۔"

"لیکن میں اب اس رشتے کے خلاف ہوں پہلے نہیں سمجھ پائی تھی اب سمجھ گئی ہوں خرم  
صحیح تھا وہ تمہیں مجھ سے زیادہ سمجھتا ہے۔۔۔"

مجھے معاف کر دو تم دونوں میں یہ رشتہ لیکر تمہیں امتحان میں ڈالنے چلی آئی۔۔۔۔

ورثہ مجھے ساری زندگی یہ افسوس رہے گا کہ میں حنا کے حق میں کچھ نہ بول سکی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> --

نانو کیا آپ کو مجھ پر بھی بھروسہ نہیں رہا؟؟؟

عارض کی بات پر وہ تمہیں اور عینک کو عین انکھوں کے قریب کرتے ہوئے بولیں

----

"تم پر تو ہے بیٹا لیکن تمہاری ماں پر نہیں رہا پہلے بھی اس کے کہنے پر تم ضوفشاں کو چھوڑ گئے تھے اب میں ایک ماں کو اس کی دوسری بیٹی کی جدائی میں سسکتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔"

اس سب میں پر سکون صرف مکرم تھا جبکہ خرم تو ایک ہی بات میں اٹک گیا۔۔۔ کیا کیا تھا  
اخرو رشہ نے جو ضوفنی اپنی باقی سانسیں بھی نہ لے پائی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

تم نے بلوایا تھا عارض کو؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھول کر عین زرنش کے سامنے جا کھڑی ہوئی جو زونی کے  
ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زونی بھی ورشہ کے تیور دیکھ کر سہم گئی۔۔۔۔

"مام میں نے!!! آپ پلیز میری پوری بات سنیں۔۔۔۔"

وہ مناتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

عارض اس وقت کبیر کے ساتھ تھا جب وہ لوگ فارم ہاوس پہنچے تھے اچانک اس کا آنا وہ  
بھی ٹھیک جگہ اس پر ورشہ کا شک جس پر گیا تھا وہ زرنش تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زرنش جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔ ہاں یا نہیں؟؟؟

"ہاں مام۔۔۔"

زرنش نے ہمت مجتمع کر کے کہا جس پر ورشہ کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔

ورشہ!!!

وہ جو ورشہ کو ڈھونڈتا ہوا وہاں آیا تھا دھاڑ کر قریب آیا۔۔۔

"بہت ہو گیا ورشہ تم اپنی ہی اولاد کی دشمن بن جاو گی مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔"

زونی منہ پہ ہاتھ رکھے یہ سب تماشہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

خرم کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑھ گیا تھا ایک پل کو تو ورشہ بھی سہم گئی تھی۔۔۔

پوچھیں اس سے کیوں بلوایا تھا اس نے عارض کو؟؟؟

ورشہ نے کینہ تو ز نطروں سے خرم کے سینے لگی زرنش کو دیکھا جو گال پہ ہاتھ رکھے سسک رہی تھی

"چپ کر جاو ورشہ مجھے سمجھ نہیں آتا اتنی زہریلی کیسے ہو سکتی ہو تم جو اپنی ہی اولاد کو دکھ

و تکلیف دے رہی ہے۔۔۔۔"

ورثہ نے خونخوار نظروں سے خوف زدہ کھڑی زونی کو دیکھا۔۔۔

فساد کی جڑ!!!

وہ محض بڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

دوسو کی رفتار پر وہ ہائی وے پر گاڑی دوڑا رہا تھا رات کا وقت تھا ٹریفک لائٹس کی روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔۔

تمہاری ماں پر بھروسہ نہیں!!!!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کہاں گئی وہ محبت جس کا پرچار کرتے تھے!!!

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اسی کے کہنے پر ہی چھوڑ گئے تھے تم بھی!!!

عاضی تم گئے تو میں مر جاؤں گی!!!

مختلف آوازیں اسے اپنے قریب بہت قریب سنائی دے رہیں تھیں۔۔۔۔۔

سامنے سے آتے ٹرک کی روشنی اس کی آنکھوں کو چھندھیا گی آنکھوں پر دائیں ہاتھ کا بازو رکھے وہ اسٹیئرنگ وہیل کو دوسری طرف گھمانے لگا۔ ٹرک کو بجائے دائیں طرف سے

گزرانے کے ڈرائیور اسے عارض کی گاڑی کے آگے لے آیا عارض نے گھبرا کر دونوں ہاتھوں کو اسٹیئرنگ پر جما کر دائیں جانب گھمایا اس سے پہلے گاڑی کو مکمل طور پر دائیں طرف لاتا زبردست تصادم سے ٹرک کی ہیڈ لائٹس چکنا چور ہوئیں تھیں جبکہ عارض کا سر بری طرح وہیل سے ٹکرایا۔۔۔ گاڑی کی ونڈ شیلڈ کرچی کرچی ہو کر کچھ سڑک پر اور کچھ عارض کے جسم میں گھس گئیں۔۔۔ لہو لہان عارض ہوش و خروش سے بیگانہ ہو کر وہیں گر گیا۔۔۔۔۔

جب کہ ٹرک گاڑی سے ٹکرا کر جھاڑی کی جانب گرا۔۔۔۔۔

ڈرائیور ٹرک کے نیچے دب گیا۔  
<https://www.classicurdumaterial.com>

آس پاس ہو کا عالم تھا سوائے کتے اور بھیڑیوں کے علاوہ کسی نے یہ قیامت خیز منظر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں بولو کبیر؟؟؟

خرم نے موبائل پر آتی کال ریسیو کرتے ہوئے کہا:

کیا!!! کہاں ہے وہ اس وقت؟؟؟

کون سے ہسپتال؟؟

"تم فوری طور پر وہاں کے ڈاکٹر سے میرا رابطہ کرو اور میں پہنچتا ہوں۔۔۔"

"خوش ہو جاؤ ورشہ بی بی تمہاری فضول سی نفرت اور بیٹے سے ضد نے اسے ہسپتال پہنچا

دیا۔۔۔"

وہ زور سے بول کر اسے پتھر کر گیا تھا۔۔۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اسٹریچر کے پہیوں کی آواز کبیر کو ہولائے دے رہی تھی وائٹ شرٹ لہورنگ ہو چکی  
تھی خود اس کے ہاتھ بے جان ہوئے جارہے تھے۔۔۔ عارض کے ماتھے سے بھل بھل  
خون بہہ کر چادر کو بھی رنگ رہا تھا۔۔۔

"نرس!!! ڈاکٹر جلدی کریں پلیز اس کا بہت خون بہہ چکا ہے۔۔۔"

وہ اسٹریچر کو دھکیلتا تقریباً چلایا تھا۔۔۔ نرس "انہیں فوری طور پر آئی سی یو لے جائیں

۔۔۔"

ان میں سے ایک ڈاکٹر نے کبیر کے چلانے پر نرس سے کہا نرس کے چلنے میں اور روانی آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

عارض!! اللہ خیر کرے اسے جانے کس نے دیا باہر؟؟  
 نصرین نے سینے پہ ہاتھ دھر کر روتے ہوئے اڈتے خوف کو دبایا۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "خرم مجھے جانا ہے اپنے بچے کے پاس لے چلو ابھی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ زور و شور سے روتی ہوئی سامنے کھڑے خرم سے بولیں۔۔۔۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> امی!!!!

میرا عارض!!!

وہ ایسے تو نہیں جاسکتا مجھے چھوڑ کر؟؟

ورثہ کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی ٹوٹے پھوٹے الفاظ پر خرم نے ورثہ کی جانب سے رخ پھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔



"بھیو آپ چلیں میرے ساتھ۔۔"

"باقی آپ سب دعا کریں عارض کو کچھ نہ ہو۔۔"

وہ سرخ چہرے کے ساتھ وہاں موجود سب پر طائرانہ نظر ڈال کر خرم کا ہاتھ تھامتا ہوا  
پورچ کی طرف چلا آیا جہاں ڈرائیور ان کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا امی آپ نے چھین لیا اس نے!!

اس نے مجھ سے میرے بیٹے کو چھین لیا!!

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ورثہ ہندیانی انداز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
بجو میں نے؟؟؟

حنانے تر چہرے کیساتھ بے یقینی سے اپنی بہن کو دیکھا جو اس کی دشمن بنی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

"تم نے نہیں تو کس نے؟؟ بولو جو اب دو حنا تم میرے ساتھ ایسا کرو گی میں نے کبھی

زندگی میں نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔"

ورشہ جذباتی انداز میں چیخی۔۔۔

"پہلے تو تم نے خرم کو مجھ سے متنفر کیا تب بھی تمہاری دال نہ گلی تو میرے بیٹے کو اپنے گھر بلوا کر میرے خلاف اس کے دل و دماغ میں زہر بھر دیا۔۔۔۔"

وہ حنا کا بازو دبوچے پاگل پن کی حدوں کو چھو رہی تھی جبکہ نصرین صدمہ کی حالت میں تھیں۔۔۔

میں ایسا کیوں چاہوں گی آخر اور کیا ملے گا مجھ یہ سب کر کے؟؟؟  
حنا بھی اتنے ہی غصہ سے گویا ہوئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

"تمہارا بدلہ پورا ہو گا حنا۔۔۔"

وہ عارض کے حادثے کا سن کر اپنے ہوش کھو بیٹھی تھی کیا بول رہی تھی اس خود کو بھی علم نہ تھا۔۔۔۔

کیسا بدلہ؟؟؟

یہ کیسا انکشاف کرنے والی تھی وہ۔۔۔ حنا نے اپنے لرزتے قدموں کو مضبوطی سے  
کارپیٹ پہ جمانے کی کوشش کی۔۔۔۔

ضوفشاں کی موت کا بدلہ!!!

میشن سے در بدری کا بدلہ !!!

جائیداد میں حصہ نہ دینے کا بدلہ !!!

حنا کو لگا فارم ہاوس کے در و دیوار اس پر آن گرے ہوں۔۔۔ وہ بنا پلک جھپکائے

پھڑ پھڑاتے لبوں سے بولی۔۔

ضوفشاں کی موت کا بدلہ؟؟

تو کیا اس عورت کی کہی ہر بات سچ تھی؟؟؟؟

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو ورشہ ہوش کرو۔۔۔۔"

نصرین نے اشتعال میں اکرو رشہ کو گھر کا۔۔۔ کیوں کہ وہ اپنی اولاد کی رگ سے واقف تھیں وہ جانتی تھیں کہ ان کی اولاد کبھی یہ گھناؤنا کام انجام نہیں دے سکتی۔۔۔۔

"ہوش میں ہوں امی میں اپنا گناہ قبول کرتی ہوں اس رات ضوفشاں کی سانس رکنے کی

وجہ میری زہریلی باتیں تھیں۔۔۔۔ وہ برداشت نہ کر پائی اور دم توڑ گئی۔۔۔۔۔"

ورشہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہاتھوں میں چہرہ ڈھانپنے اپنے جرم کا اقرار کر گئی۔۔۔۔۔

"میں تمہارے پاؤں پکڑتی ہوں معاف کر دو مجھے میرے بیٹے کو مجھ سے مت چھینو میں نے اس کی جدائی پندرہ سال برداشت کی ہے اب وہ میرے پاس ہوتے ہوئے بھی میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔۔"

حناورشہ کے مد مقابل بیٹھتی ہوئی کانپتے ہاتھ سے اس کا رخ اپنے جانب کیا۔۔۔

"لیکن آس نے تو کہا تھا کہ ضوفشاں کا گلہ آپ نے ہی دبایا تھا۔۔۔"

حنارکتے ہوئے سانس کو بمشکل کھینچتے پتھرائی نگاہوں سے دیکھتی بولی؛

جب کہ ورشہ نے اسے اجنبی نظروں سے دیکھا:

"کیا!!! کیا میں تمہیں اتنی گھٹیا لگتی ہوں؟؟؟"  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

ہاں میں مانتی ہوں کہ جو سب میں نے کیا اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لیکن اتنی پیچ حرکت نہیں کر سکتی کہ اپنی ہی ہاتھوں کی پلی پچی کو اپنے ہی ہاتھوں سے ماردوں۔۔۔

تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ضوفی کو۔۔۔"

ورشہ کو ورطہ حیرت و بے یقینی نے جملہ پورا نہ کرنا دیا۔۔۔

نصرین نے وہیل چئیر گھسیٹتی ہوئی ان دونوں کے پاس آرکیں۔۔۔

حنایہاں دیکھو؟؟؟

نصرین نے مضبوط لہجے میں کہا؛

تم سے کس نے کہی یہ بات؟؟؟؟

"نگہت نے۔۔"

حنا کے بولنے پر ورشہ نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا: اس کے برعکس نصرین کچھ بھی نہ سمجھ  
پائیں تھیں۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کیا بات ہے شاہ سب ٹھیک ہے نہ؟؟؟ <https://www.facebook.com/>

عنایہ نے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے وال کلاک کو گھورا  
جو ڈھائی بج رہی تھی۔۔۔

در راب عجلت میں سائیڈ ٹیبل سے وائلٹ اور گاڑی کی چابی اٹھا رہا تھا جب عنایہ کی آواز  
پر ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا؛

"عارض کا شدید ایکسڈینٹ ہوا ہے کبیر کی کال آئی تھی خرم تو شہر سے باہر ہے اسے پہنچنے میں وقت لگے گا میں جا رہا ہوں۔۔۔"

عنایا کو چار سو والٹ کا کرنٹ لگا پھک سے نینداڑی اور وہ ہزارویں حصے میں بیڈ چھوڑ کر اٹھی۔۔۔

وہ کہاں تھا اس وقت اور کبیر!!! کبیر ٹھیک ہے نہ؟؟؟  
وہ سوال پر سوال کرتی ہوئی درر اب کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

"عنایہ کبیر ٹھیک ہے میری جان آپ پریشان ہوں عارض کے لئے دعا کریں میں جا رہا ہوں۔۔۔"

وہ عنایہ کو دلا سادے کر نکلا ساتھ ہی موبائل پر نمبر ملایا۔۔۔

وعلیکم سلام راشد کہاں ہو؟؟؟

"اوکے ہائی وے پر فوری طور پر پہنچو اور وہاں کے علاقے پر ناقہ بندی کروادو۔۔۔"

(yes hurry , up now)

دوسری طرف لہجہ کی سختی محسوس کر کے وہ چوکنا ہوا۔۔۔۔۔

پندرہ بیس منٹ میں وہ ہسپتال میں موجود تھا کوریڈور سے گزر کر وہ آئی سی یو کی طرف آیا تو ملگجے اور بکھرے حلیے میں کبیر کو تنہا پایا۔۔۔

شرٹ پر جا بجا خون کے دھبے نمایاں تھے۔۔۔

کبیر نے قدموں کی آہٹ پر سر اٹھ کر دیکھا تو کب کے رکے آنسو باڑ توڑ کر گالوں پہ پھسلنے لگے۔۔۔

"بابا عارض۔۔۔"

بلاشبہ وہ ایک مضبوط اعصاب کا مرد تھا لیکن جو حالت عارض کی تھی یہ کہنا مشکل تھا کہ

زندہ رہے گا بھی یا نہیں۔۔۔

"کام ڈاؤن کبیر جسٹ ریلیکس کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔"

در راب نے اس کے کاندھے تھپکے جس پر اس نے ہتھیلی انکھوں پر رگڑی۔۔۔

ڈاکٹر نے کچھ بتایا؟؟؟

در راب نے اسے تھام کر بیچ پر بٹھایا۔۔۔ یقیناً کوئی بڑی بات تھی کہ کبیر اپنے آپ کو

رونے سے روک نہیں پایا۔۔۔



ہسپتال میں ہر سوسناٹا چھایا ہوا تھا ویسے بھی ہسپتال کے اس گوشے میں ہر بندہ کو آنے کی اجازت نہ تھی سیریس حالت والے مریض ہی زیادہ تر یہاں لائے جاتے۔۔۔۔۔

گھڑی نے تین بجائے تو کبیر نے بھی جلتی انکھوں کو سکون دینے کیلئے سر پیچھے دیوار سے ٹکا یا۔۔۔۔۔

درر اب کے موبائل کی آواز نے وہاں کے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا؛

ہاں بولوراشد؟؟؟ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMovie>

"سر جس بندے کا یہ ٹرک تھا نہ ہی اس کے پاس سے لائسنس نکلا اور نہ وہ پہلے سے ٹرک چلانا جانتا تھا۔۔۔ موبائل پہ جو لاسٹ کال تھی وہ کسی صادق نام کے بندے کی تھی جو اب بند ہو چکا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے تم وہاں کے تھانے میں ایف آئی آر درج کروادو اور جانچ پڑتال جاری رکھو جو بھی ثبوت ملتے ہیں فوراً مجھ تک پہنچاؤ۔۔۔۔"

"لیکن سریہ کام آپ کا نہیں ہے آپ کہیں تو اسپیکٹر نیازی کو انولوکرو۔۔۔۔"

راشد کی بات پر اس کی تیوری چڑھ گئی۔۔۔۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو مجھے بھی پتا ہے یہ کام کس کا ہے۔۔۔۔ یہ کیس میرے بیٹے کا ہے اسے میں ہی ہینڈل کروں گا تمہیں اگر دقت ہے تو ریزائن لیٹر سائن کر دو۔۔۔۔"

"نوسر سوری سر۔۔۔۔"

راشد بولتا ہی رہ گیا ہے درر اب نے غصہ سے کال کاٹ دی۔۔۔۔

سراٹھا کر دیکھا تو کبیر کو اپنی جانب دیکھتا پایا۔۔۔۔

تھینک یو بابا!!!

کیا یہ تمہیں کہنا چاہیے؟؟؟

درر اب نے حفالجے میں کہا:

"نہیں۔۔۔۔"

صبح کا ستارہ نمودار ہوا تو آہستہ آہستہ فلک نے تاریکی کو اجالے میں سمیٹ لیا۔۔۔۔۔

خرم اور مکرم دونوں کو ریڈور میں آتے دیکھائی دیئے۔۔۔۔۔

کیسا ہے عارض؟؟؟

بیک وقت دونوں کے منہ سے ایک ہی بات نکلی تو کبیر نے میکانیکی انداز میں خرم کا ہاتھ تھام کر جھکے ہوئے سر سے کہا:

"ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگلے چوبیس گھنٹے اہمیت کے حامل ہیں اگر ان گھنٹوں میں وہ ہوش میں

اجاتا ہے تو گویا اسے دوسری زندگی ملے گی ورنہ وہ کومے میں بھی جاسکتا ہے۔۔۔۔۔"

خرم کے قدم لڑکھڑائے تو بروقت مکرم نے اسے سنبھالا۔۔ وقت وقت کی بات ہوتی ہے  
کل مکرم کو ضرورت تھی اور آج خرم

اسی دورا ہے پر کھڑا تھا جس پر کئی سال پہلے مکرم ایستادہ تھا۔۔۔

"حوصلہ کریں بھیو عارض کو کچھ نہیں ہوگا۔"

مکرم نے اس سے زیادہ خود کو حوصلہ دیا تھا۔۔۔۔۔

دراب خرم کے بائیں سائیڈ پر بیٹھ کر اسے تسلی دینے لگا۔۔۔ جبکہ کبیر گھر جا چکا تھا اور  
زیادہ دیر بد نما کپڑوں میں گزارنا اس کیلئے ناممکن ہو چلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

کب کی فلائٹ ہے تمہاری؟؟؟

آواز میں افسردگی روبی کو بخوبی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"کل دوپہر تین بجے کی۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

روبینہ کی بات پر وہ چہرہ دوسری جانب موڑ گیا۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

کیا تم تھوڑے دن رک نہیں سکتیں؟؟؟

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

ایک مبہم امید اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔

"میری کلاس اسٹارٹ ہو چکی ہیں ڈیڈ نہیں رکنے دیں گے زیادہ دن۔۔۔"

"اوہ ہاں پھر تو واقعی مشکل ہو جائے گا۔۔۔"

ریحان نے اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہا تھا۔۔۔

ایک کام کرو گی؟؟؟

توقف کے بعد گویا ہوا:

"ہاں بولو۔۔۔"

روبینہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میں تمہیں اپنے گھر کا ایڈریس دوں گا کیا تم میرے گھر جاسکتی ہو؟؟؟

وہ اب براہ راست اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا شاید اپنے اور اس کے مابین پیدا ہونے والی  
فیلنگز کو کوئی نام دینا چاہ رہا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

گھر!!! لیکن؟؟؟؟

وہ اس کی عین توقع کے مطابق سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔ زہر خند مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتا وہ  
اسے کیا کچھ نہیں باوا کروا گیا تھا۔

روبینہ بچی تو نہیں تھی جو اس کے تاثرات سمجھ نہ پاتی۔۔۔ حیرت سے زیادہ دکھ ہوا تھا اسے  
ریحان پر۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر ریحان علی اپنے نظریات کو اتنا پست نہ رکھو کہ سامنے والا وہ دیکھے جو اس کے گماں  
سے باہر ہو۔۔۔۔۔

"گر یقین اور اعتبار کرتے ہو تو اسے قائم رکھنا بھی سیکھو۔۔۔ اگر یہ محض دل لگی نہیں تو

ایڈریس اور پیغام میل کر دینا۔۔ پاکستان پہنچتے ہی کر دوں گی تمہارا کام۔۔۔۔۔"

وہ جتنی نظر ڈال کر اسے حقہ بقہ چھوڑ کر کیب میں آ بیٹھی۔۔۔ نجانے دل کو اس کی بے

اعتباری پر اتنا دکھ کیوں ہوا تھا کہ آنسو رخسار پر بہہ نکلے۔۔۔۔۔

کچھ رہ تو نہیں گیا؟؟؟

وہ صوفہ پر گرنے کے سے انداز میں اس کے قریب ہو بیٹھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ طنز تھا؟؟؟۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

زین کے دیئے جانے والے اعتماد نے ان کے بیچ حائل دوری کو گرا دیا تھا وہ اب بلا جھجک

اس سے باتیں کر لیا کرتی۔۔۔۔۔

"جی بلکل۔۔۔"

زین کے صفا چٹ بولنے پر نورین کا منہ کھل گیا جسے بند کرتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

"تم عورتیں تھکتی نہیں ہو بازاروں کے چکر کاٹنے سے بہتر ہے بندہ جلدی پسند کرے پیسے دے اور گھر آجائے۔۔۔ لیکن نہیں اگر وہ 5000 کا سوٹ 4500 میں دے رہا ہے تو بجائے غنیمت جاننے کے اس سے بحث کرنے کھڑی ہو جاتیں ہیں۔۔۔"

وہ سخت بے زار آیا ہوا تھا اپنا غصہ اب الفاظوں کے ذریعے نکال رہا تھا۔۔۔

اخر آپ کو مسئلہ کس چیز سے ہے ہمارے بازار جانے سے یا بحث کرنے سے؟؟؟  
وہ اب کڑے تیوروں سے اس کی جانب پلٹی۔۔۔ لیکن دوسرے ہی پل زین نے اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

"دونوں سے میری جان۔۔۔"

زین کے بدلتے موڈ نے نورین کے چھکے چھڑا دیئے۔۔۔ جس پر نظریں بھی نہ اٹھا سکی

----

اففف کتنا شرماتی ہو تم!!!

وہ اسے تنگ کرنے درپہ تھا۔۔۔۔

"مجھے کام ہے۔۔۔"

وہ فاصلہ بڑھانے کی تگ و دو د میں ہکلاتے ہوئے بولی۔۔۔



"کوئی نئی بات بتاؤ بیگم۔۔۔"

وہ محبت پاش لفظوں سے تکتا ہوا بولا جبکہ وہ تو بیگم لفظ پر ہی آٹک گئی۔۔۔  
 کیا!!! بیگم!!! میں آپ کو بیگم لگتی ہوں۔؟؟

اسے دھچکا لگا تھا زین کے طرز مخاطب پر۔۔۔۔

"ہاں تو بیگم کو بیگم ہی کہیں گے نہ اب بے غم تو کہنے سے رہا۔۔۔۔"

کیا مطلب یار بیگم!!! میں اتنی موٹی اور عمر والی ہوں کہ آپ نے بیگم کا ہی لقب دے  
 ڈالا۔۔۔۔

چہرے کے تاثرات ہر گز نظر انداز کرنے والے نہیں تھے وہ جو اپنی پسند کی شوپنگ کر  
 کے بہت خوش تھی زین نے اس خوشی کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا لوجک ہوئی بیوی کو بیگم بھی کہتے ہیں۔۔۔"

زین نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

"مجھے نہیں اچھا لگتا یہ بے کار ورڈ۔۔۔"

باقاعدہ منہ پھولا کر روٹھے انداز میں کہا گیا۔۔۔۔

خود سے بھی کچھ خفا سے لگتے ہو

عشق میں مبتلا سے لگتے ہو

درد دل کا سبب ہو لیکن

درد دل کی دوا سے لگتے ہو!!!

وہ مدھر سی آواز میں بولا تو وہ سر جھکا کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

بس اتنی سی ناراضگی؟؟؟ Support@classicurdumaterial.com

زین نے پھر ٹانگ اڑائی۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں ناراضگی اگلے دو دن تک چلے گی۔۔۔"

وہ انگوٹھا دکھا کر صوفے سے اٹھ گئی اور شاپنگ بیگز جو بیڈ پر پھیلے ہوئے تھے سمیٹ کر

وارڈروب میں رکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

ماضی:-

عاضی آخری بار پوچھ رہی ہوں بیڈ دے رہے ہو یا نہیں؟؟؟  
 سورج کی کرنیں اس کے سفید چہرے پر سرخی گھلا رہی تھیں۔۔۔ وہ سب کو فراموش  
 کئے غصہ سے لال پیلی ضوفی عارض کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔  
 "نہیں دوں گا۔۔۔"

عارض مزے سے بول کر اس کے غصہ کو ہوا دے گیا؛  
 عارض کے صاف انکار پر کبیر نے اپنے بتیسی دیکھائی۔۔۔  
 "اوائے یہ ڈینٹونک کا اشتہار لگانا بند کرو۔۔۔"  
 وہ عارض کا غصہ کبیر پر نکال کر بال کیاری کی جانب اچھال کرتی فن کرتی لان سے نکلتی  
 چلی گئی۔۔۔۔۔

کبیر نے منہ پھولا کر عارض کو دیکھا جو کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔  
 "آفت کی پرکالا کو کھلانے ک تمھیں ہی شوق تھا اب بھگتو۔۔۔"  
 وہ بیڈ وہیں رکھ کر پیر پسا رہے بیٹھ گیا؛

"یار مجھے اس کی معصوم شکل دیکھ کر ہمدردی ہوتی ہے۔۔ اس لئے کھلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔"

کبیر نے منماتے ہوئے صفائی دی۔۔۔ تبھی پھولوں جیسے گلابی گال والی لڑکی بھاگتی ہوئی عارض کے پاس آر کی۔۔۔

بھاگنے سے گال بھی متمار ہے تھے۔۔۔۔۔

سفید فراک پہنے وہ گول مٹول زرنش تھی۔۔۔

بڈی بابا بلار ہے ہیں؟؟؟

وہ ہانپتے ہوئے بولی تو کبیر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چل یار میں تو چلا۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrdMaterial/>

کبیر کے بولنے پر عارض نے اسے گھورا جو ہر دفعہ اسی طرح بھاگ جاتا۔۔۔۔۔

"چلو چڑیا اندر۔۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر لاونج کی جانب بڑھ گیا؛

لیونج روم میں داخل ہوا تو خرم اسی کا منتظر تھا بائیں پہلو میں دہکی ضوفی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

عارض کب انسانوں والے کام کر کے تم میرے بیٹے ہونے کا ثبوت دو گے؟؟؟

خرم کی سنجیدہ آواز پر وہ سر جھکا گیا:

اچھے خاصے لمبے چھوڑے ہو گئے پھر بھی ضوفی کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتے اگر اسے

اپنے ساتھ کھلا لیتے تو کیا ہو جاتا؟؟؟

"بابا یہ آوٹ ہو چکی تھی چاہیں تو آپ کبیر سے پوچھ لیں۔۔۔۔"

وہ اپنی صفائی میں بولا۔۔

"وہ ہو گا تو اس سے پوچھوں گا نہ۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

خرم کی بات پر وہ اسے دل ہی دل میں صلواتیں سنانے لگا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> "بابا آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے جاو۔۔۔"

عارض جان خلاصی پاتے ہی گدھے کے سر دے سینگ کی مانند بھاگا تھا۔۔۔۔

تایا جانی!!!

آواز میں خوف واضح تھا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔"

خرم کے ہنکارہ بھرنے پر اسے حوصلہ ہوا۔۔۔

"آپ نے زیادہ ڈانٹ دیا عاضی کو۔۔۔"

"کوئی نہیں ڈانٹا آپ میرے لئے چائے بن کر لاو۔۔۔"

خرم نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

وہ حامی بھر کر فوراً اٹھ گئی۔۔۔

جب ورشہ کے یہاں عارض کی پیدائش ہوئی تو حنا کی گود اللہ تعالیٰ نے ضوفشاں کے دم

سے بھر دی۔۔۔۔۔

یوں دونوں نے اپنا ساتھ بچپن گزارا۔۔۔ وقت اور دن کا فرق اتنا زیادہ نہیں تھا ایک ہی

سال اور پانچ مہینہ بعد آنے والی ضوفشاں گھر بھر کی لاڈلی اور عارض کی ہم راز اور دوست

بن گئی پھر خرم کے آنکھن میں اللہ تعالیٰ نے زرنش نامی پھول کھلایا۔۔۔

سفید اور بھرے بھرے گالوں والی بچی وہ اہمیت حاصل نہ کر سکی جو ضوفنی کی تھی۔۔۔

خیر اس کی عمر بھی اتنی نہ تھی کہ وہ ان سب باتوں میں پڑتی۔۔۔

جبکہ حنا کے یہاں بیٹے کی پیدائش میں کچھ ماہ رہ گئے تھے جب وہ سیڑھیوں سے اترتی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دھڑام سے پھسلتی ہوئی نیچے اگری۔۔۔ یہ غم دونوں کیلئے ہی بہت بڑا تھا کہ بیٹی کے بعد بیٹا ان کی فیملی کو مکمل کرنے کیلئے آنے سے پہلے ہی واپس لے لیا گیا؛

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا سو وہ گزر گیا۔۔۔ ان کے صبر و برداشت کی اللہ تعالیٰ نے اسے پھر سے خوشیاں دیکھائیں زرنش ایک سال کی ہوئی تو زونیرہ کی آمد سے میر مینشن ایک بار پھر جگمگا اٹھا۔۔۔

لیکن یہ خوشی زیادہ دن ان کے ساتھ نہ رہ سکی کہ کار ایکسڈینٹ میں نظیر صاحب خالق حقیقی سے جا ملے نصرین بیگم کیلئے یہ ہولناک خبر کسی قیامت سے کم نہ تھی۔۔۔ جس نے ان سے ان کی یادداشت چھین لی۔۔۔ ایک کونے کو اپنا اوڑھن بچھونا بنالیا اور دنیا کی رونق سے کٹ گئیں۔۔۔ یہاں حنا تھی جو سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہتی۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔ حنا کی ذرا دیر کی غفلت سے وہ باتھ روم میں گریں اور پھر دوبارہ نہ اٹھ سکیں۔۔۔ مہنگے ترین ہسپتال بھی انھیں صحت یابی نہ دے سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



اب جبکہ وہ دونوں میٹرک کر چکے تھے اور اپنے رزلٹ کے منتظر گھر بیٹھے اکتا چکے تھے۔۔  
 جس پر عارض کا مشورہ کام آیا اور ان تین بندوں پر۔ مشتمل کرکٹ ٹیم بنائی گئی۔۔۔۔  
 جس کا نتیجہ ہر بار لڑائی کی صورت میں نکلتا تھا۔۔۔۔۔

"تایا جانی یہ لیں۔۔۔"

وہ پرچ میں رکھے چائے کے کپ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔  
 "شکریہ۔۔۔"

وہ ایل ای ڈی سے نظریں ہٹا کر اس سے بولا جو مسکرا دی۔۔۔۔  
 Support@classicurdu material.com

تبھی حنا اور ورشہ ہاتھوں میں شاپنگ بیگز اٹھائے لیونگ روم میں چلی آئیں۔۔۔۔  
 ارے بھئی کون سے دورے سے فراغت ہوئی ہے؟؟؟

خرم نے ان کے لدے پھندوں ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا؛

"رمضان المبارک آرہے ہیں گروسری وغیرہ تھی کچھ ڈریسز لینے تھے اس لئے جانا  
 ضروری تھا۔۔۔۔"

ورشہ نے ملازمہ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا؛

"ضوفی کو بھی ساتھ لے جاتیں گھر میں بیٹھی بور ہوتی رہتی ہے۔۔۔"

وہ تھوڑی دیر پہلے ہونے والے ہنگامے کو قصد اچھا گیا۔۔۔

"تایا جانی میں نے آن لائن کی ہے شاپنگ۔۔۔"

وہ جھٹ سے بولی کیوں کہ حنا کی گھوریاں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔۔۔

کتنا پیچھے لگی تھی وہ اس کے لیکن ضوفی اس سے بھی زیادہ ضدی مزاج کی واقع ہوئی تھی

-----  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ بول کر روم سے نکل کر سیدھی عارض کے روم کی جانب چلی آئی۔۔۔

وہ جو لیپ ٹاپ آگے کئے ہارر مووی دیکھنے میں غرق تھا ضوفشاں کے بے دھڑق چلے

آنے پر تنکھے چتونوں سے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

تمہیں تمیز نہیں ہے کسی کے کمرے میں آنے کی؟؟؟

وہ خرم کا غصہ اب اس پر اتار رہا تھا وجہ غصہ بھی تو وہی تھی۔۔۔

نہیں!!!

وہ بھی اسی کے انداز میں بول کر سلیپر اتار کر دھم دے بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

اب کیا آنکھوں سے ہی سالم نگلنے کا ارادہ رکھتے ہو؟؟؟

وہ آنکھوں کو گھوما کر معصومیت سے بولی۔۔۔

"اٹھو یہاں سے اور جاو اپنے روم میں ورنہ تمہارے تایا جان کو برا لگے گا۔"

وہ طنز کے تیز چلاتا اسے حیرت میں مبتلا کر گیا؛

"عاضی کیا عورتوں کی طرح تشنہ طعنے دے رہے ہو یا مرد بنو۔۔۔"

وہ استہزائیہ لہجے بول کر اسے سیخپا کر گیا۔۔۔

"مت جاو!! بھاڑ میں جاو میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔۔" اس پر لعنت بھیج کر اپنا سامان

اٹھانے لگا جب وہ اسے ٹوک گئی۔۔۔

"اچھایا سوری مجھے تایا جانی سے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔"

مصلحتاً نرمی سے گویا ہوئی جس پر وہ بھی اپنی سابقہ جگہ بیٹھ گیا؛

"اب تم نارمل ہو جاو نہ مجھے کبیر کے نکلتے دانت نے مشتعل کر دیا تھا۔۔۔"

وہ اب اپنی صفائی دے رہی تھی۔۔ عارض کو ناراض کر کے اسے کبھی نیند نہیں آتی تھی

---

تو اس کی شکایت کرنی تھی نہ!!

وہ بھی خفگی سے بولا۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتا چائے پیو گے؟؟؟

عارض نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

کباب بھی فرمائے کر دو؟؟؟

وہ معصومیت سے بولا جس پر وہ اسے دیکھے چلی گئی۔۔۔ یہ پہلی بار ہوا تھا اس کی زندگی

میں۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض نے خود کو تکتا پایا تو اس کے اگے چٹکی بجائی۔۔

"ہاں بنا دیتی ہوں۔۔۔"

وہ خیال جھٹک کر بولی اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

عارض اسے پر سوچ نظروں سے جاتا دیکھے گیا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

پورے دو دن کے اس جان لیوا لمحوں کے بعد آخر ان سب کو زندگی کی نوید سنادی گئی تھی۔۔۔ وہ جو محض کچھ ہی گھنٹوں میں صدیوں کا مریض لگ رہا تھا ایک دم ہی ان دیکھی سی طاقت اس کے رگ و پے میں دوڑ گئی۔۔۔

کیا ہم مل سکتے ہیں؟؟؟

مکرم کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے انہیں اجازت دی تو وہ خرم کو لئے پرائیوٹ روم کی جانب چلا آیا جہاں اسے شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

پورا جسم سفید پٹی سے جکڑا ہوا تھا جبکہ ہاتھ میں لگی ڈرپ قطرہ قطرہ اس کے جسم میں اتر کر اسے توانائی بخش رہی تھی۔۔۔ خرم کے آنسو اسے اس حالت میں دیکھ کر بہہ نکلے

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اللہ کا شکر ادا کریں بھئیو عارض اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔"

وہ نم ناک کی سے بولا تو خرم اس سے بغلگیر ہوا۔۔۔

انکھوں کے نیچے پھولے پوٹے اس کی پہچان میں مشکل پیدا کر رہے تھے۔۔۔ وہ شاید ابھی بھی غنودگی میں تھا تبھی دوبارہ آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں گھر پر اطلاع دیتا ہوں نجانے بھائی کا کیا حال ہو رہا ہو گا۔۔۔"

وہ خرم سے کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

"میں اسے چھوڑوں گا نہیں وہ ان بیچ حرکتوں پر اتر آئے گا مجھے قطعی اندازہ نہیں تھا  
-----"

وہ اشتعال میں بولا اندر چھڑی ہوئی جنگ اسے بہت کچھ کر گزرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

ٹرک ڈرائیور اس کا کیا ہوا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس کے سامنے الٹا ہوا ٹرک کا منظر لہرایا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"وہ موقع پر ہی جا بحق ہو گیا...."

"یہ صرف ایک شک و شبہ کی بنیاد پر کہا ہے ہو سکتا ہے صادق علوی نہ ہو کوئی اور ہو یا یہ

صرف ایک حادثہ ہو۔۔۔"

ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے وہ کبیر سے گویا ہوا۔۔۔ چہرے پہ چھائی سنجیدگی اس کی وجاہت

میں چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔

"بابا سو فیصد وہ ہی ہے اس کمینے نے اپنی بہن کو بیچ دیا اس سے اور کیا امید کی جاسکتی ہے  
 ---"

وہ زہر خند لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

در راب نے چونک کر اپنے خوب رویے کو دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو گیا تھا  
 ---

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟؟؟

در راب سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔

"کیوں کہ جس سے اس نے اپنی بہن کا لالچ میں نکاح کروایا تھا وہ کوئی اور نہیں زین  
 Support@classicurdu material.com

آفندی ہے۔۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

لیکن وہ تو پہلے سے ہی شادی شدہ اور ایک جوان بیٹی کا باپ ہے۔۔۔!!!

"در راب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اس خبر پر۔۔۔۔۔

تم تسلی رکھو اب یہ کیس میں خود پینڈل کروں گا اس بات کا ذرا بھی کسی سے نہیں کرنا  
 ---"

سمجھ رہے ہونہ؟؟؟





وہ نصرین کے ساتھ لگی ہچکیوں سے روتی نصرین کو بھی رُلا گئی۔۔۔ دور کھڑی حنا نے آسمان کی جانب سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔

"ورثہ اب تو ختم کر دے اس نفرت کی دیوار کو اپنی بہن کو بلا لے۔۔۔"

نصرین آنسو صاف کرتی اس سے ملتتی ہوئیں۔۔۔

معاف تو اسے کرنا ہے امی میں غیروں کے بہکاوے میں آکر اپنی بہن سے نفرت کرنے لگی۔۔۔ خرم صحیح کہتے تھے گراںکھوں پہ لگی پٹی ہٹا کر دیکھو گی تو سچ واضح نظر آئے گا۔۔۔ لیکن میں نے ان کی نہ سنی اور حنا کو ہی مورد الزام ٹھہراتی چلی گئی۔۔۔

حنا سے وہاں کھڑا رہنا دو بھر ہوا تو دھیرے قدم اٹھا کر اپنے روم کی جانب چلی آئی

-----

امی آپ کہیں اس سے وہ مجھے معاف کر دے؟؟؟

میں!!!

یہ حق تو میں اس دن ہی کھو چکی تھی جب اس کا ساتھ چھوڑا تھا کس منہ سے جا کر اس کے سامنے تمہاری وکالت کروں گی بتاؤ مجھے۔؟؟؟

نصرین کی بات پر اسے چپ لگ گئی۔۔۔

"کاش!!

تمہارے بابا زندہ ہوتے!!! وہ ہمیشہ سے اولاد اور بیوی میں توازن رکھنے کے قائل تھے  
میں یقین سے کہہ سکتی ہوں اگر وہ ہوتے تو کوئی ایسا حل ضرور نکالتے کہ میں آج یوں حنا  
سے نظریں تو نہ چرا رہی ہوتی۔۔۔۔۔"

"امی جو عارض کہے گا میں وہ ہی کروں گی وہ جس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے میں خود  
کرواؤں گی میرے بچے کو دوسری زندگی ملی ہے۔۔۔"

مسلسل روتے ہوئے وہ نصرین کے گھٹنوں پہ سر رکھے بول رہی تھی۔۔۔ وہ ایک ماں  
تھیں کیسے اپنی اولاد کا دکھ برداشت کر سکتیں۔۔۔۔۔

چاہے پوری دنیا روٹھ جائے لیکن ایک ماں ہوتی ہے جیسے اپنے بچے کا خیال رہتا ہے گر وہ  
حنا سے دور تھیں لیکن ہر لمحہ ان کے لب پر حنا کیلئے دعا رہتی وہ صرف ان کی آنکھوں سے  
او جھل تھی۔۔۔۔۔

"ورثہ یہ جنگ اب تمہیں خود جیتی ہیں میں اس سے آگے اب تمہاری کوئی مدد نہیں  
کر سکتی۔۔۔ اب اٹھو اور مجھے شکرانے کے نفل ادا کرنے دو اور خود بھی کرو۔۔۔"



زب کھول کر خاکی لفافہ نکالا اور شوپرز جو کوریر اسے وہاں دے گیا تھا  
 ریحان کا ایک خاموش پیغام جو اس مخملی چھوٹے سے ڈبے میں بند تھا۔۔۔۔۔  
 وہ ڈبہ کو سائیڈ ٹیبل کی دراز میں ڈال کر لفافہ اور بیگز آٹھا کر لاونج میں چلی آئی۔۔۔۔۔  
 کہاں کی تیاری ہے؟؟؟؟  
 زین نے طائرانہ نظر اس پر ڈالی جو اسکن کلر کے ڈیزائن والے سوٹ میں ملبوس تھی۔۔  
 تیاری سے واضح تھا کہ کہیں جارہی ہے۔۔۔۔۔  
 وہ لمبی سانس کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔  
 "بابا مجھے ایک کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانا ہے کسی کی امانت ہے جو اس کے گھر  
 والوں تک پہنچانی ہے۔۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>  
 اپنی زندگی میں کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آنے دیا کہ وہ زین سے غلط بیانی سے کام لیتی۔۔  
 جہاں بھی جانا ہو تا من و عن بتا دیتی تھی۔۔۔۔۔  
 "لیکن آج ہی آئی ہو اب پھر جارہی ہو۔۔۔۔۔"  
 زین نے بغور اس کی شکل دیکھی جو کسی بھی تاثر سے پاک تھی۔۔۔۔۔

"ڈیڈ ار جنٹ جانا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے چلی جاو لیکن رومانہ بھی ساتھ جائیگی بہر کیف یوں اکیلا میں جانے نہیں دوں  
گا۔۔۔۔"

زین کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔ پھر کچھ سوچ کر حامی بھر لی۔۔۔۔۔

اتنے میں نورین چائے کے ساتھ لوازمات لئے چلی آئی۔۔۔۔

کیسی ہو؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نورین نے پہل کرتے ہوئے زین کے برابر میں جگہ بنائی۔۔۔

روبی خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔ نورین کو برا لگا تھا روبی کا جواب نہ دینا  
لیکن وہ نظر انداز کر کے چائے پینے لگی۔۔۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

"ڈیڈ آپ مس رومانہ سے کہیں جلدی اجائے۔۔۔"

وہ زین سے مخاطب ہو کر کھڑی ہوا ٹھی ارادہ اپنے روم میں جانے کا تھا۔۔۔۔

"بیٹھ جاو رو بی چائے پیو۔۔۔"

"ڈیڈ موڈ نہیں ہے۔۔۔"

"دوپہر سے اپنے روم میں تھیں دو گھڑی اپنے باپ کو بھی ٹائم دے دو۔۔۔"

زین نے شکایتی لہجہ میں کہا تو روبینہ حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔ اس کا مطلب تھا ریحان کی کی ہوئی ہر بات صحیح تھی اپنے غصہ میں وہ زین کو سمجھ ہی نہ پائی بلکہ وہ تو پہلے سے زیادہ خیال رکھنے والا اور نرم مزاج دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

میکانکی انداز میں وہ دوبارہ صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
تبھی نگہت وہاں چلی آئی۔۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

زین نے ٹی وہ سے سراٹھا کر اسے دیکھا جبکہ نورین اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ میں ڈنر کا پوچھنے آئی تھی؟؟؟؟

نگہت نے نورین کو دیکھ کر زین کو دیکھا؛

"بنالو جو اچھا لگے۔۔۔۔۔"

مختصر بول کر وہ دوبارہ چلتی اسکرین کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔



"آپ بھی ہمیں جوائن کریں۔۔ مجھے خوشی ہوگی۔۔۔"

نورین نے خوش مزاجی سے کہا تو روبینہ شکڈ کی کیفیت میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔۔

تو کیا وہ ویسی نہیں تھی جیسا وہ سمجھ رہی تھی یا ڈیڈ کو شیشے میں اتارا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نگہت نے نورین کو عجیب نظروں سے دیکھا پھر لا تعلق بنے زین پر نگاہ ڈالی۔۔۔

"مجھے کچن میں کام ہے۔۔۔"

نگہت کہہ کر پلٹی ہی تھی کہ روبینہ کی آواز اسے حیرتوں کے سمندر میں ڈوبا گئی۔۔۔

"مام آپ یہاں کی ملازمہ نہیں ہیں یہاں بیٹھے کیلئے آپ کو کسی کی اجازت کی ضرورت

نہیں ہے۔۔۔۔۔" Support@classicurdumaterial.com

درپردہ نورین کو سنایا گیا تھا جس پر اس کا چہرہ بجھ گیا: https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔ جبکہ نگہت پلٹ گئی۔۔۔۔۔

کچھ بھی ہو نگہت اس کی ماں تھی اور کوئی بھی اولاد یہ نہیں چاہے گی کہ اس کی ماں کی جگہ

کوئی اور عورت لے۔۔۔۔۔

نگہت ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا رات کے کھانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔۔



مام!!! آنی نہیں آئیں؟؟؟

آج دوسرا دن تھا اسے روم میں شفٹ ہوئے۔۔۔ ڈاکٹر نے زیادہ بات چیت کرنے سے منع کیا ہوا تھا۔۔۔ گھر لے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ابھی وہ پوری طرح صحیح نہیں ہوا تھا۔ اسٹریچر ابھی کچے تھے

"عارض وہ آجائے گی بیٹا تم پریشان نہ ہوں۔۔۔"

ورشہ کی بجائے نصرین نے جواب دیا؛

نانو آپ تو انھیں ساتھ لے آئیں کیا وہ اب بھی مجھ سے خفا ہیں؟؟؟

"وہ تو کسی سے بھی خفا نہیں ہے اور میں کہہ رہی ہوں نہ وہ آجائے گی تم بس اب خاموش

رہو۔۔۔۔"

مام آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں؟؟؟

اس نے ورشہ کی جھجک کو محسوس کیا تو بول اٹھا:

"عارض یہ سب حالت کی ذمہ دار صرف میں ہوں تمہیں میں بستر مرگ پر لے آئی اپنی

بے حسی اور خود غرضی میں۔۔۔"

پلکوں سے موتی ٹوٹ کر اس کی ہتھیلی پر گرنے لگے۔۔۔

"نہیں مام آپ ایسا کیوں سوچ رہیں ہیں میری جلد بازی کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے کچھ نہیں کیا آپ ایسا نہ کہیں مجھے دکھ ہو گا۔۔۔"

عارض نے کہا تو وہ دھیرے چلتی ہوئی عین پیڈ کے قریب آر کی۔۔۔۔۔

"بس ایک بار اپنی مام کو معاف کر دو میں خود ہاتھ جوڑ کر حنا سے زونی کو مانگوں گی مجھے اب معلوم ہو گیا ہے کہ میرے بیٹے کی خوشی ہی میرا سکون ہے۔۔۔۔۔"

وہ عارض کے پٹی زدہ ماتھے پر ممتا بھرا لمس چھوڑتی ہوئی شدت سے رو دی۔۔۔

عارض کی حیران کن نظریں نصرین بیگم کی جانب آٹھیں۔۔۔ انہوں نے اثبات میں گردن ہلا کر گویا ورشہ کے الفاظوں پر مہر لگائی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم صحت یاب ہو کر گھر آ جاؤ میں خود تمہاری شادی دھوم دھام سے کرواؤں گی۔۔۔۔۔"

ورشہ بول رہی تھی جبکہ وہ اسے بولتا سن رہا تھا۔۔۔۔۔

چاچو کیا وہ مان جائیں گے؟؟؟

"میں کہوں گی تو میری بات نہیں ٹالے گا۔۔۔۔۔"

ورثہ نے اس کا ڈرپ لگا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اتنے میں درراب اور عنایہ بھی خیریت دریافت کی غرض سے چلے آئے۔۔۔۔

اسلام و علیکم !!

نصرین بیگم کے اگے جھک کر درراب نے دعائیں لیں۔۔۔ وہ ہمیشہ انھیں خرم کی طرح ہی لگا تھا۔۔۔

جبکہ عنایہ ورثہ سے مل کر اب عارض سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

انکل کبیر نہیں آیا؟؟؟؟ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> وہ اس دن کے بعد سے دوبارہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔

بچے وہ آنے والا ہو گا کسی کام کا کہہ رہا تھا۔۔۔

عارض اب آپ کیسے فیل کر رہے ہو؟؟؟

"جی انکل بہتر ہوں۔۔"

ہممم کچھ سوالات تھے جو کرنا چاہ رہا تھا اگر آپ جواب دے سکو تو؟؟؟

در راب نے عنایہ کو اشارہ کیا تو وہ ان سب کو باہر لے گئی کھانے پلانے کی غرض سے۔۔  
 "جی پوچھیں۔۔۔"

کیا یہ صرف حادثہ تھا یا جان بوجھ کر آپ کو نشانہ بنایا گیا تھا؟؟؟

در راب نے توقف کے بعد پوچھا!

"نہیں انکل ٹرک ڈرائیور نے نشہ کیا ہوا تھا میرے نزدیک یہ حادثہ ہی ہے۔۔۔"

یہ بھی تو ہو سکتا ہے اسے حادثہ کی شکل دی جا رہی ہو کیوں کہ جس حالت میں تمہیں کبیر  
 یہاں لایا تھا ڈاکٹر کا یہ کہنا تھا کہ پیشنٹ کے بچنے کے چانس انتہائی کم ہیں۔۔ دماغ میں  
 گھسے شیشے ایک قسم کا زخم چھوڑ گئے ہیں جو خدا نہ خواستہ کو مے کی صورت اختیار کر سکتا

ہے۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"انکل مجھے جو لگائیں نے بتا دیا۔۔۔"

"اس کا مطلب آپ کو کسی پر شک نہیں ہے۔۔۔"

"جی نہیں ہے۔۔۔"

دو چار باتوں کے بعد در راب اسے آرام کا کہہ کر چلا گیا:

"مکرم مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"

ورشہ شش و پنج میں مبتلا گھراہٹ پر قابو پاتے بولی۔۔۔

خرم نے رخ دوسری جانب پھیر لیا واضح تھا کہ وہ خفا ہے اس کی حرکتوں سے۔۔۔۔

جی بھا بھی بولنے نہ!!

تم نے کہا تھا نہ عارض سے کہ جب تک میں اور یہ خود چل کر زونیرہ کا رشتہ نہیں مانگیں گے تم حامی نہیں بھرو گے؟

"جی بھا بھی آپ نے صحیح کہا ہے میں اب بھی اسی بات پر قائم ہوں۔۔۔"

مکرم کے لہجے میں سنجیدگی اور چہرے پہ چھاتے پتھر یلے تاثرات خرم بجوبی محسوس کر رہا

تھا۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ورشہ جاو یہاں سے اس بات کی کوئی تک نہیں ہے۔۔۔"

خرم کی سرخ آنکھیں اسے ٹھٹھا گئیں لیکن وہ یہاں عارض کی ماں بن کر آئی تھی نا کہ خرم کی بیوی۔۔۔۔

"مجھے اپنی بات کہہ لینے دیں پلیز۔۔۔"

وہ ملتچی ہوئی تو خرم کی سر دنگاہیں اسکا احاطہ کرنے لگیں۔۔۔۔

"بھیو کہنے دیں بھا بھی کواٹس اوکے۔۔۔" ورشہ نے تشکر بھری نظروں سے مکرم کو دیکھا؛

"میں چاہتی ہوں کہ عارض کا رشتہ زونیر سے کر دوں میں اسے اپنی بیٹی سے بڑھ کر سمجھوں گی۔۔۔ ایک غلط فہمی سے ہمارے درمیان جو ان دیکھی دیوار قائم ہے اس گرانا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

"اگر سچ کہوں تو میں اس رشتے کے حق میں قطعی نہیں ہوں بے شک ضوفشاں کی موت اتنی ہی عمر تک لکھی گئی تھی لیکن میں زونیرہ کو بلی کا بکرا نہیں بننے دوں گا۔۔۔ وہ میری بیٹی ہے بھا بھی میں جانتا ہوں عارض صرف ہمیں ملانے کیلئے اس رشتے کا حامی ہے۔۔۔ ہم ایک ہو بھی جائیں گے لیکن میں زونیرہ کے جذبات یوں بے مول نہیں کر سکتا۔۔۔ ضوفشاں کی بات کچھ اور تھی وہ اور عارض ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے لیکن یہاں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کی بنیاد پر میں یہ رشتہ کروں۔۔۔۔"

"مکرم اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ مایوسی کی کیفیت میں گھری کھڑی رہی

۔۔۔



ورشہ بی بی ضروری نہیں ہے کہ جو تم چاہو وہ ہی ہو زرنش کو تھپڑ مارتے ہوئے تمہارے ہاتھ نہیں کانپے تو کیسے تم زونیرہ کو محبت دے سکو گی۔۔۔

مکرم اپنی جگہ صحیح ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔"

کیسا کر یہ آئینہ تھا جو خرم دکھا گیا تھا اسے اس بار تو وہ رو بھی نہ سکی تھی۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

"مما آپ نے کہا تھا کہ جب میں میٹرک کر لوں گی تو آپ عارض سے میرا نکاح کروائیں گی۔۔۔۔"

ضوفشاں کے بھولپن پر حنا کو تپ چڑھی۔۔۔

Support@classicurdu material.com

اگے نہیں پڑھنا تم نے؟؟؟

https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

"اوہو ممما میں آپ سے شادی کی بات کر رہی ہوں اور آپ فضول سی پڑھائی لیکر بیٹھ گئیں۔۔۔"

"ضوفی میرا دماغ نہ کھاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔۔"

حنا کے جھڑکنے پر وہ منہ بسور گئی۔۔۔

ارے بھئی یہ بن موسم برسات کیوں جاری ہے؟؟

خرم ابھی ڈرائنگ روم میں اکر بیٹھا تھا کہ اس کو ٹسوے بہاتے دیکھانہ گیا؛  
 "تایا جانی ماما اپنے وعدے کے خلاف جارہیں ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ عاضی سے  
 ---"

"ضوفشاں اپنے کمرے میں جاوہر بات کی ضد اچھی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔"  
 وہ زور دے کر بولی تو خرم بھی چونک پڑا۔۔۔۔۔ حنا بہت کم اس طرح دانٹتی تھی۔۔۔۔۔  
 کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟

مکرم بھی لیونگ روم میں داخل ہوتے بلند آواز میں بولا۔۔۔۔۔  
 "بابا آپ کے سامنے ممانے کہا تھا کہ عاضی سے میری شادی کروائیں گی اور اب اپنی  
 بات بدل گئیں کہہ رہیں آگے پڑھنا ہے مجھے جبکہ میرا پڑھنے کو بالکل دل نہیں کرتا  
 ---"

جہاں اس کی بات پر حنا کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا وہیں خرم کا بے ساختہ قہقہہ گونجا  
 --- حنا کی خفگی بھری نظریں میر کی جانب اٹھیں تھیں جس کی شہ تھی اس کو بگاڑنے  
 میں۔۔۔۔۔

"جب تمہارے تایا جانی زندہ ہیں تو مماسے کیوں مجھ سے کہو میں کرواں گا اپنی بیٹی کی شادی۔۔۔۔"

خرم کی بات وہ کھل اٹھی۔۔۔۔

اچھا ایک بات بتاواتنی جلدی شادی کی کوئی وجہ؟؟؟

خرم کے لہجہ کی شرارت پر میر مسکرا اٹھا۔۔۔۔

"ہاں ناں اگر اس نے کسی اور سے شادی کر لی تو میرا کیا ہو گا۔۔۔۔"

یک دم ہی اسکے چہرے کی جلتی جوت بجھ گئی تھی جسے سب نے ہی محسوس کیا تھا۔۔۔

"تو کیا ہوا ہم اس سے بھی اچھے لڑکے سے اپنی ضوفی کی شادی کروائیں گے۔۔۔"

ورشہ نے اس کی بات سن لی تھی تبھی اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"نہیں خالہ آنی میں مر جاؤں گی پلیز اس سے کہیں نہ وہ ایسا نہ کرے۔۔۔۔"

"تمہیں سنائی نہیں دے رہا اپنے کمرے میں جاو۔۔۔"

حنا مشتعل ہو کر بولی تو وہ روتی ہوئی بھاگ گئی۔۔۔۔

مکرم کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی نے جگہ بنالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرا کیا سوچنے لگے؟؟؟

"کچھ نہیں بھیو۔۔۔"

حنایون ڈانٹا تم نے اسے اب ایک گھنٹے تک کمرے میں بند رہے گی؟؟؟

ورشہ کے شکایتی لہجہ پر حنا نے سر جھٹکا۔۔

"بجوا بھی تک بنا سوچے سمجھے بولتی ہے۔۔۔ مجھے تو خدشے ہی لگے رہتے ہیں اوپر سے آئے دن کاسینے میں اٹھنے والا درد نجانے کب اس سے جان چھٹے گی۔۔ ہم کہاں کہاں تک اس کی دیکھ بھال کریں گے۔۔۔"

"ہنی مایوسی والی باتیں مت کرو یہ کوئی لاعلاج مرض نہیں ہے اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی یہ ڈیوٹی عارض کو دینے والا ہوں۔۔۔"

خرم کی بات پر چونک کر میر نے سراٹھایا۔۔۔۔

"ہاں میرا عارض سے بات کر کے میں اگلے ہفتہ ان دونوں کا نکاح کروانے کا سوچ رہا ہوں رخصتی عارض کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد یوں وہ صحت یاب بھی ہو جائے گی۔۔۔۔"

حنانے ورشہ کو دیکھا تو مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔۔۔

"ہم تو بچے نہیں ہیں اور جب وہ پیدا ہوئی تھی میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔"

ورثہ نے کب کی کہی بات یاد دلائی۔۔۔۔

"جیسا آپ مناسب سمجھیں مجھے تو کچھ اعتراض نہیں باقی حنا جو کہے۔۔۔۔"

خرم نے حنا کی جانب دیکھا تو وہ بھی حامی بھر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

دن پر لگا کر اڑے اور جمعہ کا دن بھی آپہنچا۔۔ عروسی لباس میں من موہنی سی وہ عارض  
کے دل میں اتری جا رہی تھی۔۔۔ دونوں کے اندر کا حال ان کے چہرے سے عیاں تھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>---

"مبارک ہو۔۔۔"

عارض نے پاس بیٹھی نکاح کی مبارک باد دی۔۔۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔۔۔"

وہ چہرہ اٹھا کر بولی تو عارض نے مصنوعی سنجیدگی سے اسے دیکھا:

"ورثہ یہ حنا کی وہ ہی بیٹی ہے نہ جس کے دل میں سوراخ ہے۔۔۔"

وہ دونوں اسٹیج کے نزدیک ہی کھڑیں تھیں جس کی وجہ سے ان دونوں نے بخوبی سنا تھا

پل بھر میں ضوفشاں کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔

"میرا خیال ہے یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔"

"حقیقت تو یہ ہی ہے ورشہ تم نے اپنے بیٹے کی زندگی داو پر لگا دی۔۔۔"

وہ عورت مسلسل اس کی روبہکانے کی تگ و دو د میں لگی تھی۔۔۔ ورشہ نے عارض کا چہرہ

دیکھا تو ایسی کیوز کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

کھانے کا دور چلا تو ضوفی تھکن کا بہانہ بنا کر اپنے روم میں چلی آئی۔۔۔

عارض نے اس کا جانا بخوبی محسوس کیا تھا دل چاہا کہ اس کے پیچھے جائے لیکن مہمانوں کی

موجودگی سے ایسا نہ ہو سکا تھا۔۔۔۔۔

ورثہ غائب دماغی سے مہمانوں کو رخصت کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ ہی عورت مکاری سے مسکراتی ہوئی ایک نظر مینشن پر ڈال کر چلتی بنی۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو ڈوپٹہ بیڈ پر بے ترتیب پڑا تھا جبکہ پانی گرنے کی آواز کمرے سے ملحق واش روم سے آرہی تھی۔۔۔ کلک کی آواز پر دروازہ وا ہوا اور سوچی سوچی انکھیں ادھ مٹا میک اپ اس کے رونے کی نشان دہی کر رہے تھے۔ عارض ٹرپ کر آگے بڑھا۔۔۔

"ضو فی میری جان تم روئی ہو۔۔۔"

وہ بے تاب سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا بخشتا ہوا بولا تو وہ اپنی جگہ جامد ہو گئی۔۔۔۔

ڈوپٹہ وجود پر نہ ہونے کی شرمندگی نے اسے نگاہیں آٹھانے کی اجازت نہ دی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

وہ اب کے بگڑ کر بولا۔۔۔۔

میں نے تمہاری زندگی برباد کر دی نہ؟؟؟

وہ آنسو پیتی بولی تو عارض نے کھینچ کر اسے سینے سے لگایا۔۔۔۔

"فار گاڈ سیک یار کیا فضول باتیں سوچ رہی ہو اور ایسا کبھی نہ کہنا تم عارض کی زندگی ہو

۔۔۔"



وہ اسے خود میں بھیج کر بولا تو وہ اندر تک پر سکون ہو گئی تھی لیکن خیال آتے ہی فاصلہ بڑھایا گیا جس کا ادراک ہوتے ہی عارض کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"بد تمیز ہو بہت۔۔۔"

وہ اسکے کندھے پر چوڑیاں اور مہندی سے سجھا ہوا مار کر ڈوپٹہ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

آپ نے بجو کو صاف انکار کر دیا؟؟؟؟؟

وہ صبح ہی فارم ہاؤس پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھو حنا دوراتوں کا مسلسل رت جگا کیا ہے اب تمہارا یہ تفتیشی پروگرام کسی اور دن پر رکھو۔۔۔ جاتے جاتے لائٹ آف کرتی ہوئی جانا۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بول کر بائیں کروٹ لیٹ گیا؛

"سو جائیں لیکن پھر کوئی ٹھوس جواب ہونا چاہیے آپ کے پاس اس انکار کا۔۔۔"

ٹھوس جواب ہے میرے پاس تم اپنا بتاؤ آخر چاہتی کیا ہو تم مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی

؟؟؟

وہ غصہ سے بولتا ہوا اٹھ بیٹھا۔۔۔

حنانے اسے خاموشی سے دیکھا چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی اور اس کے قریب ہی بیٹھ گئی

----

کیا آپ مجھے گارنٹی دیتے ہیں کہ اس سرجری کے نتائج مثبت ہوں گے؟؟؟

اس بات کا یہاں کیا ذکر؟؟؟

میر نے گھور کر اسے دیکھا؛

"جو پوچھ رہی ہوں بتائیں۔۔۔"

"گارنٹی تو ڈاکٹر بھی نہیں دے سکتا لیکن مجھے اللہ پر یقین ہے کیوں کہ ابھی اتنا نہیں بڑھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

----

"لیکن حقیقت تلخ ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اپنی زندگی میں زونی کو مضبوط ہاتھوں میں

سونپ دوں۔۔۔ اپنوں میں رہے گی تو یہ غم اتنا بھاری نہیں لگے گا۔۔۔"

"یہ سراسر بلیک میلنگ ہے حنا۔۔۔۔"

وہ احتجاجاً بولا۔۔۔

"آپ کو میری قسم ہے یہ آخری خواہش ہے میری پوری کر دیں مان جائیں اس رشتے

کیلئے۔۔۔"

یہ تلخ ہی سہی لیکن حقیقت تھی۔۔۔

زراب کیسے ہیں بڑی؟؟؟

"اب اللہ کا شکر ہیں وہ باتیں بھی با آسانی کر لیتے ہیں۔۔۔"

"نہیں ایک ہفتہ اور ہسپتال میں گزارنے کا کہا ہے۔۔۔۔"

تم خود کیوں نہیں پوچھ لیتیں؟؟

اس کی بات پر زونی نے کے ہاتھ کپکپائے۔۔۔

"نہیں بس تم پوچھ لینا۔۔۔ ماما بلا رہیں ہیں میں بعد میں کرتی ہوں بات۔۔۔"

"یا اللہ اس لڑکی کا ڈر حد ہے ویسے میرے بڑی اتنے ہینڈ سم تو ہیں۔۔۔"

زر موبائل کو گھور کر بڑبڑائی۔۔۔

"کیا ہوا موبائل کو کیوں گھور رہی ہو۔۔۔"

"اوہ بڑی سوری میں نے آپ کو جگا دیا۔۔۔ جبکہ میں ہلکی آواز میں بات کر رہی تھی۔۔۔"

وہ کہتی ہوئی پابیتی کے ساتھ لگا ہینڈل گھمانے لگی تو سر انا اوپر کی جانب آیا۔۔۔ پھر کندھا

پکڑ کر اسے نیم دراز والے انداز میں بٹھایا۔۔۔

اوٹھنے بیٹھے میں درد ہوتا تھا اور ٹانگوں میں کھچاؤ کے باعث ٹوٹنے کا خدشہ تھا اس لئے وہ

زیادہ تر لیٹا ہی رہتا۔۔۔۔۔

کس سے بات کر رہیں تھیں؟؟؟

"وہ ہی بڑی زونی۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتا وہ آپ سے اتنا ڈرتی کیوں ہے۔۔۔"

عارض کے چہرے پر مسکراہٹ اپنے جھپ دکھا کر غائب ہو گئی۔۔۔۔

"یہ تو اسی سے پوچھو۔۔۔"

وہ بیک سے ٹیک لگا کر بولا۔۔۔۔

"وہ آپ کی خیریت بھی پوچھ رہی تھی۔۔"

"ہمممم اس سے کہو خود پوچھے میں کھا نہیں جاؤں گا۔۔۔"

عام سے انداز میں بول کر انکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

بہت اچھا کیا آپ آگئیں میری کوئی بہن نہیں ہے کیا آپ مجھ سے فرنڈ شپ کر سکتی ہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com  
؟؟؟۔۔۔۔

وہ تیرہ چودہ سالہ شازیہ اسے بہت پسند آئی تھی باتونی سی۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

رومانہ نے عجیب نظروں سے روبینہ کو دیکھا۔۔۔۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔"

روبی نے خوش دلی سے کہا؛

"ہمیں بھائی کو دیکھے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔۔۔"

افسردگی سے کہنے پر روبینہ نے اس کا سفید ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں کل آپ اپنے بھائی کو دیکھ بھی سکو گی اور بات بھی کر سکو گی۔"

کیسے؟؟

وہ حیران ہوئی۔۔۔

یہ سر پر اتر ہے۔۔۔

"اوکے۔۔۔"

"لیکن آپ اپنے بھائی کو نہیں بتانا کہ میں آئی تھی۔۔۔"

"ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گی۔۔۔"

روبینہ نے شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔

وہ لوگ واقعی خستہ حالہ زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔

اکیل صاحب (ریحان کے والد) لاچار بستر پر اپنی زندگی کی سانسیں لے رہے تھے جبکہ

شازیہ فرسٹ ایئر کی تعلیم حاصل کر رہی تھی۔۔۔ دوسرا بھائی چھٹی جماعت کا طالب

علم تھا۔۔۔

"دوبلا پتلا سا لڑکا ساف ستھرے قمیض شلوار میں ملبوس اندر داخل ہوا۔۔۔"

"اسلام و علیکم۔۔۔"

"وہ صحن میں بجھی چارپائی کے قریب کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔"

"علی تمہارے لئے بھائی نے بہت سی چیزیں بھیجی ہیں۔۔۔۔"

"میڈم آپ کی بات ہو بھائی سے تو کہیے گا ہم سے ملنے آجائیں۔۔۔"

علی کے الفاظوں میں رچی ادا سیت اسے گھائل کر گئی۔۔۔

ایک زندگی یہ بھی تھی جس کا اسے سرے سے علم نہیں تھا۔۔

گر ریحان غریبی کار و ناروتا تھا تو وہ کسی حد تک صحیح بھی تھا۔۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ ریحان کو اسے یہاں بھیجنے کا کیا مقصد تھا۔۔۔ وہ شاید دل میں پنتے انوکھے جذبے سے واقف ہو گیا تھا اسی لئے اپنی اصلیت دکھانے کیلئے یہاں آنے کا کہا تھا۔۔۔



ایک فیصلہ تھا جو پختہ ارادے سے کر گئی تھی۔۔۔ اسے ڈٹے رہنا تھا چاہے کیسا ہی طوفان کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔۔

"آپ بیٹھیں میں آپ کیلئے کولڈ ڈرنک لاتی ہوں۔۔۔"

شازیہ نے مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا تو روبینہ نے صہولت سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔  
شازیہ آپ اکیلی سارا گھر کیسے سنبھالتی ہو؟؟؟

وہ اچھٹی سی نگاہ ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔۔

صحن کو عبور کرنے پر تین چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔۔۔ ایک کا دروازہ بند تھا باقی

دو کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"وہ شاید ریحان کا روم تھا۔۔۔"

"وہ بھائی کا روم ہے وہ یہاں نہیں ہوتے تو کوئی جاتا بھی نہیں ہے بس میں ہی صفائی کرنے کیلئے جاتی ہوں۔۔۔۔"

اس کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"آپ دیکھنا چاہتی ہیں تو چلی جائیں۔۔۔"

شازیہ نے اس کی بار بار اٹھتی نظروں کا مفہوم نکالا۔۔۔

"آں ہاں نہیں میں بس اب چلوں گی۔۔۔۔"

روبینہ کا کہنا تھا کہ رومانہ فٹ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

آپ دوبارہ آئیں گی؟؟؟

شازیہ کو اس کا جانا اداس کر گیا۔۔۔۔

"ہممم ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی دراصل میں لاہور سے آئی ہوں تو اتنی جلدی ممکن نہ

ہو سکے گا۔۔۔"

"اوہ پھر تو واقعی مشکل ہے۔۔۔۔"

"ہم رابطے میں رہیں تم فکر نہ کرو۔۔۔"

وہ اس سے گلے مل کر گیٹ عبور کر گئی۔۔۔ یہ ایک پوش علاقہ تھا جہاں درمیانے طبقے

کے لوگ رہائش پذیر تھے۔۔۔۔

ریحان کے والد کی یہاں کی ہی پیدائش تھی اور یہیں اپنی دنیا آباد کر لی تھی۔۔۔۔۔  
ریحان کا اپنے بل بوتے پر پڑھ جانا اور گھر والوں کیلئے کمانا اسے کافی ذمہ دار بنا گیا تھا

----

یہاں سے وہ دونوں ہوٹل کے روم میں ٹھر کر دوسرے دن لاہور کیلئے نکلیں گی

-----

رومانہ لمحہ بہ لمحہ زین کے ساتھ کانٹیکٹ میں تھی جس کا پتا فلحال روبینہ کو نہ تھا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

<https://www.classicurdumaterial.com/> (ماضی)

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"یہ میرا چہرہ نہیں ہے ڈاکٹر۔۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

مجھے اپنا چہرہ واپس چاہیے۔۔۔"

وہ چیختی چلاتی بیڈ کی سفید چادر مٹھی میں مسلتی ہوئی ٹانگیں مار رہی تھی۔۔۔۔۔

"دیکھیے میڈم آپ کا چہرہ انتہائی حد تک خراب ہو چکا تھا اگر ہم بروقت سرجری نہ کرتے

تو زخم خراب ہو جانے کا اندیشہ تھا جو کینسر بھی پیدا کر سکتا تھا۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا اور نرس کو اشارہ کیا:



ایک ہفتہ کے دورانہ میں وہ کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔۔۔ یا وہ یہ سمجھ چکی تھی کہ چیخنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اب اسے اسی چہرے کے ساتھ جینا ہے۔۔۔۔۔ "لیکن ان سب کو اپنا کیا بھگتنا ہے جنھوں نے مجھے اس نہج پر پہنچایا ہے۔۔۔ تیار ہو جاو زین آفندی تمہیں تو وہاں ماروں گی جہاں پانی بھی نصیب نہ ہو گا۔۔۔۔۔"

وہ زہر خند لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھرپور نیند کے بعد ایک جگمگاتی صبح نے اس کا آغاز کیا۔۔۔۔۔ تو بہ شکن انگڑائی لے کر بیڈ سے اتری اور پاؤں میں چپل اڑس کر بکھرے بالوں کو جوڑے کی شکل دی۔۔۔۔۔

ابھی وہ واش روم کا رخ کرتی ہی کہ عارض نک سک سا تیار بنا دستک دیئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

وہ کل رات کا واقعہ یاد کرتی فوراً سے دوپٹہ اوڑھ گئی۔۔۔۔۔ جبکہ وہ اس کی حیا پر جی جان سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"صبح بخیر میری جان عزیز۔۔۔"

وہ دلکشی سے بولا اور صوفہ پہ جا بیٹھا۔۔۔۔۔

"صبح بخیر۔۔۔"

وہ نرمی سے بول کر اسے دیکھنے لگی جو ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا؟؟؟

کیا کیا؟؟؟

"کوئی کام نہیں ہے تمہیں جو یہاں اکڑ بیٹھ گئے۔۔۔"

"تمہیں کیوں جلن ہو رہی ہے میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"تصیح کر لیں مسٹر عارض بیوی نہیں منکوحہ۔۔۔"

"اوہ یار ایک ہی بات ہے۔۔۔"

جھلاتے ہوئے بولا۔۔۔

"ایک بات نہیں ہے زمین آسمان کا فرق ہے دونوں میں۔۔۔"

مجال ہے جو اپنے موقف سے ایک انچ بھی ہل جائے۔۔۔

اب تم اپنے نئے نویلے شوہر سے صبح صبح بحث کرو گی؟؟؟

"ہیں!!! شوہر کب سے نئے نویلے ہو گئے دلہنوں کا تو سنا تھا۔۔۔"

وہ بھرپور سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔

"یار!!! کچھ نہیں تم فریش ہو کر آؤ پھر ہم کہیں باہر جائیں گے۔۔۔"

عارض نے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔

ہیں تم سچ کہہ رہے ہو؟؟

"وہ بھاگ کر اس کے قریب ہو بیٹھی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایکساٹمنٹ میں اپنے اور اس کی نزدیکی کو بھی فراموش کر گئی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اپنا بازو اس کے گرد رکھتا ہوا ادھ بچا فاصلہ بھی ختم کر گیا۔۔۔

"بلکل سچ۔۔۔"

تم کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو گئے؟؟؟

وہ اس کا بازو ہٹاتی ہوئی بگڑی۔۔۔۔

"خوشنماں میں نے کل کہا تھا نہ کہ تم کی گردان کرنا بند کر دو اب۔۔۔"





حنا اور مکرم دونوں عارض کی عیادت کرنے آئے تھے۔۔۔

عارض کی میل نرس ڈریسنگ کر رہے تھے اس لئے وہ دونوں کوریڈور میں ہی رکی تھیں

----

حنا محض مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

"مجھے لگ رہا تھا کہ یہ ایک ناممکن سی بات ہے لیکن تم نے مکرم کو منا کر بہت بڑی مشکل حل کر دی۔۔۔"

"بجو کون سی ماں نہیں چاہے گی کہ اس کی بیٹی ایسے گھر میں بیاہی جائے جہاں اسے عزت و احترام اور محبت سے رکھا جائے۔۔۔۔"

"بلکل ایسا ہی ہو گا بلکہ اب میں خود مکرم سے کہوں گی تم مینشن شفٹ ہو جاؤ جو جگہ تم دونوں کی ہے وہ تمہارے دور جانے سے بھی نہیں بدل سکی۔۔۔ تم۔ جانتی ہو آج تک وہ پورشن ہنوز تالے میں بند ہے۔۔۔ تمہارے بھائی نے وہاں کسی کو شفٹ نہیں ہونے دیا۔۔۔"

"مجھے یقین نہیں آرہا وہ عورت اور کوئی نہیں نگہت تھی۔۔۔ مجھے زرا بھی علم ہوتا تو میں اسے دھکے دے کر نکال دیتی۔۔۔۔"

مجھے دکھ اس بات کا تھا کہ میری اپنی سگی بہن بھی مجھے سمجھ نہیں پائی۔۔۔

"غیروں سے کیا گلہ۔۔۔ دل تو اپنوں کی بات پر ٹوٹتا ہے۔۔۔۔"

"میں جانتی ہوں ان دکھوں کا مداوا بہت مشکل ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے اگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔"

"میں کر چکی ہوں اسی دن جس دن آپ نے واضح کیا تھا غلطی میری بھی ہے اس اوڈیو پہ یقین کرنے سے پہلے مجھے آپ سے تصدیق کر لینی چاہیے تھی۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ لوگ اب مل سکتی ہیں۔۔۔"

نرس کے کہنے پر حنا نے ورشہ کی جانب دیکھا جس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔۔

یہ تم کہہ رہے ہو میری؟؟؟

خرم نے بے یقینی سے مکرم کو دیکھا:

"ہاں بھیا حنا نے مجھے قسم دی ہے۔۔۔"

"محض ایک قسم پر مکرم یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟؟"

بھیو وہ جس دورا ہے پر کھڑی ہے اگر میں اس کی نہیں مانوں گا تو وہ ٹینشن لے کر اپنے

آپ کو اور ازیت میں مبتلا کر لے گی۔۔۔"

کیا مطلب کس دورا ہے پر؟؟

خرم نے چونک کر اسے دیکھا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بھیو حنا کو برین ٹیو مر ہے۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جھکے سر کے ساتھ گویا اس نے دھماکہ کیا خرم کئی پل تک سن رہ گیا۔۔۔

"تم نے اتنا غیر اہم سمجھا مجھے کہ بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔"

جب وہ بولنے کے قابل ہوا تو شکوہ تھا جو وہ ناچاہتے ہوئے بھی کر گیا:

"کیا بتاتا وہ خود ہی جینا نہیں چاہتی پورے ڈیڑھ منٹہ اس نے دوائی نہیں کھائی اور اس

بات کا پتا مجھے بعد میں چلا تھا۔۔۔"

لیکن وہ ایسا کیوں کر رہی ہے؟؟

"آپ جانتے ہیں بھیو جب میں مینشن سے گیا تو بہت ٹوٹا ہوا تھا نہ ہی حنا پر توجہ دے پایا اور نہ ہی زونیرہ پر معلوم ہی نہ ہو سکا اس نے اپنوں کی دوری اور صوفی کی جدائی کو روگ کی صورت میں اپنے جسم سے لگا لیا۔۔۔"

لیکن اب بھی کچھ نہیں بگڑا مجھے یقین ہے وہ سرجری سے ٹھیک ہو جائے لیکن اس کی شرط ہی یہی تھی کہ عارض کی شادی زونیرہ سے ہوگی تب ہی وہ علاج کروائے گی۔۔۔۔"

وہ دیکھ رہا تھا اس آدمی کو جس کو زندگی نے مشقت کے علاوہ کچھ نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"میں کرواؤں گا علاج اور اب جو میں کہوں گا وہ ہی کرو گے تم سب بہت کر لی اپنی من مانی۔۔۔"

خرم کی بات پر مکرم مسکرا دیا۔۔۔۔۔

زونیرہ کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟؟

"مینشن۔۔۔"

"ہمممم اگلے دن عارض کی چھٹی ہو جائے گی تو میں چاہتا ہوں آنے والے جمعہ کو نکاح کر دوں اور رخصتی بھی ساتھ ہی۔۔۔۔"

لیکن رخصتی کیوں بھیو وہ ابھی پڑھ رہی ہے؟؟؟

"شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے۔۔۔۔"

"بتا دینا حنا کو۔۔۔۔"

"اس بارے میں زونیرہ سے خود بات کروں گا۔۔۔۔"

"جی بھیو۔۔۔۔"

وہ تابعداری سے کہہ کر خاموش ہو گیا۔۔۔ کیا زونیرہ اس فیصلہ کو نبھانے کیلئے خوش رہ

پائی گی؟؟؟؟ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

بڑا سا سوالیہ نشان اس کیلئے پریشانیاں پیدا کر رہا تھا۔۔۔ کیوں کہ وہ زونیرہ تھی ضوفی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

دن ہفتہ میں بدلے تو ڈاکٹر نے اس کی ڈسچارج سلپ بنا کر اسے گھر جانے کی اجازت دے دی۔۔۔۔

کبیر اور مکرم ہی اسے سہارا دے کر مینشن لائے تھے۔۔۔۔



کڑھے ہوئے ڈوپٹے کے گھونگھٹ تلے سر جھکائے لبوں کو باہم بھینچے ہوئے تھی۔۔۔۔

زونیرہ مکرم سے وہ پل بھر میں زونیرہ میر عارض بناد گئی تھی۔۔

یہ خیال ہی اس کو اندر ہی اندر کندھ چھری کی طرح کاٹ رہا تھا کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس جگہ بٹھادی گئی تھی جہاں اس کی بہن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ انسان جس پر آپنی دل و جان سے فدا تھی اب وہ اس کا نصیب بنادیا گیا تھا۔۔۔ ایسے بٹے ہوئے شخص کے ساتھ کس طرح وہ اپنی پوری زندگی گزارے گی کیا وہ سمجھوتا

کر پائے گی۔۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آنسو ٹوٹ کر شفاف ہتھیلی پر گر رہے تھے۔۔۔

"زونی آپ جانتی ہونہ حنا کس تکلیف سے دوچار ہے اس پر اس کی بڑھتی ہوئی خواہش کو

کسی طور نظر انداز کرنا سب کیلئے ہی ناممکن ہے۔۔۔۔"

تم سمجھ رہی ہونہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں؟؟؟

وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔



"بلیومی میں خود خلاف تھا اس شادی پر جس کی وجہ صرف اور صرف تم تھیں۔۔۔ مجھے تمہاری خوشی عزیز تھی اور ہے۔۔۔"

خرم کی بات پر زونی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا:

"تایا جان میرا فیصلہ آپ سب کے ساتھ ہے۔۔۔ جو آپ لوگ چاہیں گے میری بھی وہ ہی مرضی ہے۔۔۔"

خرم اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ حنا نے اپنی دونوں بیٹیوں کی تربیت بہترین کی تھی بلاشبہ وہ ایک اچھی ماں تھی۔۔۔

کیا یہ بات میرا دل رکھنے کیلئے کہی ہے؟؟؟  
Support@classicurdumaterial.com

"نہیں تایا جان۔۔۔ بات دل کی نہیں عزت کی ہے، مان کی ہے، اعتبار کی ہے، یقین کی ہے۔۔۔" "جو آپ سب کو مجھ پر ہے۔۔۔"

"میں کب تک اپنی مرضی چلا کر خوش رہ سکتی ہوں اصل خوشیاں وہ ہی ہوں گی جو آپ سب کی دعائیں لے کر حاصل کروں۔۔۔"

"آپ لوگ میرے بڑے ہیں یقیناً میرے لئے بہتر ہی سوچیں گے۔۔۔"

خرم کئی پل تک حیران رہ گیا اتنی عمر نہیں تھی جتنی گہری بات کر گئی تھی۔۔۔

"آج کل کی لڑکیاں اگر یہ سمجھ لیں کہ جو خوشی، اور سکون ماں باپ کی رضامندی سے جوڑے گئے رشتے سے حاصل ہوتا ہے وہ خود ساختہ بنائے گئے رشتوں سے قطعی نہیں ملتا۔۔۔ اپنے والدین کو ناراض کر کے خود خوشیاں تلاشی تو ان کی عمر کم مدت تک ہوتی ہے۔۔۔"

برکت اور رحمت تو سرے سے ہی نہیں ہوتی۔۔۔"

"مجھے فخر ہے اپنی گڑیا پر میرے گدھے بیٹے کو تم جیسی سمجھدار لڑکی ہی سدھار سکتی ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں مجھے مضبوط بننا ہے سب کیلئے۔۔۔"

نکاح ہوتے ہی حنانے اس کا گھونگھٹ ہٹا دیا تھا۔۔۔

اب بھی کیوں آیا ہے تو؟؟؟

"ارے یہ آج سورج مغرب سے کیسے نکل گیا۔۔۔"

کبیر طنز کرتا ہوا اس سے بغلگیر ہوا۔۔۔

"مبارک ہو تجھے۔۔۔"

ویسے بھابھی نظر نہیں آرہیں ہیں کہاں؟؟

وہ بائیں آنکھ دباتا ہوا بولا۔۔۔

"پھر شروع ہو گیا تو۔۔۔"

عارض نے سپاٹ لہجہ میں کہا۔۔۔

"اگر تو کہے تو ایک ملاقات کا سین بنادیتا ہوں۔۔۔"

"تو گھر جاشا باش نکل اب میں آرام کروں گا۔۔۔"

وہ بے رخی سے بول کر کمفرٹ پاؤں پر پھیلانے لگا۔۔۔

"ایک تو آفر دے رہا ہوں اوپر سے نخرے نہیں لئے جارہے۔۔۔"

کبیر کمفرٹ میں گھستا ہوا بولا۔۔۔

"یہ کیا کر رہا ہے تو تجھ سے شادی نہیں ہوئی میری۔۔۔"

"ہاہاہاہاہا! ویری فنی قسم سے بہت ہی ٹھنڈا جوک تھا۔۔۔۔"

تو کرنا کیا چاہ رہا ہے؟؟؟

وہ جو بریسلٹ تجھے دلویا تھا کہاں ہے؟؟؟

دراز میں کیوں؟؟؟

جس کی امانت ہے اسے دے گا یا میں دے دوں؟؟

"میری بیوی میں ہے میں خود دوں گا۔۔۔"

وہ گھور کر بولا اور بریسلٹ کا مخملی ڈبہ اس کے ہاتھ سے لیا۔۔۔

"لا حول ولا میں بھا بھی کو کیوں دوں گا بھلا میں نے سوچا تو نہیں دے رہا تو میں اپنی وائف کو دے دوں گا۔۔۔"

تبھی زرنش لوازمات سے سچی ٹرالی لئے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کبیر تمیز کے دائرے میں آتا ہوا سابقہ جگہ پر ابیٹھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جبکہ عارض نے اس کا چہرہ بغور دیکھا تو جو ادھر ادھر گھما کر اپنے تاثرات چھپا رہا

تھا۔۔۔۔

"بڈی آپ کا صرف سوپ ہے باقی چیزیں آپ کے دوست کیلئے۔۔۔"

زرنش نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"آج تو رحم کر دو پچھلے دو ہفتوں سے یہ ہی پی رہا ہوں۔۔۔"

وہ چہرے پر بیچارگی لاتا ہوا بولا۔۔۔

"دیکھیں صاف بات ہے ابھی نہیں دل کر رہا تو بعد میں

پی لئے گا میں لے جاتی ہوں لیکن بعد میں بھی یہ ہی ملے گا۔۔۔"

وہ ایک نظر کا وچ پر بیٹھے کبیر پر دیکھ کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔ اس ایک نگاہ میں بہت کچھ تھا جو وہ جان کر بھی انجان بن گیا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

اجنبی مردانہ آواز پر وہ ٹھٹک کر مڑی۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/>

اس کے ساتھ کھڑازین کی صبح پیشانی پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

"اوہ ہائے میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ ایک نظر زین پر ڈال کر پھکی مسکراہٹ کیساتھ گویا ہوئی۔۔۔۔

آپ یقیناً مسٹر زین ہیں؟؟؟

اس کی بات پر زین نے سنجیدگی سے دیکھا:

"جی۔۔۔"

"نورین میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔"

زین نورین سے مخاطب ہو کر پارکنگ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ڈنر کیلئے انہوں نے یہاں کا رخ کیا تھا۔۔۔

"میرا خیال ہے تمہارے ہسبنڈ کو میرا مخاطب کرنا پسند نہیں آیا۔۔۔۔۔"

شان نے جاتے ہوئے زین کو دیکھ کر کہا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ بات بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"ویسے یار تم کیسے رہ رہی ہو اس روکھے پیکھے بندے کے ساتھ عمر کا اتنا فرق واضح

ہے۔۔۔"

"میرا خیال ہے یہ میرا پرسنل میٹر ہے اور میں کسی کو انٹرفیر کرنے کی قطعی اجازت نہیں

دوں گی۔۔۔۔۔"

"آپ کو اس طرح آنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔"

سیٹ بیلٹ باندھتی ہوئی وہ شکوہ کناں ہوئی۔۔۔۔۔

"میری مرضی جو چاہے کروں۔۔۔"

آواز میں سرد پن نورین نے چونک کر گردن موڑی۔۔۔

"وہ کلاس فیلو شان تھا۔۔۔۔"

پوچھا تم سے میں نے؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"خاموش بیٹھی رہو۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اس کو جھاڑ پلاتے ہوئے گاڑی کی رفتار بڑھا گیا۔۔

پندرہ منٹ کا راستہ دس منٹ میں طے کیا تھا۔۔۔

گاڑی سے نکل کر وہ تن فن کرتا ہوا لاونچ میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

"اتنی بڑی بات ہوئی نہیں ہے جتنا آپ بنا رہے ہیں۔۔۔"

نورین کی بات پر وہ خونخوار نظروں سے گھورتا اس کا بازو دبوچا۔۔۔



تو تمہارے نزدیک نا محرم کا بیچ سڑک پر راستہ روک کر ہائے ہیلو کرنا کوئی بڑی بات نہیں  
ہاں۔؟؟؟

وہ لہو رنگ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑتا غرایا۔۔۔۔۔

"میں میرے میرے ہاتھ میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

یک دم ہی آنکھوں میں نمی اٹھ آئی۔۔۔۔۔

"ڈونٹ کیئر اگر اسندہ اس طرح کسی آشنا نے تمہارا راستہ روکا تو وہیں دفن کر دوں گا

۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا:

جبکہ وہ دھندلائی نظروں سے یقینی اور بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا اسے جاتا دیکھے گئی

۔۔۔۔۔

زین کارویہ روبینہ کی نظروں سے بھی مخفی نہ رہ سکا تھا۔۔۔۔۔ اسے دکھ ہوا تھا کیوں؟؟؟ یہ تو

وہ بھی نہیں جانتی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□■

آنی آپ نے بلایا تھا؟؟؟

"ہاں زونی تم یہ سوپ عارض کو دے آؤ۔۔۔"

وہ کانچ کا پیالہ ٹرے میں رکھتی ہوئی بولی۔۔۔

میں؟؟؟

وہ حیرانی سے گویا ہوئی۔۔۔

"ہاں تم سے ہی کہہ رہی ہوں۔۔۔ دوسرا دن ہے تمہارے نکاح کو لیکن ایسے چھپ رہی

ہو جیسے کوئی رشتہ ہی نہیں ہے اس سے۔۔۔۔"

اب کے لہجہ میں ہلکی سی سنجہ تھی جس پر وہ لب بھیج گئی۔۔۔۔۔

"دیکھو میں مانتی ہوں وہ غصہ کا تیز ہے لیکن اب تمہارا شوہر ہے اسے اس وقت تمہاری

ضرورت ہے جانتی ہو نہ تمہاری رخصتی سادہ ہی سہی لیکن ہوئی تو ہے نہ۔۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"شاباش اب یہ جھجکنا، ڈرنا بند کرو اور یہ لیکر جاؤ اور اسے پلا کر ہی واپس آنا۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی بولی جس پر وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

قدم من من بھر کے اگے اٹھنے سے انکاری تھے۔۔۔ زبردستی گھسیٹ کر وہ عارض کے  
روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

دستک دی تو عارض کی آواز پر اندر چلی آئی۔۔۔۔  
بڑھی ہوئی شیوا نکھوں کی چمک مانند تھی سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا وہ شاید کام کر رہا  
تھا۔۔۔۔

آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟  
آواز میں خوف چہرے پہ چھائی زردی اس بات کی گواہ تھی کہ وہ مجبوراً یہاں بھیجی گئی ہے

۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض جو نگھیوں کے سہارے بیڈ پر نیم دراز تھا سر سے لیکر پیر تک اس کا جائزہ لینے  
لگا۔۔۔۔۔

کیسا نظر آرہا ہوں؟؟؟  
بھرپور سنجیدگی سے پوچھا تو وہ زرا کی زرا نظر اٹھا کر جھکا گئی۔۔۔

لابی پلکوں کا اٹھنا گرنا یہ منظر اسے بھا گیا۔۔۔ لیکن لمحوں میں ہی اپنے تاثرات پہ قابو پایا گیا:

دوسروں سے جب معلوم کر ہی لیتی ہو تو اب یہ فار میلیٹیز کیوں؟؟؟؟

جواب نہ پا کر وہ گویا ہوا۔۔۔۔۔

"آنی نے کہا تھا کہ یہ دے دوں۔۔۔۔"

وہ ہاتھ میں پکڑے باول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ عارض کے ماتھے پر دو بل

نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 اپنی آنی سے کہو کے خود اکر دیں۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پتھر لہجہ پر وہ سہم گئی۔۔۔۔۔

"آخر اتنا ڈر کیوں رہی ہے یہ میں کون سا اسے کھا جاؤں گا۔۔۔۔"

وہ سوچ کر رہ گیا:

اب کیا ہے؟؟

وہ اسے وہیں ایستادہ دیکھ کر ابرو اچکائے۔۔۔

"وہ ناراض ہو جائیں گی آپ پلیز یہ پی لیں۔۔۔"

گلاب کی مانند ہلتے ہونٹ چہرہ پر معصومیت اور خوف کے ملے جلے تاثرات نے اسے مسما کر دیا۔۔۔

وہ بناپلک جھپکائے اس کے معصوم حسن کو آنکھوں کے ذریعہ دل میں اتارنے لگا۔۔۔  
وہ نظروں کی تپش سے گھبرانے لگی۔۔۔ شش و پنج میں مبتلا کہ جائے یا نہ جائے۔۔۔  
"رکھ دو پی لوں گا۔۔۔"

نظروں کو لیپ ٹاپ پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ جتنا چاہ رہا تھا مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہیں دیکھنے کا۔۔۔

وہ دل میں شکر ادا کرتی سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھی۔۔۔

وہ جو بھوک محسوس کر رہا تھا ہاتھ پہ زور ڈالتا ہوا اٹھنے لگا تھا زونی نے دیکھا تو جلدی سے اس کا کندھا پکڑا۔۔۔

وہ گردن گھما کر اسے اپنے قریب محسوس کرنے لگا۔۔۔

"وہ وہ ڈاکٹر نے منع کیا ہے آپ کو اس طرح سے اٹھنے میں۔۔۔"

وہ جھکیں آنکھوں کے ساتھ کہتی اسے بٹھا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

لیپ ٹاپ اٹھا کر سائیڈ پر کیا اور ٹرے عین سامنے رکھی۔۔۔۔۔

گھنی آبشار جھکنے سے اگے کی جانب آگئیں۔۔۔۔۔

زونیرہ!!!!

وہ جو جانے لگی تھی اس کی پکار پر تھم گئی۔۔۔۔۔

"یہاں آؤ۔۔۔"

وہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھنے لگی پھر دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی قریب آرکی۔۔۔

تھکیہ کے نیچے مخملی ڈبہ نکلا اور اس میں رکھا بریسلٹ ہاتھ میں لیا۔۔۔

وہ جو ساری کروائی ملاحظہ کر رہی تھی اس کے دیکھنے پر نظریں گھما گئی۔۔۔

عنابی ہونٹ ایک بار پھر مسکرا اٹھے لیکن نامحسوس انداز میں۔۔۔۔۔

وہ اسکی کلائی تھام کر اب بریسلٹ پہنار ہاتھ اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے پزل ہو گئی

۔۔۔۔۔

ہک لگا کر کلائی چھوڑی تو وہ اپنی مومی کلائی پر سجا بریسٹ دیکھنے لگی۔۔۔

گولڈ کی زنجیر پر ننھنے ننھنے ڈائمنڈ زیڈ کی شکل میں لگے اس کو قیمتی بنا رہے تھے۔۔۔۔۔

"یہ بریسٹ صرف زونیرہ کے نام کا ہی لیا گیا ہے ضوفشاں کیلئے لائی ہوئی ہر چیز اس کے

لا کر میں ہے۔۔۔۔۔"

"میں رشتوں میں خیانت کا قائل نہیں ہوں سو تم سے بھی یہ ہی امید رکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ مدہم لہجے میں بول کر اس کے تمام سوالوں کے جواب دے گیا۔۔۔

کچھ پوچھنا چاہتی ہو؟؟؟۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ان کو میری سوچ تک رسائی کیسے ہے؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سوچ کر رہ گئی۔۔۔

وہ آنی نے کہا تھا کہ:

رک کر اسے دیکھنے لگی جو اسی کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔۔۔

"ہمممم۔۔۔"

ہنکارہ بھر کر بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا گیا؛



"وہ کہہ رہیں تھیں کہ تمہاری رخصتی ہو چکی ہے اب سے تم اسی روم میں رہو گی۔۔۔"

وہ ہاتھوں کی انگلیاں توڑ مروڑتی آخر کار بول گئی۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔"

"اسندہ ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑے بنا مجھ سے بات کرنا۔۔۔"

سنجیدگی سے کہہ کر وہ سوپ پینے لگا جبکہ وہ اسکی بات پر غور کرتی رہ گئی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

سورج کی پہلی کرن کھڑکی سے چھن کر آتی عین اس کے چہرے پر پڑی تو منہ کے اوپر

تکیہ رکھ کر پڑنے والی روشنی کو مدہم کیا۔۔۔۔

نائٹ بلب کی روشنی پھیلنے اجالے میں کہیں دب سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ ادھ کھلی آنکھوں کو مسلتا ہوا ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ تبھی صوفے پہ سوئے وجود کو

دیکھ کر اس کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔۔۔

بائیاں ہاتھ گال کے نیچے رکھے وہ محو خواب ارد گرد سے بے گانہ میٹھی اور پرسکون نیند

کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

لانی پلکیں انکھوں پہ پہرہ دے رہیں تھیں۔۔۔۔

وہ بغور اس کے نقش کا جائزہ لینے لگا۔۔۔ کمرے کا اکیلا پن آج اسے محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

انکھوں کو یہ منظر اتنا خیرہ کر رہا تھا کہ اس کا دل چاہا وقت کو روک دے۔۔۔۔۔  
نظروں کی تپش نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا:

لانی پلکوں کی حرکت نے بھی اس کے ارتکاز کو نہ ٹوڑا۔۔۔ وہ غائب دماغی سے عارض کو دیکھے چلی گئی۔۔۔ آہستہ آہستہ ذہن بیدار ہوا تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

balon ki lot chhaya mein se ngl kr chere ka toaf krne lgiin  
https://www.classicurdumaterial.com/  
Support@classicurdumaterial.com

وہ ڈوپٹہ پھیلا کر اوڑھتی ہوئی پاؤں میں چپل اڑس کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

بلینکٹ کو تہہ کر کے الماری میں رکھا اور خود واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہ جیسے کسی خواب سے جاگا تھا۔۔۔

رات کو جب وہ صوفہ پہ جا کر لیٹی تو اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔ بیڈ پر فلحال وہ ہی پھیلا ہوا تھا ایسے میں تھوڑی سی جگہ بچتی وہ آتو جاتی لیکن آرام دہ نہ ہوتی۔۔۔

دروازہ کی دستک پر وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔۔

"اجاو۔۔۔"

"سر آپ کی ڈریسنگ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

شروع دن سے معمور وہ میل نرس اپنی ڈیوٹی پر تھا۔۔۔۔۔

"فرسٹ ایڈ باکس یہاں رکھ دیں آج سے آپ کی چھٹی۔۔۔۔۔"

"کیوں سر کیا آپ کو میرا کام پسند نہیں آیا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

پھر سر؟؟؟ [Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں نے جو کہا ہے وہ کریں۔۔۔۔۔"

عارض کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ چلا گیا؛

اس کے جاتے ہی زونیرہ فریش ہو کر آئی۔۔۔۔۔

وہ بکھرے بالوں کو سنوارنے کی غرض سے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کھڑی ہوئی

۔۔۔۔۔

عارض کی نظریں اسے اندر ہی اندر سہار ہیں تھیں لیکن جب اسے رہنا ہی یہاں تھا تو کتنے دن بھاگ سکتی تھی آنا تو پھر یہیں تھا۔۔۔۔۔

جلدی جلدی بالوں کو بن میں لپیٹ کر وہ باہر جانے لگی تو عارض کی پکار پر پلٹی۔۔۔  
 ڈریسنگ کون کرے گا میری؟  
 پہلے کون کرتا تھا؟؟

زونیرہ کے پوچھنے پر وہ محض اسے دیکھنے لگا جس پر وہ گڑبڑا کر جلدی سے بولی۔۔۔  
 "میرا مطلب ہے کہ میں کیسے کروں گی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 "میں گائیڈ کرتا رہوں گا۔ اب سے روز تم نے ہی کرنی ہے۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 "یا اللہ اب یہ نئی مصیبت پہلے کیا کم مصیبتیں تھیں۔۔۔"

وہ سوچ کر رہ گئی۔۔ پھر ٹیبل پر رکھا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر وہ بیڈ کی طرف آئی۔۔۔  
 "ماتھے کی بینڈج چینج کرو پہلے۔۔۔"

وہ اسے ایک ہی زاویہ کو تکتے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے ماتھے پہ لگی بینڈج کو اتارنے ہی لگی تھی کہ کسی خیال کے  
تحت پیچھے ہوئی۔۔۔۔

وہ جو اسکی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا یوں ہٹنے پر ابرو اچکائے۔۔۔۔

کو کونٹ آئل ہے ؟؟؟؟

"ہاں ریک میں ہو گا۔۔۔"

وہ سر ہلا کر آئل نکال لائی اور دو ڈروپ ہتھیلی پر نکال کر انگلی سے بینڈج پر لگانے لگی

-----

وہ اس کی کاروائی کو ملاحظہ کر رہا تھا جو نجانے کیا کر رہی تھی۔۔۔۔  
Support@classicurdu material.com

بازو کی پٹی کھول کر متاثرہ جگہ پر دوائی لگا کر پٹی باندھنے لگی۔۔۔۔  
https://www.classicurdumaterial.com/

نرم انگلیوں کی ملائمت اسے عجیب سا سکون بخش رہی تھی۔۔۔۔ شاید یہ وہ ہی سکون تھا  
جو اللہ نے حلال رشتوں میں رکھا ہے۔۔۔۔

اب وہ با آسانی بینڈج ہٹا کر نئی بینڈج لگا دی۔۔۔۔

وہ حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ جواب ڈسٹ بین کی نظر کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں مچلتے سوال کو بخوبی سمجھ گئی تھی۔۔۔

"سنی پلاسٹ ریمو کرنے سے پہلے اگر آئل لگایا جائے تو یہ آسانی سے ہٹ جائے گا اور پین فل بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔"

وہ اب چیزیں سمیٹتی ہوئی مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔۔  
"ہمممم"

اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے بولا۔۔

یہ چاچو نے بتایا ہوگا؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی۔۔۔" [Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
وہ مختصر سا کہہ کر واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

یہ موبائل کہاں سے آیا؟؟؟؟

دوسری طرف ریحان کالجہ کسی بھی نرمی سے عاری تھا اور یہ شاید پہلی دفعہ تھا۔۔۔

"بھائی آپ غصہ نہ ہوں میں بتاتی ہوں سب۔۔۔۔"

وہ اس کے غصہ سے خائف ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"بھائی دراصل میری ایک فرنڈ ہے اس کا ہے یہ اور نمبر جو آپ دے کر گئے تھے وہ ہی

ہے۔۔۔۔"

جلدی جلدی میں جو آیا بول گئی۔۔۔ سچ کہہ نہیں سکتی تھی کہ روبینہ نے سختی سے اپنی آمد کے بارے میں بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔۔

ہاں بھائی یاد آیا وہ آج کوریئر والا بہت سی چیزیں دے کر گیا ہے کیا آپ نے بھیجی ہیں

<https://www.classicurdumaterial.com/>؟؟؟؟

Support@classicurdumaterial.com

"ہممم تو تم وہاں نہیں گئیں جس کا مطلب ہے تم ابھی تک خفا ہو۔۔۔"

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

بھائی کیا ہوا؟؟؟؟

"ہممم اں ہاں ہاں!! میں نے ہی بھیجا ہے"

اور بتاؤ ابو کیسے ہیں؟؟؟

"ہاں بھائی وہ بھی ٹھیک ہیں بس آپ کو کہتے ہیں کہ اس سے کہو یہاں اکرام کر لے۔۔۔"



”ہمممم چلو میں پھر بات کرتا ہوں علی کہاں ہے۔؟؟“

”وہ باہر گیا ہے میں نے ہی بھیجا ہے کسی کام سے۔۔۔“

”ٹھیک ہے۔۔۔“

جیسے ہی ویڈیو کال بند ہوئی تو نمبر پر روبینہ کی کال آنے لگی۔۔۔ اتفاق تھا یا قدرت کا اشارہ  
دونوں کی ٹائمنگ تقریباً ایک تھی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے اتنی خاموش کیوں ہو؟؟

روبینہ نے اس کے بجھے بجھے لہجے پر پوچھا:

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”آج زندگی میں پہلی دفعہ میں نے بھائی سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔۔“

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کے نمناکی سے کہنے پر روبینہ کو ندامت نے اگھیرا۔۔۔

”میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔ شازیہ تمہیں اب جھوٹ نہیں بولنا پڑے گا۔۔۔“

کیسے؟؟؟

دوسری طرف شازیہ عجلت میں بولی۔۔۔

"میں اگلے منٹہ آؤں گی تمہاری طرف تو پھر بتاؤں گی تب تک تم یہ سیل آف کر دو اور اس سے پہلے سم بھی نکال لینا یوں تمہارا جھوٹ جھوٹ نہیں رہے گا۔۔۔"

"جی یہ ٹھیک ہے۔۔۔"

شازیہ بھی مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کمرے میں آیا تو نورین مصلے پر بیٹھے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔ سو جی انکھیں روچکنے کی چغلی کھا رہیں تھیں۔۔ ایک پل تو اسے ندامت سی محسوس ہوئی تھی لیکن پھر شان کی وہ نظریں جو نورین کو دیکھ کر چمک اٹھیں تھیں یاد آتے ہی پھر سے اشتعال بڑھا۔۔۔  
وہ جاء نماز تہہ کر کے کمرے سے جانے ہی لگی تھی تب زین کی آواز پر رکی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟

"کچن میں۔۔۔"

مڑے بنا جواب دیا گیا۔۔۔

یہاں دیکھو میری طرف؟

نورین کی آنکھوں میں نمی اٹھ آئی یک دم ہی بازو پر جلن سی محسوس ہوئی۔۔۔ جب انسان کو محبت، پیار، عزت کی عادت ہو جائے تو ہلکا سا جھڑکنا بھی روح پر تازیانے کی طرح محسوس ہوتا ہے۔۔۔

وہ جسے زین کی محبت کی عادت ہو گئی تھی اب یوں اچانک زین کا الزام تراشی کرنا اس کی روح کو چھلنی کر گیا تھا۔۔۔۔

کیوں پھر سے کوئی نیا الزام لگائے گے؟؟

وہ طنزیہ انداز میں بولی جس پر وہ لب بھیج کر اپنے بڑھتے اشتعال کو دبانے کی تگ و دو د کرنے لگا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کوئی جواب نہ پا کر وہ مڑی۔۔۔۔

"وہ کوئی میرا آشنا یا عاشق نہیں تھا اگر ہوتا تو آپ سے شادی کرنے سے پہلے ہی اس کے

ساتھ بھاگ جاتی۔۔۔۔۔"

انکھیں لہو رنگ ہو رہیں تھیں دل تھا کہ پھٹ کر باہر آنے کو بے تاب۔۔۔۔

"میں اس وقت غصہ میں تھا۔۔۔۔"

"انسان غصہ میں وہ ہی بات کرتا ہے جو اس کے دل میں ہو ایک بات آپ ذہن نشین کر لیں ضروری نہیں کہ دوسرا انسان بھی وہ ہی کچھ کرے جو آپ کر گزرے ہوں ہر انسان پر شک کرنا بند کر دیں اگر راہ چلتے لوگ آپ کا راستہ روک کر حال چال دریافت کریں تو اپنی ذہنی سطح کو پست کرنے کی بجائے اپنے ساتھ چلتے شخص پر یقین کرنا چاہیے نہ کہ اپنے ساتھ ساتھ اس کا بھی تماشہ بنایا جائے۔۔۔۔"

بولنے کی شدت سے چہرہ سرخ اور انکھیں برسات کا منظر پیش کر رہیں تھیں۔۔۔

"میں مانتا ہوں مجھے اوور ریکٹ نہیں۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

اوور ریکٹ؟؟؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس کی بات بیچ میں اچک کر بھڑکی۔۔۔

"آپ کیلئے یہ محض ایک اوور ریکٹ ہے؟؟؟"

"۔۔ میں بیوی ہوں آپ کی چاہے جس بھی حالات میں بنادی گئی ہو لیکن ہوں تو آپ کی

ہی عزت۔۔۔ بالکل نگہت اپو کی طرح۔۔۔"

نورین کی بات پر عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"یہ تمہارا سر درد نہیں اپنی بات کرو تم۔۔۔"

زین کو انتہائی ناگوار گزرا تھا نورین کا نگہت کیلئے بولنا۔۔

"اپنی کیا بات کروں مجھے بھی آپ نے اسی پلڑے میں رکھ دیا۔۔۔۔۔"

وہ بجھے لہجے میں بول کر صوفہ پہ بیٹھ گئی۔۔ جبکہ زین لا جواب سا اسے دیکھے چلا گیا بہت سے سوالوں کے جواب وہ دے گئی تھی جو زین کو طوفان کی زد میں لے آیا

-----

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"میں پچھلے ایک ہفتہ سے مسلسل کال، میسیجز کر رہا ہوں اور تم نے جواب تک دینے کی زحمت نہ کی۔۔۔"

"تم نے بات ہی ایسی کی تھی پھر کیا تک بنتی ہے اس سب کی۔۔۔"

روبینہ کا شکوہ آخر کار زباں پر آ ہی گیا تھا۔۔

کیا ضروری ہے تم اس بات کو منفی نظریہ پر پرکھو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں نے مثبت انداز میں وہ بات کی ہو۔؟؟؟

وہ شاید اس سے تلافی کر رہا تھا جبھی براہ راست کہنے کی بجائے ان ڈاریکت وے میں اس سے ہم کلام تھا۔۔۔۔۔

"نظریہ تو تبدیل ہو سکتے ہیں لیکن تمہارے چہرے پہ چھائے تاثرات میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو رونے سے بچانے کیلئے دانتوں تلے ہونٹوں کو دبا گئی۔۔۔۔۔  
گر میں مجبور کر دوں بھولنے پر؟؟؟

یہ دھمکی ہے؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

"نہیں دھونس ہے۔۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مسٹر ریحان علی اپنی دھونس اپنے پاس رکھو اور آئندہ کال نہ کرنا۔۔۔۔۔"

وہ غصہ سے بول کر کال کاٹ گئی۔۔۔۔۔

سیکنڈ بعد میسج کی بپ ہوئی۔۔۔۔۔

"کورئیر کے ذریعے چیزیں بھجوانے کا شکریہ مجھے نہیں آیا یہ آئیڈیاورنہ آپ میڈم کو  
کبھی زحمت نہیں دیتا۔۔۔۔"

"کھلا طنز کرتا وہ اسے تپ چڑھا گیا۔۔ بھاڑ میں جاوریحان علی۔۔۔۔۔"

بڑبڑاتی موبائل پھینک کر وہ چت لیٹ گئی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

زونی بس کر جاواب کتنا روگی؟؟

وہ جو مسلسل روئے جارہی تھی حنا نے تنگ کر کہا؛

تو آپ کیوں جارہی ہیں مجھے چھوڑ کر باباشفٹنگ کروالینگے نہ؟؟

وہ بضد تھی کہ حنا اور مکرم واپس نہ جائیں۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial>

"میری جان ایک دو نہیں بلکہ کافی سامان ہے۔۔ دو تین مہینہ کی بات ہے۔۔۔۔۔"

وہ مکرم کو اشارہ کرتی بولی جو وہیں خرم کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

حنا بچی صحیح تو کہہ رہی ہے سامان کا کیا ہے وہ اتار ہے گا دیکھو تو جب سے تم دونوں کا سنا  
ہے رورو کر خود کو ہلقان کر لیا۔۔۔



وہ جو وہیل چیئر پر بیٹھا تھا نصیرین کی بات پر اسے دیکھا جو حنا کے کندھے سے لگی ہوئے ہوئے سسک رہی تھی۔۔۔

"امی اچانک یہاں قیام کر لینا ممکن نہیں ہے ان کی میٹنگ بھی ہے۔۔۔"

"زونی ماما پریشان ہو رہی ہیں اب بس کرو ہم سب تمہارے اپنے ہیں اور یقین کرو مہینہ سے اوپر نہیں ہونے دوں گی فوراً یہاں بلوالوں کی زرنش بھی تو ہے یہاں۔۔۔"

ورشہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔ نظروں کی ٹپش اپنے وجود پہ مسلسل محسوس کر رتی وہ اور زیادہ خوف میں مبتلا ہو رہی تھی۔۔ حنا اور مکرم کے ہونے سے اس کے اندر اعتماد آیا تھا وہ کمزور پڑتا جا رہا تھا۔۔۔

حنا عارض کاپٹی زدہ ماتھا چوم کر اسے دعاؤں سے نوازتی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔ مکرم پہلے ہی ڈرائونگ سیٹ پر موجود تھا۔۔۔ پورچ سے نکل کر گاڑی فرائے بھرنا شروع ہو گئی۔۔۔

حنا کی خاموشی کے نتائج وہ زونیرہ سے دوری ہی اخذ کر رہا تھا۔۔۔ بار بار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کا دھیان ساتھ بیٹھی حنا کی طرف جارہا تھا۔۔۔ جو بنا آواز کئے آنسو بہا رہی تھی

-----

ہنی!!!!

وہ رونا بھول کر اس کی پکار پر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ نجانے کتنے سالوں بعد اس نے ہنی کہہ کر مخاطب کیا تھا وہ تو بھول بھی چکی تھی۔۔۔۔۔

"ایسے مت دیکھو جانتا ہوں جو ان اولاد کا باپ ہوں لیکن ابھی تو سوائے ہمارے کوئی نہیں ہے نہ۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ نرمی سے کہہ کر اسے مسکرا نے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ہم علاج کیلئے کب نکلیں گے؟؟

حنا نے نمی صاف کرتے ہوئے ہولے سے پوچھا؛

کیا واقعی ہنی تم!! تم مینٹلی پریپر ہو؟؟؟

مکرم نے بے یقینی اور حیرت کے ملے جلے کیفیت سے استفسار کیا۔۔۔

"ہاں کیوں کہ اگر میں اس سرجری میں کامیاب نہ ہو سکی تو مجھے یہ خدشہ نہیں رہے گا کہ میرے بعد زونی کا کیا ہو گا۔۔۔ اب اگر مجھے موت بھی آجائے تو مجھے کوئی گلہ، کوئی ڈر نہیں ہے مجھے یقین ہے عارض ہماری زونی کا بہت خیال رکھے گا۔۔۔"

تو تم اتنی تاخیر محض زونیرہ کیلئے کر رہیں تھیں؟؟

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ حنا گزرتے دنوں کے ساتھ بظاہر تو مضبوط نظر آتی لیکن اندر ہی اندر ڈر و خوف اپنی جڑیں مضبوط تر کر تا چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

"اس رات میں نے تمہیں کتنا ڈانٹا، کتنا سنا یا لیکن تم اپنی صفائی میں ایک لفظ نہ بولیں۔۔۔"

ایک سائیڈ پر گاڑی روک کر وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا ہوا فرط جذبات سے اس کے ماتھے پر مہر ثبت کر گیا۔۔۔

حنانے مسکراتے ہوئے انکھیں موند لیں۔۔۔ سکون بخش احساس اس کے رگ و پے میں اترتا چلا گیا۔۔۔۔۔

"حنانم میرا بہت ہی قیمتی اثاثہ ہو بہت زیادہ۔۔۔"

تمہیں اپنے میر کیلئے اس موضوعی مرض کو شکست دینی ہے۔۔۔

دو کی نہ؟؟؟

ڈر خوف، اسیت، افسردگی کیا کچھ نہیں تھا اس سے مکرم کی آنکھوں میں جسے محسوس کر کے خود اسکی اپنی آنکھیں بھی جھلک پڑی تھیں۔۔۔

"میں دوں گی اگر اللہ نے چاہا تو۔۔۔"

مکرم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسٹیرنگ وہیل پر اپنے ہاتھ کے نیچے جمایا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔

"آپ زونی کو نہ بتائیے گا ابھی تو اس کی نئی زندگی کی شروعات ہوئی ہے۔۔۔"

"بے فکر رہو جان مکرم سوائے بھیو کے کسی کو نہیں معلوم ہو گا۔"

وہ پرسکون سی آنکھیں میچ کر بیک سے سرٹکا گئی۔۔ ایک لمبی مسافت تھی جو طے کر کے آخر کار وہ منزل مقصود پا چکی تھی۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

دوسرے دن وہ ناشتہ کر کے اسلام آباد جانے کی تیاری کرنے لگی تبھی زین جو چپ چاپ اس کی عجلت دیکھ رہا تھا ٹوک گیا۔۔۔

روبینہ کیا مجھے بتانا پسند کرو گی کہ دوبارہ اسلام آباد کیوں جایا جا رہا ہے؟؟؟؟؟

زین کے پتھر یلہ لہجہ پر وہ ایک پل کور کی اپنے آپ کو پر اعتماد ظاہر کرتی ہوئی وہ زین کے سامنے والے صوفہ پہ جا بیٹھی۔۔۔۔

"ڈیڈ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرا دوست ہے اس کی فیملی وہاں ہوتی ہے اس کی بہن سے میری اچھی خاصی فرنڈ شپ ہے اس سے ملنے جا رہی ہوں۔۔۔۔"

دوست ہے یا اس سے بڑھ کر؟؟؟؟

وہ اچھنبے سے زین کی شکل دیکھنے لگی جو بہت جان چکا تھا۔۔۔

"فائنلی ڈیڈ رومانہ میری جاسوسی میں کامیاب رہی ویلڈن اگر آپ کو اتنا ہی تجسس تھا تو مجھ سے پوچھ لیتے الف باج ساری معلومات آپ کو فراہم کر دیتی۔۔۔۔"

وہ ہاتھ کی مٹھی کو بند اور کھول کر اٹھتے اشتعال کو دبانے کی ہلکی سی کاوش کرنے لگی

۔۔۔۔۔

"روبینہ بی ہیو یور سیلف بات کرتے ہوئے سامنے والے شخص کے مقام کو یاد رکھا کرو

۔۔۔"

زین نے غصہ سے اسے گھر کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں ڈیڈ میں ہی کیوں کیا ضروری ہے جب جب میں آپ کے قریب ہونے لگوں تو

آپ میرے مزاج کے خلاف بات کر کے کوسوں دور کر دیں۔۔۔"

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ بھول جاؤ السلام آباد کو۔۔۔"

زین نے دو ٹوک انداز میں کہا:

"فلحال تو ایسا کچھ نہیں ہے اگر ہوا تو آپ کے علم میں ضرور لاؤں گی۔۔۔"

زین کا دل چاہا اٹھ کر ایک ہاتھ لگا دے لیکن ضبط کے پہرے بٹھاتا ہوا وہ چپ رہا۔۔۔۔

اس کے قد تک آتی جوان اولاد تھی وہ شکیل والی حرکت دہرا کر ایک اور نگہت کو جنم

دینے کی فاش غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"میرا خیال ہے آج تمہارا جانا مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"ڈیڈ میں انھیں بتا چکی ہوں زبان سے نہیں پھروں گی آج جاؤں یا کل جانا تو ہے نہ۔۔۔۔"

وہ زین کی بات کا اثر لئے بنا ملازمہ کو اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔

"ایک بات اور ڈیڈ۔۔۔ بے شک نورین آپ کی بیوی ہی صحیح ہوں کمرے کے اندر ہونے والے معاملات کمرے کے باہر کرنا مناسب نہیں ہے۔۔۔ وہ مام نہیں ہیں۔۔۔ اتنا تو میں جانتی ہوں لیکن آپ کی سوچ میں اور ان کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔ سب کو ایک ہانکنا یہ کہاں کا اصول ہے۔۔۔"

"مام کو میں انیکسی سے یہاں لے آئی ہوں جب آپ کو اپنی زندگی جینے کا حق ہت تو یہ حق انہیں بھی حاصل ہے۔۔۔"

وہ کہہ کر رکی نہیں جبکہ زین کا چہرہ دھواں اڑانے کے مانند خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا اندر کا انتشار کس پہ نکلنے والا تھا؟؟؟؟؟

اس کی زد میں کیا نورین نے آنا تھا یا پھر نگہت نے ہی اس کا شکار بننا تھا۔  
<https://www.classicurdumaterial.com>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کیسی ہوشاز یہ؟؟؟

اس بار روبینہ ڈرائیور کے ساتھ اکیلی آئی تھی زین کو اس طرح سے لاجواب کیا تھا کہ وہ اس سے نظریں تک ملا نہیں سکا تھا کجا کہ اسے رومانہ کیساتھ بھیجتا۔۔۔ اسی چیز کا فائدہ اٹھا کر وہ پہلے ہی ڈرائیور کے ساتھ نکل آئی۔۔۔



میں ٹھیک ہوں آپ کو پتا ہے بھائی بھی آئے ہوئے ہیں؟؟؟

یہ انکشاف روبینہ کو ہلا دینے کو کافی تھا۔۔۔

واٹ؟؟

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہاں ہے وہ؟؟

"اس وقت تو اپنے کمرے میں سو رہے ہیں اٹھنے ہی والے ہوں گے۔۔۔"

"اچھا میں ابھی چلتی ہوں پھر کبھی آؤں گی۔۔۔"

وہ ہینڈ بیک اٹھا کر دروازے کی جانب مڑی ہی تھی کہ جانی پہچانی آواز پر قدم ساکت

ہو گئے۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

اس پل اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔۔

اتنی دور سے سفر کر کے آئی ہو مجھ سے ملو گی نہیں؟؟؟

ریحان کا لہجہ سپاٹ تھا اپنے تئیں وہ اسے طنز ہی سمجھی۔۔۔۔۔

مڑنے کی ہمت باقی نہیں رہی بیک وقت خجالت اور شرمندگی نے اسے آن

گھیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن سامنا تو کرنا تھا نہ اب آہی گئی تھی تو۔۔۔

اوہ تم کب آئے؟؟

عام سے لہجہ میں بول کر شازیہ کی طرف تنبیہ انداز میں دیکھا۔۔۔

"دو دن پہلے۔۔۔"

آواز کا سر دپن اسے ٹھٹھا دینے کو کافی تھا۔۔۔۔۔

شازیہ خود اپنی جگہ چورسی ہو گئی تھی۔۔۔

غصہ کا گراف گر میری ذات سے تھا تو یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ؟؟؟؟

اس کی بات پر روبینہ نے خفگی سے دیکھا۔۔۔ ایک تلخ مسکراہٹ ریحان کے چہرہ پہ

محسوس ہوئی۔۔۔ اپنی ذات کو بے مول ہونا اسے تپا گیا:

"شازیہ تمہارے بھائی کو مہمان نوازی کے ذرا بھی ایتھکس نہیں ہیں۔۔۔ گر میرا آنا

اسے انتہائی ناگوار لگا ہے تو میں چلتی ہوں۔۔۔"

ریحان کی نظریں شازیہ کو سہائے دے رہیں تھیں وہ پھنس کر رہ گئی تھی ان دونوں کے

بیچ۔۔۔۔

تبھی کھٹکھے کی آواز پر سب کی نظریں دروازے کی جانب اٹھیں۔۔۔ آنے والے وجود کو دیکھ کر جہاں شازیہ کارنگ فق ہوا تھا وہیں ریحان کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔۔۔

سلام شازیہ ریحان کب آیا تم نے بتایا نہیں؟؟

دھان پان سی الہڑ دوشیزہ لمبی گھنی چٹیا کو اگے کی جانب کئے ایک اداسے گویا ہوئی۔

رقیہ تم اس وقت؟؟؟

شازیہ نے فق چہرے سے اسے دیکھا؛

"لو میں کون سا پہلی دفعہ آئی ہوں جو تم یوں حیران ہو رہی ہو۔۔۔۔۔"

وہ چٹیا گھماتی ریحان کی طرف شرماتا کر دیکھنے لگی۔۔۔ ایک دم ہی روبینہ کو محسوس ہوا کہ وہ

یہاں مس فٹ ہے۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں چلتی ہوں۔۔۔"

ریحان کو دیکھنے سے گریز ہی برتا تھا۔۔۔۔۔

رقیہ نے اب کی بار ابرو اچکا کر اسے عجیب نظروں سے دیکھا:

یہ کون ہے پہلے تو اسے یہاں نہیں دیکھا:

"اوہ ہاں میں کرواتی ہوں تعارف۔۔۔ یہ پھپھو کی بیٹی ہے رقیہ۔۔۔"

ناممکمل تعارف پر رقیہ نے کینہ توڑ نظروں سے گھورا۔۔۔

شازیہ پورا تعارف کیوں نہیں کروا رہیں۔؟؟

"خیر کوئی بات نہیں میں کروادیتی ہوں۔۔ میں ریحان کی بچپن کی منگ بھی ہوں۔۔

اگلے سال ہماری شادی ہے۔۔۔۔۔"

وہ شرمناک منہ چھپا گئی جبکہ روبینہ نے کرنٹ کھا کر ریحان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

یہ کون ہے آپ نے بتایا نہیں جی؟؟؟

ریحان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ اس لمحے ریحان کی خاموشی اسے کندھ

چھری کی طرح کاٹ گئی۔۔۔

"میں شازیہ کی دوست ہوں روبینہ۔۔۔"

آنسو کے گولے کو بمشکل نگل کر بولی۔۔۔۔

ریحان نے اس کا چہرہ دیکھا تو ایک پچھتاوے نے اسے آن گھیرا۔۔۔

روبینہ رکی نہیں اور بے جان قدموں کو گھسیٹتی ہوئی گلی کے آخری کونے پر کھڑی کار میں  
آ بیٹھی۔۔۔۔۔

اس وقت جانا مناسب نہیں کسی اور دن چلی جانا۔۔۔!!  
زین کی آواز اس کی سماعت سے گزری تو آنسو بندھ توڑ کر بہہ نکلے۔۔۔  
اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کاش یہاں نہیں آتی۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

نورین مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتیں؟؟  
ٹیرس میں کھڑی وہ غیر مری نقطہ کو دیکھ رہی تھی کہ زین کی آواز پر چونک گئی  
http://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com

غلطی کا احساس ہو جانا اچھا ہوتا ہے لیکن وہ ہی "غلطی اگر دوبارہ دہرائی جائے تو وہ غلطی  
نہیں جان بوجھ کر کرنے والی حرکت بن جاتی ہے۔۔۔۔"  
نورین کا لہجہ عام سا تھا کسی بھی طنز سے عاری۔۔۔۔

"میں چاہتی ہوں جو مقام آپ نے مجھے دیا ہوا ہے وہ نگہت آپ کو بھی ملے اگر منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں سمجھوں گی آپ کو اپنی غلطی کا ابھی تک احساس نہیں ہوا۔۔۔"

تم برداشت کر لو گی شراکت داری؟؟

"برداشت تو انہوں نے کی ہے میں نے نہیں یہ آپ ان سے پوچھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔۔۔"

منظور ہے مجھے لیکن پھر میری ایک شرط ہے؟؟؟

زین کے مان جانے پر وہ خوش ہوا اٹھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مجھے ساری شرطیں منظور ہیں۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> رکوسن تو لو پہلے؟؟

"میں پہلے آپ کو بتا کر آتی ہوں۔۔۔"

نہیں پہلے میری سنو۔۔۔؟

وہ دھونس جما کر گویا ہوا۔۔۔

اچھا کہیں؟؟





"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے کبیر لڑکی میں نے ڈھونڈ لی ہے۔۔۔"

عنا یہ کی بات پر اسے اچھنبہ ہوا۔۔۔۔

لیکن ماما میں جسے جانتا تک نہیں ہوں اس سے کیسے؟؟؟

"بہت پیاری بچی ہے رکھ رکھاؤ اور سلیقہ ہے مجھے تو پسند ہے تم بھی دیکھ لو واثوق سے کہہ رہی ہوں انکار نہیں کرو گے۔۔۔۔۔"

عنا یہ کی بات پر یک دم ہی کبیر کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔۔۔

عنا یہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی گھبرا کر اس کے قریب ہی جا کر کی۔۔۔

"کبیر کیا بات ہے تمہاری طبعیت تو ٹھیک یہ ایک دم سے رنگ کیوں پھیکا پڑ گیا۔۔۔"

"کچھ نہیں ماما آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

مجھے ایک کام سے جانا ہے ٹھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔"

وہ موبائل اٹھا کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

لیکن جا کہاں رہے ہو یوں اچانک؟؟؟

"عارض کی طرف جا رہا ہوں۔۔۔"

وہ پریشان عنایہ کا ماتھا چوم کر اسے تسلی سے نوازتا کمرے سے نکل گیا؛  
جبکہ وہ پریشان سی اس کے پیچھے تک گئی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"شکر ہے یار تم نے رونا تو بند کیا۔۔۔"

زر نش نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر کہا:

"چپ کر جاو جب تمہیں اپنے ماں باپ سے دور جانا پڑے گاتب پوچھوں گی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"توبہ کرو میں تو نہیں جانے والی۔۔۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

زر کی جلد بازی پر کہنے سے وہ اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کیوں تم نے شادی نہیں کرنی؟؟؟

زونی نے کمر پہ ہاتھ ٹکا کر اس کا راستہ روکا۔۔۔۔۔

"شادی تو دور کی بات ہے یار وہ تو مجھ سے محبت بھی نہیں کرتا۔۔۔"

زر کا چہرہ یک دم ہی اتر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کون؟؟؟

اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں؟؟

زوننی نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔۔۔

"کیا بتاتی یار یک طرفہ محبت کا عذاب جھیل رہی ہوں۔۔۔ ایک ایسی کشتی کی مسافر ہوں جس کا پار لگانے والا یکسر فراموش ہے۔۔۔"

"تو تم اس کو بتادو اور نکل آو اس خود ساختہ عذاب سے۔۔۔"

زوننی نے اپنے ہتھیں حل تجویز کیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہ ناممکن ہے یار۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

"تم بہت خوش قسمت ہو۔۔۔ تمہاری زندگی میں تمہیں جس سے محبت ہوگی وہ صرف تمہارا محرم ہو گا۔۔۔"

زر کی بات پر زوننی جو اس کے ساتھ قدم اٹھاتی ہوئی چہل قدمی کر رہی تھی وہیں ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

لیکن مجھے ان سے محبت نہیں ہے؟؟؟

زونی نے ہم کلامی کی تھی۔۔۔ جو زرنے بمشکل سنی تھی۔۔۔

"یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ابھی تمہیں دن ہی کتنے گزرے ہیں بڑی کے ساتھ بہت وقت ہے ایک دوسرے کو سمجھنے میں اور اس دوران محبت کا ہونا کوئی عجوبہ نہیں ہے۔۔۔"

پہلی محبت کے بعد دوسری محبت کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟؟؟  
تم بھی گواہ ہو آپی اور ان کی محبت کی۔۔ اس کے باوجود وہ کیسے دوبارہ محبت کر سکتے ہیں؟  
"خوفشاں آپی کو گئے بہت سال بیت چکے ہیں وہ ماضی تھا تم حقیقت ہو اور بہت خوبصورت حقیقت۔۔۔۔ وہ کبھی اس رشتے میں منافقت سے کام نہیں لیں گے تم اپنے دل سے یہ بدگمانی ختم کر دو۔۔۔۔"

زرنے سمجھانے والے انداز میں کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"ایسے مت دیکھ زونی میں سچ کہہ رہی ہوں اگر اس طرح کا کوئی بھی معاملہ نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی کیئر ٹیکر کی چھٹی نہ کرتے۔۔۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے قریب رہو۔۔۔ ان کو سمجھو۔۔۔"

ٹائر کے چڑچڑانے پر ان دونوں نے پورچ کی جانب دیکھا۔۔۔

گرے رنگ کی پینٹ پروائٹ ٹی شرٹ پہنے انکھوں پر سن گلاس لگائے وہ جو اندر کی  
جانب بڑھ رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر اخلاقاً وہاں چلا آیا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم!

وہ جو ٹکٹی باندھے اسے آتے دیکھ رہی تھی بھاری گھمبیر آواز کے سحر پر ہوش میں آئی اور  
زیر لب سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔

"بھابھی مبارک ہو آپ کو۔۔۔"

زونہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارک وصولی۔۔۔

"اس دن آپ نظر نہیں آئیں تھیں۔۔۔ اس لئے میری مبارک رہتی تھی۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

زونہ کے کہنے پر اس نے سرسراتی نظر ساتھ کھڑی متاع جاں پر ڈالی جو مسلسل۔ ڈوپٹہ  
کے کونے کو انگلی پر لپیٹ کر اپنی اضطرابی کیفیت کو چھپا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیسے زرنش کیسے تم پر حق جتاؤ۔۔۔ تمہارا یہ گرہیز کس طرح ختم کروں کہ تم میری  
انکھوں میں پنپتے جزیہ کو محسوس کر سکو اسے جان سکو۔۔۔۔۔

دل اور دل کی خوش فہمیاں!!!!

وہ سرد سانس کھینچ کر سوچ کو جھٹک گیا۔۔۔۔۔

میں عارض سے مل لوں کہاں ہے وہ؟؟؟؟

"وہ اپنے روم میں ہیں آپ چلیں میں چائے بھجواتی ہوں۔۔۔"

کبیر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اگے بڑھ گیا اس کی بے عتنائی پر آنکھوں میں آنسو جما ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

کیا بات ہے زر تم کیوں رونے لگیں؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی پر فکر مندی سے بولی۔۔۔۔۔

"دیکھا تم نے بات کرنا تو درکنار سراٹھا کر دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔۔۔"

کیا بات کر رہی ہو تم!!!

تمہیں کبیر بھائی سے؟؟؟؟؟

اوہ گاڈ یار!!!

وہ اس کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ پیچھے  
زونیہ بے یقینی سے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کمرے تو کیا  
کمرے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیکن اچانک میٹنگ کہاں سے آگئی؟؟؟  
"یہ بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی ڈیزی نے بتایا ہے اب مجھے فوری نکلنا ہے تو تو سفر کر  
نہیں سکتا۔۔۔"

"ہاں لیکن میں آئیڈ کر لوں گا۔۔۔"

Support@classicurduaterial.com

ویڈیو کال؟؟؟؟  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ظاہری سی بات ہے۔۔۔"

"پہلی دفعہ وہ بریفنگ کرے گا اگر ایسے میں میرا نہ ہونا کمپنی پر برا اثر پڑے گا۔۔۔"

اتنی دیر تک تو کیسے بیٹھے گا ڈاکٹر کی ہدایت سنی تھی نہ؟؟؟؟؟

"ہاں ٹھیک ہے یا ایک کام کر تو مجھے موبائل اور سم لادے اس رات وہ وہیں رہ گیا تھا

۔۔۔"



"لادوں گا اور ڈیزی سے کہوں گا کہ تجھے بریفنگ کر دے مجھے شبہ ہے کہ کہیں تیری  
یاداشت پہ اثر تو نہیں پڑ گیا۔۔۔۔"

اسے طنز سمجھوں یا طعنے؟؟؟

عارض نے گھور کر اسے دیکھا جو ہنسی دبانے کی ناممکن سی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔  
"جو بھی سمجھ لے یار میں ہر گز برا نہیں مانوں گا۔۔۔۔"

کبیر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

اتنے میں ملازمہ چائے اور دیگر کھانے کی اشیاء کی نفاست سے سچی ٹرائی گھسیٹتی ہوئی  
کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

ورشہ ہاتھ میں چائے کا گگ تھامے عین اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

خرم جو سوٹ کیس میں تہہ شدہ کپڑے رکھ رہا تھا سنجہ نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا پھر سائیڈ  
سے ہو کر وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ورشہ اس کے یوں نظر انداز کرنے پر دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

"میں نے حنا سے معافی مانگ لی ہے عارض نے بھی معاف کر دیا ہے ایک آپ ہیں جن کا دل پتھر ہو گیا۔۔۔"

وہ شکوہ کناں ہوئی تو خرم نے رک کر اس کی جانب دیکھا؛

یہ دل پتھر آپ ہی نے اپنے رویہ سے کیا ہے اب شکوہ کیسا؟؟؟

خرم نے سپاٹ لہجہ میں کہا:

"میں غلط فہمی کا شکار تھی۔۔۔ اب جب حقیقت آشکار ہوئی تو میں نے معذرت کرنے

میں کوتاہی نہ برتی لیکن آپ تو میری بات سننے کے بھی روادار نہیں ہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کیوں ورشہ کیوں سنوں میں آپ کی؟؟

"بتائیں مجھے کتنا سمجھایا تھا میں نے آپ کو لیکن آپ نے میری بات پر کان ہی نہ دھرے

۔۔۔"

"میری کوئی اہمیت کوئی حیثیت ہی نہیں ہے نہ آپ کی نظر میں تو اب یہ سب باتیں نہ

کریں۔۔۔"

سامنے سے ہٹیں مجھے دیر ہو رہی ہے؟؟

لیکن آپ جا کہاں رہے ہیں یہ تو بتادیں؟؟؟



مطلوبہ پتہ پہ پہنچ کر وہ کیب سے اتری اور کرایہ ادا کر کے بیل بجائی۔۔۔

زین آفندی گھر پر ہی ہیں؟؟؟

جی آپ کون؟؟؟

"میں ان کی رشتہ دار ہوں۔۔۔"

اس نے بغور نگہت کو دیکھا پھر دروازہ وا کر دیا۔۔۔

وہ میانی چال چلتی ہوئی بڑا سالان عبور کر کے گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

نفاست سے سب گھر میں اکا دکا ملازمہ کام کرتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

ایک ادھیڑ عمر کی عورت اجنبی نظروں سے دیکھتی اس کے قریب آئی۔۔۔

آپ کو کس سے ملنا ہے؟؟؟؟؟

"زمانہ انکل سے۔۔۔"

"لیکن صاحب جی تو میٹنگ کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔"

ادھیڑ عورت کی بات اس کا سینکڑوں گنا خون بڑھا گئی تھی۔۔۔ اسے اپنا مقصد کامیاب  
ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

اوہ!!! تو کوئی بھی نہیں ہے جس سے میں بات کر سکوں؟؟؟

ہاں ہیں چھوٹے صاحب جی ہیں بلا دوں؟؟؟

چھوٹے صاحب؟؟؟

وہ الجھ کر پوچھنے لگی گر حارث تھا تو پھر اس کا آنا بے کار ہی ثابت ہوا تھا۔۔۔

"زین صاحب جی۔۔۔ بڑے صاحب کے بڑے بیٹے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اپنے تئیں اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوہ اچھا اچھا اپ پھر بلو الیں مجھے کہیں جانا بھی ہے۔۔۔"

"اپ بیٹھے میم میں بلا کر لاتی ہوں۔۔۔"

تھوڑی ہی دیر میں فریش اور ہشاش بشاش ویل ڈریس ہو کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا

-----

اسے دیکھ کر نگہت کو اپنے چہرے پہ کسی چیز کے چھبنے اور اندر کا گوشت پھٹنے جیسا جان  
لیو اور د محسوس ہوا۔۔۔۔۔

میکانکی انداز میں اس کا ہاتھ اپنے چہرے کو چھونے لگا۔۔۔۔۔

زین جو اجنبی خوبصورت

دوشیزہ کونا سمجھی سے دیکھ رہا تھا یوں چہرہ میں گھلتی زدری اور بے تحاشہ پسینہ اسے الجھا گیا  
تھا۔۔۔۔۔

اریو اوکے مس؟؟؟

وہ اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پاتی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام گئی۔۔۔۔۔  
Support@classicurdu material.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زین نے اگے بڑھ کر پانی کا گلاس تھام کر اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس پکڑنے ہی لگی تھی کہ غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ پکڑ گئی

---

یہاں اس کی ضبط کی انتہا تھی دیکھتے ہی دیکھتے ایک فلک شگاف چیخ کے ساتھ وہ زمین بوس  
ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

حنا کمرے میں داخل ہوئی تو وہ ہنوز کسبل میں منہ دیئے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

ضوئی ابھی تک سو رہی ہو؟؟؟

'حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔۔'

وہ اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچ کر سیخپا ہوئی۔۔

"افف ماما کل کل جاؤں گی سونے دیں ابھی۔۔"

اٹھ رہی ہو یا لگاؤں ایک؟؟؟

!!!!!!

!!!!

"زونی یہاں ہوں میں۔۔۔"



وہ ننھی پکار پر متوجہ ہوئی۔۔۔

"ماما بال بائدیں زرتیار بھی ہوگئی میں گندی بچی ابھی شوز بھی نہ پہنے۔۔۔"

کنگاہاتھ میں لئے اسکول یونیفارم میں ملبوس وہ منہ بسورتی ہوئی بولی

اوہ میرا بچا یہاں آو جلدی۔۔۔"

"ماما کیا ہے یار آپ دوسرے روم میں جا کر گڑیا کو تیار کر لیں میں دسٹرب ہو رہی ہوں  
۔۔۔"

ابھی ختم کرتی ہوں ساری ڈسٹر بینس۔۔۔ چھوٹی بہن کو دیکھو صبح صبح اٹھ جاتی ہے اور ان  
محترمہ کو کوئی شوق نہیں پڑھنے کا۔۔۔"

وہ حنا کے بالوں پر بینڈ باندھتی ساتھ ضوفی کو بھی سنانے کا کام سرانجام دے رہی  
تھی۔۔۔

"چلو آو۔۔۔ تم پانچ منٹ میں ریڈی ہو کر آ جاو۔۔۔"

حنا کو ساتھ لئے وہ ضوفشاں کو تنبیہ کرتی ہوئی ڈانگ ایریہ کی جانب چل۔۔۔

ارے میرا بچہ آج لیٹ ہو گیا خیر تو ہے؟؟

مکرم جو پہلے سے ہی ٹیبل پر بر اجمان تھا حنا کے ساتھ آتی آٹھ سالہ زونیرہ کو گود میں اٹھا کر اپنے برابر والی کرسی پر بٹھایا۔۔۔۔۔

"بابا زرا سکول پہنچ گئی ہوگی میں لیٹ جاؤں گی تو مس گندی بچی کہیں گی۔۔"

"کوئی نہیں کہیں گی میرا بچہ تو اچھا ہے چاہے تو اپنی ماما سے پوچھ لو۔۔۔"

ہیں ماما؟

"ہاں میری جان منہ کھولو۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ جیم لگا بریڈ اس کے منہ کے سامنے کرتی بولی۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

اتنے میں منہ پھلائے ضوفشاں کندھے پر کالج بیگ ڈالے اپنی کرسی پہ آ بیٹھی۔۔۔

اب یوں ہی بیٹھی رہوگی یا ناشتہ کروگی؟؟

حنانے اسے اونگھتے دیکھا تو پھر بگڑی۔۔۔

"بھوک نہیں ہے کالج میں کر لوں گی۔۔۔"

"بس بابا چلیں اب۔۔۔"

زونی کی بات پر وہ ادھ بچا جو س کا گلاس ٹیبل رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اور الوداعی نظر حنا پر ڈال کر پورچ کی جانب بڑھ گیا؛

وہ حنا کا گال چومتی ضوفی کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گئی۔۔۔

"ضوفی عارض لینے آئے گا مجھے یونی میں کام ہے تو میں لیٹ گھر آؤں گا۔۔۔"

اچھا بابا۔۔۔

بابا آپ میرے لئے کیا لائیں گے؟؟

زونی کا فرمائشی پروگرام شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے وہ مسکرا کر اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ جبکہ پیچھے ضوفی کو نیند

کے جھونکوں نے اکھیرا۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھوڑی ہی دیر میں وہ ان دونوں کو مطلوبہ جگہ اتار کر یونی روانہ ہو گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے ہوش آیا تو سر پر بوجھ سا محسوس ہوا۔۔۔

کشادہ کمرے میں تن تنہا وہ بیڈ پر موجود تھی۔۔۔

اپنا سر تھامتے ہوئے اٹھ بیٹھی اور گزر جانے والے دوار نیہ کو ازبر کرنے لگی۔۔۔۔

تبھی دستک کے ساتھ دروازہ کھلا اور زین نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر کئی ان گنت بل نگہت کے ماتھے پہ جمع ہوئے۔۔۔۔

مس اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔؟

نرم لب ولہجہ میں بول کر وہ اسے تپا گیا۔۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے اب گھر جانا چاہیے۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کر جانے لگی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ڈروپ کر دیتا ہوں؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ عنایت خاص میرے لئے ہے؟؟

نگہت کے سپاٹ انداز پر وہ گڑ بڑا گیا۔۔۔۔

"اگر آپ کو برا لگا تو میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔۔"

وہ استہزائیہ نظر اس پر ڈال کر کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

کیب میں بیٹھتے وقت اس نے مڑ کر اسی کمرے کی جانب نگاہ اٹھائی زین کو ایستادہ دیکھ کر  
زہر خند مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔

"زین میرے سحر سے بچ سکو تو بچ جاؤ تم سے ہر اس ازیت کا بدلہ لوں گی جو تم نے مجھے  
پہچائی ہے۔۔۔۔"

کس ٹائم نکلی تھی وہ گھر سے؟؟؟؟

"سرجی کوئی ایک بجے کا وقت تھا ہم روک کر رہ گئے لیکن میڈم نہ رکی۔۔۔۔"

وہ مودب سا ساری صورت حال اسے بتاتا چلا گیا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
جس کے بعد وہ اس کی آمد کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>  
مسز خرم آپ کو میرا یوں بنا اجازت چلے آنا برا تو نہیں لگا۔۔۔۔

"نہیں نہیں آپ بیٹھیں میں چائے کا کہہ کر آتی ہوں۔۔۔۔"

ورشہ کے جاتے ہی وہ ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

تبھی حنا وہاں چلی آئی جسے دیکھ کر وہ اخلاقاً کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

آپ یقیناً ورشہ کی چھوٹی بہن اور ضوفشاں کی مد رہیں؟؟

"آپ نے ٹھیک کہا۔۔۔" لیکن میں آپ کو پہچانی نہیں؟؟

"میں ورشہ کی دوست نگار ہوں سیاسی پارٹیز میں ہماری ملاقات ہوتی رہی ہے۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔ آپ بیٹھے نہ کھڑی کیوں ہو گئیں۔۔۔"

"جی جی آپ بھی تشریف رکھیے۔۔۔"

اخلاقیات کا اعلیٰ مظاہرہ کرتی ہوئی وہ حنا سے محو گفتگو ہو چکی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

واپسی پر عارض نے زر اور حنا کو اسکول سے لیا تھا اور اب وہ گرلز کالج کے آگے کھڑا اس کا

انتظار کر رہا تھا۔۔۔ لڑکیوں کے جھرمٹ سے نکلتی بالآخر وہ نظر آ ہی چکی تھی۔۔۔ وہ

عارض کو دیکھ چکی تھی روڈ کراس کر کے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

عارض نے بغور اس کا جائزہ لیا جو خلاف معمول سنجیدہ سنجیدہ سی دیکھائی دی۔۔۔

عارض نے اشارے سے زونیرہ سے صورتحال پوچھی۔۔۔

"بڈی آج اپنی کو کالج نہیں جانا تھا ماما نے صبح ڈانٹا تو تب سے یہ ایسی ہیں۔۔۔۔"

"زوننی چپ کر کے بیٹھ جاو۔۔۔"

ضوفشاں نے گردن موڑ کر اسے ڈانٹا تو منہ بسور کر گئی۔۔۔

"اپنی اسے کچھ نہ کہیں بڑی نے اشارے سے پوچھا پ انھیں ڈانٹیں۔۔۔"

زرنے فوراً اپنی دوستی نبھائی۔۔۔۔

ہاں میں نے ہی پوچھا ہے تم کیوں ساری کسر گڑیا پر نکالتی ہو؟؟؟

"عارض میرا موڈ نہیں ہے جھگڑنے کو اس لئے خاموش رہیں۔۔۔"

عارض نے لب بھینچے تو اسے احساس ہوا وہ غلط بول گئی۔۔۔۔

"سوری یار۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولی تو عارض نے گھوری سے نوازہ۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سوری نہ تمہیں پتا تو ہے مجھے اپنے غصہ پہ قابو نہیں رہتا۔۔۔۔"

غصہ کس بات کا تھا؟؟؟

"میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اوپر سے وائلٹ بھی گھر بھول آئی۔۔۔"

تو مجھے بتاؤ نہ جان ابھی ہم ریسٹورینٹ جائیں گے کیوں بھئی دونوں گڑیاں کیا کہتی ہیں؟؟

اب کہ عارض نے دونوں کو دیکھا۔۔۔



یاہوووو!!!

ہم آئس کریم بھی کھائیں گے۔۔؟؟

"اوکے ڈن۔۔۔"

جس پر دونوں کھلا کھلانے لگیں عارض نے آنکھ دبائی تو خوفشاں نے اس کے شانے پہ ہاتھ دھرا۔ تھا۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ جو صبح کی کمرے سے نکلی تھی اب کمرے میں داخل ہوئی تو عارض کو کتاب میں غرق پایا۔۔۔

عارض نے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا جو سائیڈ ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھ رہی تھی۔۔۔

"لے جاو اسے محترمہ تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

"ایم سوری میرے ذہن میں نہیں رہا تھا۔۔"

وہ صفائی پیش کرتی ہوئی عاداتاً انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔۔

عارض نے گہری نظروں سے اس کے عمل کو دیکھا جو وہ ایک بار پھر دہرا رہی تھی۔۔۔۔

تمہارے نزدیک میرا ہونا نہ ہونا برابر ہے؟؟؟

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں سارا دن زر کے ساتھ مل کر اسائنمنٹ بنا رہی تھی تو  
آنی نے کہا میں دیکھ لوں گی آپ کو۔۔۔"

وہ جلدی جلدی بولی کہ کہیں وہ کچھ غلط نہ سمجھ لے۔۔۔

تو گویا اہمیت ہے تمہاری نظر میں؟

سنجیدہ لب و لہجہ اسے الجھا گیا تھا۔۔۔

جب کچھ نہ سچائی دیا تو وہ ٹرے اس کے سامنے رکھنے لگی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پہلے ڈریسنگ کر دو۔۔۔۔۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ سمجھ رہا تھا اس کا گھبرانہ۔۔۔ یوں بھی ایک انسان لمبے عرصے تک ایک حیثیت کے  
ساتھ مترادف ہو اور پھر پل بھر میں حیثیت یک سکر تبدیل ہو جائے تو بندہ مینٹل

ڈسٹرب ہو ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اسے وقت دے رہا تھا اس رشتے کی نوعیت کو سمجھنے میں۔۔۔

آپ نے ابھی تک ڈریسنگ نہیں کروائی؟؟

وہ حیران سی بولی۔۔۔

"تم سے کل ہی کہا تھا یہ کام تمہارا ہے تو کسی اور کو کیسے کرنے دیتا۔۔۔"

وہ اس کی انوکھی تک پر عیش عیش کر اٹھی۔۔

"میں کر دیتی ہوں۔۔۔"

وہ فرسٹ ایڈ باکس نکال لائی اور پٹی اتارنے لگی۔۔۔

لمبی پلکوں کی حرکت۔۔ پنکھڑی کے مانند گلابی ہونٹ باہم بھینچے ہوئے۔۔۔ انکھوں کا چرانا۔۔۔ یہ سب اس کیلئے بہت انوکھا تھا۔۔۔ شرمیلا پن اس نے زونیرہ کے وجود میں دیکھا تو ایک اطمینان بخش احساس نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔۔۔

وہ اس کی نظروں کی تپش سے جھلستی ہوئی دوہری ہو رہی تھی۔۔۔ یوں آتی جاتی سانسوں کا اس کے وجود سے ٹکرا کر انا سے کنفیوز کئے جا رہا تھا اس کے ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار تھے۔۔۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلا کر اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی عجلت فرصت سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

زونیرہ!!!

جھکی انکھیں ایک لمحہ کو اس کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

لڑکھڑاتی آواز اس کے جاتے اعتماد کا ثبوت تھی۔۔

تم اتنا ڈرتی کیوں ہو پہلے جس طرح بے دھڑک ہر بات کر لیا کرتیں تھیں اب کیوں  
نہیں کرتی؟؟؟؟

وہ اس سے باتیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

"وہ وہ۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کہہ دے یا نہ کہے دو لفظ کی تکرار میں الجھی وہ اس کے بازو پر ہاتھ روک گئی۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>  
عارض نے اسے انتہائی احتیاط سے اپنے قریب کیا۔۔۔۔

"وہ ہونق زدہ سی اسے دیکھے چلی گئی۔۔۔ یوں نہ دیکھا کرو پلینز۔۔۔۔"

اس کی التجا پر گالوں پر گلالی چھانے لگی۔۔

"وہ کھانا۔۔۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔۔"

تھوک نکل کر وہ اس سے دور ہٹنے کی ناممکن سی کوشش کرنے لگی۔۔۔

پہلے میرے سوال کا جواب دو؟؟؟۔

عارض کے سنجیدگی سے کہنے پر زونی کی آنکھیں لباب پانی سے بھر گئیں۔۔۔۔۔

"وہ اس دن آپ نے آنی سے اتنے غصہ میں بات کی اور آپ سے بھی۔۔۔۔

اور آپ اس رات کو یوں کمرے میں چلے آئے مجھے لگا آپ مجھے مار دیں گے۔۔۔"

آنکھیں میچ کر وہ سب بیان کرتی چلی گئی۔۔۔

دونہنے آنسو گالوں پر بہہ نکلے۔۔ جس عارض نے انگوٹھے سے صاف کیا۔۔۔ وہ اس کا

لمس پا کر سمٹ سی گئی۔۔۔

کمرے کا خواب ناک فسوں عارض کیلئے بڑا کٹھن ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہیں کیوں ماروں گا؟؟؟

"تم میرے لئے اسی اہمیت کی حامل ہو جس طرح پہلے تھی بلکہ اس سے کہیں زیادہ۔۔۔"

اس کی بات پر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

پختہ یقین کے علاوہ کوئی دوسرا تاثر اسے نظر نہ آیا۔۔۔

آپی سے محبت نہیں تھی آپ کو؟؟؟

عارض نے اس کی بات پر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

-----

"اس سے تواج بھی محبت ہے۔۔۔"

عارض کے کہنے پر وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"اس کی محبت صرف ایک احساس میں تبدیل ہو گئی ہے۔۔۔"

"تم سے کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ تم حقیقت ہو صرف احساس نہیں۔۔۔ میں تمہیں روح

پہ محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"

"تمہیں پہلے بھی بتایا تھا میں منافق نہیں ہوں جب ضوفشاں سے منسلک تھا تو اس کو کبھی

میری ذات سے شکایت نہیں ہوئی۔۔۔ اور تمہیں بھی نہیں ہوگی۔"

"تم سے صرف وفاداری اور محبت چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے قریب تر ہو کر ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑ کر دور ہوا۔۔۔

زونی حیا کے مارے سر نہ اٹھا سکی۔۔۔

"اور یہ انگلیاں۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا گیا۔۔۔

"یہ میری امانت ہیں اگر تم نے انھیں تکلیف دی تو مجھ سے خیر کی امید مت رکھنا۔۔۔"

وہ کان کے قریب جھک کر معنی خیزی سے بولا۔۔۔۔۔

"اب جلدی باندھو اسے۔۔۔"

دور ہٹ کر وہ اس کی لبوں تک رکی جان کو روانی دے گیا۔۔۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔۔

جبکہ عارض نے مسکرا کر سردائیں بائیں ہلا کر اس کی ہمت پہ افسوس کیا اور خود ہی بینڈ تاج کرنے لگا۔۔۔۔۔



کسلمندی سے کروٹ پہ کروٹ لیتی وہ بے چینی کا شکار تھی۔۔۔ قریب آدھا گھنٹہ ہوا تھا

اسے لیٹے لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

کروٹ بدلتے بے زاریت سی ہوئی تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔



وہ کل کی میٹنگ کے حوالے سے محواسکرین تھا اس کے یوں رات کے آدھے پہراٹھنے  
سے گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں سر دیئے وہ الجھن اور اضطراب کا شکار لگی۔۔۔۔۔

نیند نہیں آرہی؟؟؟؟؟

گھمبیر دھیمی آواز سے بولا تو وہ سراونچا کر کے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

نفی میں سر ہلا کر بکھرے بالوں کو بن میں لپیٹنے لگی۔۔۔۔۔

یہاں آو؟؟؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ ان سنا کرتی دوبارہ دوسری جانب کروٹ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"زونیرہ مجھے ایک بات کو دس دفعہ دہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔"

لہجہ کی سنجیدگی پر وہ کڑھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"جنوں کی طرح جاگتے رہیں گے نجانے کب سوتے ہوں گے جب دیکھو لال انگارہ

انکھوں سے گھورتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ محض بڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ ڈھیلے ڈھالے قدم اٹھاتی ہوئی وہ بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔۔۔

اب بتاؤ کیا وجہ ہے جو مسلسل بے چینی کا شکار ہو؟؟؟

وہ اس کا گریز سمجھ رہا تھا اس لئے لہجہ کو سخت ہی رکھا:

"پتا نہیں دل بہت گھبرا رہا ہے ماما کی طرف سے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

اس کی بھی بات نہیں ہوئی تھی اتنے دن سے۔۔۔۔

"پریشان نہ ہوں صبح کر لینا بات ابھی مناسب نہیں ہیں کال کرنا۔۔۔۔"

لہجہ میں نرمی پیدا کرتا ہوا اسے تسلی سے نوازہ۔۔۔

"اب کہاں جا رہی ہو لیٹ جاویں۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ یہاں آپ ڈسٹرب ہوں گے؟؟؟

وہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر پھر وہ ہی عمل دہرانے لگی تھی کہ عارض کی نگاہ پر گھبرا کر ہاتھ

پہلو میں گرا گئی۔۔۔۔۔۔۔

بھولی ب سری مسکراہٹ اس کے عنابی لبوں پہ اکردم توڑ گئی۔۔۔۔۔

"نہیں ہو رہا تم سو جاو۔۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین بند کرتا ہوا اپنا تھکیہ ٹھیک کرنے لگا۔۔۔ جبکہ وہ چوری چوری اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔۔

جب تک وہ دوسری جانب رخ نہ کر گیا میڈم بیٹھی ہی رہیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ سنگاپور کا مہنگا ترین ہسپتال تھا جہاں حنا کو ایڈمٹ کیا گیا تھا۔۔۔ وہ لوگ ایک دن پہلے ہی یہاں پہنچے تھے گھر میں کسی کو کچھ علم نہیں تھا حنا کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے خرم نے بھی رازداری ہی برتی تھی۔۔۔۔۔

"ہنی کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔ مجھے یقین ہے اپنے رب پر۔۔۔۔۔"

وہ صاف ستھرے اسٹرپچر پر بیٹھی خدشات کا شکار تھی۔۔۔ جبکہ میرا اس کی ہمت بندھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا

آپ مجھ سے پرومس کریں کہ زونی کا خیال رکھیں میرے۔۔۔۔۔

وہ اس کے کپکپاتے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھ کر اسے خاموش کروا گیا جس پر حنا کہ آنسو بہہ

بکے۔۔۔۔۔

"ہمت ہارنے والی بات مت کرو ہنی تمہاری ضرورت یہاں سب کو ہے اور سب سے زیادہ مجھے۔۔۔۔"

لیکن۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولی۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں ہنی ہم عمر کے جس حصہ میں ہیں وہاں ایک دوسرے کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔۔۔۔ اس عمر میں محبت ختم اور وفا شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ کیا تم بے وفا بنو گی؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

بولو تم تنہا کر دو گی اسے جس نے سکھ دکھ میں تمہارا ساتھ دیا۔؟؟  
ٹوٹے بکھرے لہجہ میں وہ اس سے وعید لے رہا تھا ساتھ نبھانے کا وعدہ چاہ رہا تھا۔۔۔۔  
آنسوؤں میں روانی ہوئی تو میر نے التجائی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"میں نہیں رونا چاہتی لیکن میں کیا کروں میں بہت کمزور ہوں اندر سے میں کیسے مقابلہ کروں اس مرض سے میرا دل اندر سے ہول رہا ہے مجھے نہیں کروانی یہ سرجری پلیز میر پلیز۔۔۔۔ یہاں سے لے چلیں۔۔۔۔"

وہ اس کے کندھے سے لگے لمحہ بہ لمحہ سسک رہی تھی۔۔۔

آپ کو مجھ سے نفرت نہیں ہو رہی؟؟؟

"آپ کو ہمیشہ میرے لمبے اور گھنے بال پسند تھے اب ساری خوبصورتی سارا حسن اس مرض نے چھین لیا مجھ سے۔۔۔۔"

یہاں دیکھو میری طرف؟

وہ جو اس کے کندھے کو بگھور ہی تھی اسکا رف زدہ چہرہ اونچا کر کے دیکھنے لگی۔۔۔  
سر جری سے پہلے اس کے لمبے بال کاٹ دیئے گئے تھے کہ یہ ضروری تھا۔۔۔۔۔  
تمہیں یاد ہے وہ دن جب پہلی دفعہ ہماری ملاقات ہوئی تھی؟

سوالیہ انداز میں کہتے ساتھ وہ اس کے گالوں کی نمی ہتھیلی سے صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔  
وہ جو باتونی انداز تھا تمہارا۔۔ گھبرا یا، پریشان پریشان چہرہ اسکا رف کے ہالے میں میرا دل چرا گیا تھا۔۔۔۔

"تب تمہاری زلفوں نے مجھے اسیر نہیں کیا تھا مجھے زیر کرنے والا تمہارا سادہ، صاف اور سچا دل تھا۔۔۔ ہاں تمہارے بال مجھے ہمیشہ سے ہی پسند ہیں لیکن تم سے بڑھ کر نہیں جان عزیز۔۔۔"

"مجھے صرف تم چاہیے تمہاری فانی خوبصورتی نہیں۔۔۔۔"

"اس حسن کو ایک نہ ایک دن ڈھلنا ہے۔۔۔۔"

۔ تو کیا تب تم مجھے چھوڑ جاتیں؟

"نہیں میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑتی کبھی نہیں۔۔"

وہ زور و شور سے سردائیں بائیں ہلاتی ہوئی بولی۔۔۔

تو پھر تم نے کیسے کہہ دیا کہ میں اس معمولی سے حسن کیلئے تم سے نفرت کرنے لگوں گا  
؟؟؟

"مجھے نہیں پتا مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت زیادہ۔۔۔ جیسے موت مجھے آپ سے زونی سے بہت  
دور کر دے گی۔۔۔۔"

"نہیں ڈرو ہنی میں ہوں تمہارے ساتھ میں اللہ سے تمہیں مانگ لوں گا وہ بڑا رحمان اور  
رحیم ہے۔۔۔ ہم پھر اپنی زندگی کے باقی دن پورے کریں گے۔۔۔ وفاؤں کی سنہری  
راہوں میں ہم قدم ہوں گے۔۔۔۔"

"ان شاء اللہ۔۔۔۔"

حنا کے بے ساختہ کہنے پر مکرم نے نازک انگینے کی طرح بازو کا حصار کھینچا اور محبت و  
عقیدت کا لمس آنکھوں پہ چھوڑا۔۔۔

کیا نوید سنائے گا کل کا سورج تقدیر نے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر نگاہیں چرائی تھیں

وہ آج پھر اسی برآمدہ میں کھڑی سرایہ سوال تھی۔۔۔۔۔

وہ تو شکر تھا حقیقت جلد اشکار ہو گئی تھی اس پر شاید رب کی طرف سے ایک اشارہ تھا

ریحان شش و پنج میں مبتلا نگاہیں حیرانے لگا۔۔۔۔۔

جواب دور یحان علی اس دھوکے بازی کو کیا کہو گے۔۔۔۔۔ تمہیں ساری دنیا میں، میں ہی ملی تھی بے وقوف بنانے کو؟؟؟؟

وہ انگارہ ہوتی انکھوں سے ریحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے دھوکے بازی نہیں کی روبینہ۔۔۔"

اوہ ریلی مسٹر؟؟؟

پھر بچپن کی منگ کو چھپانے کو اپنی زبان میں کیا نام دو گے؟؟



چھپایا تو تم نے بھی بہت کچھ ہے تم کیا کہو گی اس بارے میں؟

ریحان نے دو بدو ہو کر کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تم امیر لوگوں کی یہ ہی تو ایک پر اہلم ہے سامنے والے کو بے ضر اور بزدل ہی سمجھ لیتے

ہو۔۔۔"

لیکن !!!

"میں نہیں ہوں نہ کل مجھے تمہاری دولت سے مطلب تھا اور نہ آج ہے۔۔۔"

"جو جو مہربانی تم نے شازی پہ کی ہے وہ تمہارے گھر پہنچ چکی ہے۔۔۔ سو تم بھی جاسکتی

ہو۔۔۔۔"

مجھے تمہاری کوئی ایک بات بھی پلے نہیں پڑھی اس لئے گھما پھرا کر طنز کرنے سے بہتر

ہے صاف صاف بتاؤ۔۔۔۔"

"مجھے جو کہنا تھا کہہ چکا ہوں مزید کچھ نہیں کہنا اب تم جاسکتی ہو۔۔۔ اور امید کرتا ہوں

آئندہ ہماری کبھی ملاقات نہیں ہوگی پہلے ہی احسانوں کا بوجھ نہیں آٹھاپار ہا خدا کا واسطہ

اور احسان نہ کرو مجھ پر۔۔۔۔"

کٹیلے اور زہر میں بجھے جملے روبینہ کو توڑ گئے تھے۔۔۔ لیکن اگر وہ ٹیمپر لوز کر جاتی تو ریحان سے کبھی نہیں مل پاتی۔۔ اپنی انا اور ضد کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔۔۔۔۔

"شازیہ تمہاری منگ نہیں ہے وہ صرف تمہاری پھپھو کی بیٹی ہے۔۔ کوئی ہے جواب اس جھوٹ کا تمہارے پاس؟؟؟"

"ہاں کہا تھا جھوٹ صرف اس لئے کہ تم سے جان چھڑا سکوں روبینہ بی بی میرے اور آپ کے کلاس میں زمین، آسمان کا فرق ہے سو آپ اپنے ہی اسٹیٹس کے ساتھ اچھی لگیں گی۔۔۔"

بے رخی اور بے عنائی کوٹ کوٹ کر اسکے لہجہ میں پہناں تھی۔۔۔۔۔

ریحان تم؟؟ تم ایسے تو نہیں تھے؟؟؟  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

انتاز ہر کیسے آگیا تم میں بولو؟؟؟؟؟

"یہ سب تمہارے باپ کی دین ہے آئی سمجھ اور میں تم جیسی بد کردار لڑکی سے شادی تو کیا دوستی بھی کرنا پسند نہ کروں۔۔۔۔۔"

ریحان نے نفرت سے پھنکار کر اس کی ذات کی دھجیاں بکھیر دیں۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اپنی ذات کے پر نچے اڑتے دیکھ کر یہ سوچنے لگی کیا غلطی کا اس دنیا میں کوئی مدد ادا نہیں۔۔۔ جب کہ اس سے غلطی نہیں گناہ ہوا تھا کبیرہ گناہ۔۔۔۔۔

وہ کس طرح وہاں سے نکلی اور راتوں رات اپنے گھر پہنچی تھی اسے خود بھی نہیں معلوم ہو سکا۔۔۔

لٹے پٹے انداز میں روبینہ کو دیکھ کر زین کو افسوس تو ہوا تھا لیکن یہ قدم اٹھانا اس کیلئے لازمی ہو چکا تھا۔۔۔



ماضی:- <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے مسسز خرم کہ اپ نے اپنے بیٹے کی زندگی خراب کر دی۔۔۔"

اس کی بات سن کر ورشہ کا کلیجہ دہل گیا؛

یہ کیا ہو اس ہے نگار؟؟؟

"میں اس طرح کے مذاق کی بالکل قائل نہیں ہوں۔۔۔"

میں کیوں کرنے لگی ایسا بھیانک مذاق بھلا؟؟؟

"آج میں فلاں ریسٹورینٹ کی پارکنگ میں کھڑی ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی جب تمہاری بہو کو زمین پہ گرتے دیکھا تو دوڑ کر اس کے پاس گئی۔۔۔۔"

تھوڑی ہی دیر میں عارض ہانپتا کانپتا بھاگتا ہوا آیا اور پاگلوں کی طرح چیخ کر اسے اٹھا کر چلتا بنا۔۔۔۔"

ورشہ کا بے اختیار سینے پہ ہاتھ پڑا تھا۔۔۔

ورشہ بہن کی محبت میں کوئی اس طرح اپنی اولاد کے ساتھ کرتا ہے۔ جس طرح تم نے اپنے بیٹے کے ساتھ کیا ہے؟؟؟؟

Support@classicurdumaterial.com

کیا مطلب کیا کہنا چاہتی ہو تم؟؟؟

"ارے اپنے بیٹے کا ہی سوچ لیتیں ہزاروں لڑکیاں بھری پڑیں ہے دنیا میں تمہیں ایک یہ ہی مرض میں مبتلا چند دنوں کی مہمان لڑکی ملی تھی۔۔۔۔"

"نگار اپنے ہوش و حواس میں رہ کر بات کرو مت بھولو وہ میری بھانجی ہے۔۔۔"

ورشہ کو ناگوار گزارا تھا اس کا کہنا جس کا برا ملا اظہار کیا تھا۔۔۔

"ابھی وہ زندہ ہے تب تمہارا بیٹا اس کے اگے پیچھے پھرتا ہے کل کو مر گئی تو دیوانہ ہی ہو جائے گا۔۔۔ ارے ابھی تو عمر پڑی ہے اوٹ اف کنٹری جائے اپنا کیریر بنائے۔۔۔ یہ کیا ایک لڑکی کے پیچھے دنیا ہی بھول بیٹھا ہے۔۔۔"

مام کیا ہوا آپ اتنی خاموش کیوں ہیں؟؟؟؟  
وہ گہری سوچ سے چونکی۔۔۔ نا سمجھی سے عارض کو دیکھنے لگی جواب ایل ای ڈی ان کر چکا تھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں تمہارے بابا جانی کہاں ہیں؟؟؟  
Support@classicurdumaterial.com  
"وہ پتا نہیں۔۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم اب اگے کیا کرو گے زلٹ تو اوٹ ہو گیا یوں گھر پہ ہی بیٹھے رہو گے؟؟؟؟  
نہیں سوچ رہا ہوں ایبروڈ جا کر باقی اسٹیڈیز اسٹارٹ کروں اپ کیا کہتی ہیں؟؟؟  
وہ اب چینل سرچ کرنے لگا۔۔۔

میرا بیٹا ایسا ہے نہیں جیسا تم نے گمان کر لیا نگار اسے ہر چیز میں بیلنس کرنا آتا ہے۔۔۔

یہ سوچ کر وہ اندر تک پر سکون ہو گئی تھی۔

"یہ زبردست آئیڈیا ہے تم تیاری کر لو پھر میں چاہتی ہوں میرا بیٹا خود اپنے پیروں پر کھڑا ہو۔۔۔۔"

میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں بابا کو منانا آپ کی ذمہ داری ہے۔؟؟  
 "میں منالوں گی لیکن جیسا میں کہوں تمہیں ویسا ہی کرنا ہے۔۔۔۔"  
 "یس مام یوڈونٹ وری جسٹ ریلیکس۔۔۔۔"

وہ جولی انداز میں کہہ کر انہیں مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

اچھا وہ ضوفشاں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی؟؟؟  
 "ہاں مام تھینک گاڈ کہ زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔ مجھے لگا کہ ضوفی کی سانسیں نہیں میری سانسیں اکھڑ رہی ہیں۔۔۔"

ورشہ نے دہل کر اسے دیکھا:

"خاموش رہو فضول گوئی سے پرہیز کیا کرو۔۔۔ میں بچی کی طبیعت پوچھ آؤں۔۔۔"  
 وہ غصہ سے گھر کتی ہوئی وہاں سے آٹھ آئی۔۔۔

مکرم کے پورشن کی طرف آئی تو حنا ضو فشاں کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔

"اب ٹھیک ہے بجو وہ تو عارض تھا تو جلد ہی ہسپتال لے گیا۔۔۔"

"ہممم تم فکر نہ کرو ٹھیک ہو جائے گی۔۔"

حنا کو پہلے والی گرم جوشی مقصود لگی ورشہ کے لہجہ میں۔۔۔ لیکن اپنا وہم سمجھ کر جھٹک گئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

☆☆☆☆☆☆☆  
Support@classicurdumaterial.com

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ آفندی گھر پہ موجود نہیں ہو گا لیکن یہاں آنے کا مقصد کچھ اور ہی تھا۔۔۔۔

جیسے ہی ملازمہ کے پیچھے زین کو آتا دیکھا فوراً بولی۔۔۔

"آپ مجھے فکس ڈے بتادیں کہ وہ کب آئیں گے یوں مجھے روز روز آنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

چہرے پر کمال مہارت سے شرمندگی سجاتے ہوئے بولی۔۔۔۔



چھوٹے صاحب یہ وہ ہی ہیں جو کل آئیں تھیں بڑے صاحب سے ملنا چاہتیں ہیں؟؟؟

"ٹھیک ہے تم جاو۔۔۔"

زین نے لبوں کو حرکت دے کر اسے جانے کا کہا؛

کوئی پر اہلم ہے تو آپ مجھ سے شنیر کر سکتیں ہیں؟؟

زین کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آپ پلیز میری انکل سے بات کروادیں مجھے ان سے ضروری کام ہے؟؟؟؟

"دیکھئے آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتیں ہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ میری بے بسی اور لاچارى کا مذاق نہیں بنائیں گے؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بلا جھجک آپ مجھ سے اپنی پریشانی شنیر کر سکتی ہیں۔۔۔۔"

کیا!!!

کیا آپ مجھ سے نکاح کر سکتے ہیں؟؟؟

زین کو جھٹکا لگا اس کی غیر متوقعہ بات پر۔۔۔۔

تو کیا تم ڈیڈ سے نکاح کرنے کیلئے انکا پوچھ رہیں تھیں؟؟؟

"یہ کیا فضولیات بول رہے ہیں آپ وہ میرے باپ کی جگہ ہیں ان سے میں ہی عرض کرتی کہ وہ میرے لئے جائے پناہ کا بندوبست کر دیں۔۔۔"

زین کے چہرے پر چھائی سختی میں کچھ کمی آئی تھی۔۔۔۔۔

"دیکھیے محترمہ میرا خیال ہے آپ ان سے ہی رابطہ کر لیجیے گا میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

زین نے اکھڑتے لہجے میں کہا اور رخ موڑ کر جانے لگا۔۔۔۔

"ٹیڑی کھیر ہے ایسے کہاں ہاتھ آئے گا۔۔۔۔"

"کوئی بات نہیں نگہت نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا زین آفندی جتنے آزادانہ رہ سکتے ہو رہو کچھ

دن کی آزادی ہے۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

وہ زہر خند لہجہ میں بڑبڑاتی ہوئی اسے جاتا دیکھے گئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم!! کیسے مجھے چھوڑ کے جاسکتے ہو؟؟؟۔

"میں کہیں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کر دو چار سال کی بات ہے میرا کیرئیر بن جائے گا میں

اجاؤں گا واپس۔۔۔۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو مجھے پتا ہے تم مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہو۔۔۔"

عارض نے بھرپور سنجیدگی سے اسے دیکھا:

"خوشنماں جان چھڑوانی ہوتی تو نکاح ہی کیوں کرتا کیوں تمہارے بھیجے میں یہ بات نہیں

سمارہی کہ مجھے اپنا مستقبل بنانا ہے۔۔۔"

تو یہاں رہنے والوں کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا کیا؟؟

عارض اس کی بات سے لاجواب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

دونوں کے اونچا اونچا بولنے سے ورشہ وہیں چلی آئی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟؟ Support@classicurdumaterial.com

الجبھن سی استفسار کرتے دونوں پر طائرانہ نظر ڈالی۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آنی آنی دیکھیں نہ عارض کو یہ مجھے اور آپ سب کو چھوڑ کر ایبروڈ جا رہا آپ اسے منع کریں؟؟؟؟

وہ ورشہ کے سامنے التجائی انداز میں بولتی اسے چونکا گئی۔۔۔۔۔

"کیا تم نہیں چاہتیں کہ وہ آنے والے دنوں میں ایک ذمہ دار فرد بن کر سامنے آئے جسے

اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔۔۔"

"ورثہ نے تحمل سے اسے ساتھ لگاتے ہوئے سمجھایا۔۔۔"

یہ جیسا بھی ہے مجھے بس ایسا ہی چاہیے آئی اسے نہ جانے دیں پلیز۔۔۔۔۔"

"خوفناں بوکنگ کنفرم ہو گئی ہے ٹکٹ آپ کی ہے اب تمہیں اپنا دل مضبوط کرنا ہے

۔۔۔"

تو کیا آپ اسے نہیں روکیں گی؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ بھرائے لہجہ میں بولی۔۔۔

ورثہ نے نگاہیں چرا کر گویا تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کا کام سرانجام دیا تھا۔۔۔

وہ ڈبڈباتی نظروں سے عارض کی جانب دیکھ کر وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔۔۔۔

دو چار گھنٹے بھی جب وہ حنا کو نہ دیکھی تو وہ متفکر سی اس کے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

کئی بار دستک دینے پر بھی اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ حقیقتاً پریشان ہوا ٹھی۔۔۔

مما آپ کو کیا ہوا وہ دروازہ کیوں نہیں کولتیں؟؟

کافی دیر سے زونی حنا کو دروازہ کے پاس کھڑا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بیٹا کچن میں خانسامہ ہونگے ان سے کہو ضوفی کے کمرے کی چابی لے کر آئیں۔۔۔"

وہ جلدی جلدی اثبات میں سر ہلا کر کچن کی طرف بھاگی۔۔۔

"ضوفی مجھے پریشانی ہو رہی ہے اس طرح سے دروازہ کھولو پلیز۔۔۔"

خانسامہ کو کہہ کر وہ ہانپتی کانپتی ورشہ کے پورشن میں بھاگی۔۔۔

آنی بڑی کہاں ہیں؟؟؟

وہ اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سینے پہ ہاتھ رکھ کر مدہم کرتی بولی۔۔۔۔

"وہ اپنے روم میں ہے۔۔۔"

ورشہ نے اچھنبے سے اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر بتایا۔۔۔۔۔

بڑی کھولو دروازہ کھولیں؟؟

تقریباً دروازہ پیٹنے والے انداز میں دستک دی۔۔۔

کیا بات ہے گڑیا؟؟

"وہ اپنی دروازہ نہیں کھول رہیں اپ چلیں۔۔۔۔"

پچھے کھڑی ورشہ نے عارض کے چہرہ پہ یک دم چھاتی پریشانی کو دیکھا۔۔۔

اتنے میں وہ اٹھ سالہ زونیرہ کو گود میں اٹھائے عجلت میں بھاگا۔۔۔

کیا ہوا آنی ضوفی!!!

ضوفی!!!!

ہوش و خروش سے بیگانہ صوفشاں کارپیٹ پہ پڑی تھی۔۔۔

پتا نہیں کیا ہوا اسے یہ انکھیں کیوں نہیں کھولتی عارض؟؟؟

وہ بازوؤں میں بھر کر صوفشاں کو اندھا دھند بھاگتا ہوا پورچ کی جانب بھاگا۔۔۔ حنا کندھے پہ ڈالے ڈوپٹہ کو سر پر جماتی ہوئی گاڑی کی بیک سیٹ پر آ بیٹھی جہاں ضوفی کو عارض نے بٹھایا کم لٹایا تھا۔۔۔ ایک طرف ڈھلکی گردن کو وہ گود میں رکھ ماتھا چومتی اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی پہلے ہی خدشات کا شکار رہتی تھی ہر دم اب صوفشاں کا اس حالت میں زمین پر ملنا اس کے ہاتھ پاؤں پھلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"سارے دن کی بھوک پیاس سے ان کا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔۔

وہ پیشہ ورانہ انداز میں کہہ کر اپنے چیمبر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

حنا کو اپنی جگہ ساکت دیکھ کر وہ انھیں کندھے سے تھام کر رخ اپنے جانب کیا۔۔۔

بتاؤ مجھے تمہاری اس سے کوئی لڑائی ہوئی ہے؟

عارض نے اتای تمام رواداد کہہ سنائی تو حنا اس کے اگے ہاتھ جوڑ کر رودی۔۔۔۔۔

"عارض تم میرے لئے یہاں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کر لو۔۔۔ میں خود میرے کہہ کر جہاں

چاہو گے وہاں اپوائنٹ کروادوں گی۔۔۔۔ تم گئے تو وہ مر جائے گی میں کیسے برداشت

کروں گی اس کی جو ان موت ایک ماں تمہارے اگے ہاتھ جوڑتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"



"بس چپ اب ایک آنسو نہیں میں کہیں نہیں جا رہا اسی لئے نہیں کہ آپ نے کہا بلکہ میری محبت مجھے ہی اجازت نہیں دیتی کہ میں اپنی بیوی کو آزماؤں۔۔۔۔۔"

وہ اس کے بہتے اشک کو ہتھیلی سے صاف کرتا ہوا اسے سہارا دے کر بیچ پر بٹھایا تھا

-----

دو دن بعد:

ورشہ عارض کو اٹھانے کی غرض سے کمرے میں آئی لیکن اسے وہاں نہ پا کر لاونج میں چلی آئی۔۔۔۔۔

وہ آرام دے چلیے میں صوفہ پہ بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔۔  
عارض تمہاری تو فلائٹ کا ٹائم ہے ڈیڑھ گھنٹے بعد تم نے نہیں نکلنا کیا؟؟؟۔۔۔۔۔  
گڈ مارنگ مام۔۔۔۔۔

وہ نارمل لہجے میں بولتا ہوا ورشہ کو تشویش میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔

جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو؟؟؟

"مام میں ٹکٹ کینسل کروا چکا ہوں میں نہیں جا رہا باہر یہیں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کروں گا

۔۔۔۔۔"

عارض کی بات پر ورشہ کو سو والٹ کا کرنٹ لگا۔۔۔۔

ورشہ تم بہت معصوم ہو میری جان ان دونوں ماں بیٹی کی سازش نہیں سمجھ رہیں خود تو بیٹا پیدا نہ کر سکی اب تمہارے بیٹے کو چھیننا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

"اور تم بھولی بنو اپنے بہن کی محبت میں اندھی ہوئے چلی جا رہی ہو۔۔۔۔

ارے عقل سے کام نہیں لوگی تو عارض جو ان جہان بیٹا اس کے اشاروں پر ناچے گا بیٹی کا دیوانہ تو ہے ہی۔۔۔۔"

"نگاریہ سوائے بدگمانی کے اور کچھ نہیں ہے چارپانچ دن بعد اس کی فلائٹ ہے وہ جا رہا ہے۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ تو وقت بتائے گا کہ وہ جاتا ہے یا نہیں۔۔۔۔"

کیا ہو امام آپ اتنا شوکنگ کیوں ہو رہی ہیں؟؟

"تو آخر تم کامیاب ہو ہی گئیں حنا لیکن میں بھی اس کی ماں ہوں تمہیں اتنی آسانی سے جیتنے نہیں دوں گی۔۔۔۔"

وہ غم و غصہ کی کیفیت میں تن فن کرتی ہوئی حنا کے سر پہ جا پہنچی جو نصیرین بیگم کے پیروں کی مالش کر رہی تھی۔۔۔

"ارے بجو آجائیں بیٹھیں نہ۔۔۔۔"

تم نے روکا ہے عارض کو باہر جانے سے؟؟

حنا اس کے اجنبی لب و لہجہ پہ دنگ رہ گئی شناسائی کی کوئی رمتی باقی نہ تھی ورشہ کی آنکھوں میں۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا ہوا بجو آپ اس طرح کیوں بات کر رہیں۔۔۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> میری بات کا جواب دو ہاں یا نہ؟

وہ اس کی بات بچ میں کاٹ کر چیخی۔۔۔۔

"ہاں لیکن میں نے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ورشہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے گال پر نشان ثبت ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ بے یقینی کی کیفیت سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی جس نے آج تک اس سے سخت لہجے میں بات نہ کی تھی۔۔۔

ورشہ یہ کیا بد تمیزی ہے زبان نہیں ہے جو یوں جاہلوں کی طرح مار رہی ہو؟؟؟  
شکر کریں یہ صرف ایک تھپڑ تھا اس کے کرتوت ایسے ہیں کہ اسے دھکے دے کر اس گھر سے نکال دوں۔۔۔ ارے میں تو اسے اپنی بہن سمجھتی آئی اور یہ کیا نکلی آستین کا سانپ  
۔۔۔ میرے ہی بیٹے کو مجھ سے دور کر رہی ہے۔۔۔۔ اپنی بیٹی کی بیماری کا فائدہ اٹھا کر

-----

بس کریں مام آپ یہ کیا بولے جارہیں ہیں؟؟؟

Support@classicurdumaterial.com

عارض کا سرخ چہرہ بتا رہا تھا وہ سب کچھ دیکھ اور سن چکا ہے۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زر اور زونی اسکول جبکہ ضوفی دوائیوں کے زیر اثر سوئی ہوئی تھی مکرم یونی اور خرم کل سے گھر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے تم دور رہو اس سے سمجھے۔۔۔ جاو یہاں سے۔۔۔"

ورشہ نے عارض کو جھاڑ کر بت بنی حنا کو دیکھا:

تم جو سمجھ رہی ہو کہ عارض کو روک لو گی تو یہ تمہاری خام خیالی ہے ان اوچھے ہٹکنڈوں سے تم عارض کو مجھ سے دور نہیں کر سکتیں۔۔۔۔

یہ مت بھولو کہ ضوفشاں میری بہو ہے اگر چاہتی ہو کہ وہ نادان نہ پسے تو خود پیچھے ہٹ جاو۔۔۔

وہ خونخوار نگاہیں اس کے چہرے پہ ڈالتی ہوئی دھمکانے والے انداز میں بولی تو بے اختیار ہی حنا کا سر نفی میں ہلا۔۔۔

"مام بند کریں یہ تماشہ بس بہت ہو گیا ضوفی پہلے ہی بیمار ہے یوں چیخ چلا کر اسے یہاں کیوں بلوانا چاہتی ہیں۔۔ آپ کو غصہ میرے ناجانے پر آرہا ہے تو میں چلا جاؤں گا آج رات کو اب چلیں یہاں سے۔۔۔۔"

وہ حنا کو شرمندہ اور معذرتی نظروں سے دیکھ کر ورشہ کو اپنے ساتھ لے گیا جبکہ حنا اسی شش و پنج کی کیفیت میں گھری یہ ہی سوچتی رہی کہ ایسا کونسا عمل سرزد ہوا تھا اس سے جو ورشہ کو لگا کہ میں اس کا بیٹا اس سے چھیننا چاہتی ہوں۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی تھی حنا کیا کر رہی ہو تم؟؟؟

نصرین کی بات پر دوسرا جھٹکا تھا جو اسے لگا تھا۔۔۔۔

"یہ آپ بچو سے جا کر پوچھیں۔۔۔"

وہ ملا متی نگاہ ڈال کر ضوفی کے روم میں بندھ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

سورج ڈوبتا تو رات نے آسمان پر کالی چادر تانی۔۔۔ ایسی کالی رات جو سب کے ذہنوں پر  
نقش ہو جانے والی تھی۔۔۔۔

بڈی آپ کہاں جا رہے ہو؟؟؟

زر جو زونی کے ساتھ ٹیوشن پڑھ رہی تھی عارض کو سوٹ کیس لئے لان میں آتا دیکھا تو  
پوچھ بیٹھی۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

گڑیا میں کچھ دنوں کیلئے جا رہا ہوں آپ یہاں مام کو بالکل تنگ نہیں کرنا۔۔۔۔

زر عارض سے بات کرنے لگی تو زونی نا محسوس انداز میں وہاں نکل کر اپنے پورشن کی  
طرف آئی۔۔۔۔

آپی آپنی بڈی جا رہے ہیں انھیں روک لو اپنی اگر وہ چلے گئے تو مجھے چیز کون دے گا؟؟؟

زونی کو اپنا بڈی دل و جان سے عزیز تھا اس کی دوری تو اسے بھی منظور نہیں تھی وہ تو  
عارض کو ہی اپنا بھائی مانتی تھی۔۔۔۔

وہ زور و شور سے روتی ضوفشاں کو ترپا گئی۔۔۔ برہنہ پا اور سرپٹ دوڑتی ہوئی وہ کمرے سے نکلی تھی دوسرے ہی پل وہ عارض کے سامنے تھی۔۔۔۔۔

تم جھوٹے بے وفاتم بغیر مجھے اطلاع دیئے اندھیرے میں بھاگ رہے تھے عارض۔؟  
وہ اس کا گریبان پکڑ کر چیخی۔۔۔

ضوفی میں نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"جھوٹے مکار ہو تم یہ سوٹ کیس پھر کیسے بولو وہاں جا کر مجھے بھول جاتے اور کبھی نہ آنے کیلئے جا رہے ہو میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔"

ضوفشاں یہ کس طرح اپنے شوہر سے بات کر رہی ہو لحاظ مروت سب پانی میں گھول کر پی گئی ہو؟؟؟  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں نہیں ہے تمیز آپ اپنے بیٹے کو سمجھانے کی بجائے الٹا مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"

وہ بتمیزی سے بولتی اسے سنج پا کر گئی تھی۔۔۔۔

عارض ضوفی کو اپنے ساتھ لگاتا ہوا لاونج عبور کر گیا۔۔۔

ضوفشاں اس کے پیچھے بھاگنے ہی لگی تھی کہ ورشہ نے آگے بڑھ کر اس کا بازو دبوچ لیا

---



"خبردار جو تم اسے روکنے گئیں جس حق سے تم واویلا مچا رہی ہو دو منٹ میں وہ دہرا کا دہرا رہ جائے گا۔ تم اس کی بیوی نہیں ہو صرف منکوحہ ہو۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ طلاق کا داغ ماتھے پہ سبج جائے۔۔۔ وہ جہاں جا رہا ہے اسے جانے دو۔۔۔"

وہ ناگن کی طرح پھنکار کر اس کی رگوں میں زہر انڈیلتی اپنے روم میں گھس گئی۔۔۔۔ جبکہ وہ لٹی پٹی اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کھڑکیوں پہ قفل چڑھا دیا۔۔۔۔ کمرے کے بچوں بیچ ڈھ جانے والے انداز میں گری۔۔۔۔ طلاق کا داغ۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 منکوحہ ہو بیوی نہیں۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 دائیں جانب اٹھتے درد کی تاب نہ لاسکی اور تڑپتی اوندھے منہ گری تھی۔۔۔۔۔

وہ قیامت خیز صبح میر مینشن میں کہرام مچا گئی تھی۔۔۔

حنا کو غشی کے دورے پڑھ رہے تھے۔۔۔ معصوم زونیرہ کفن میں لپیٹی اپنی بہن کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مکرم کا غم سے برا حال تھا جبکہ اسے تو ہوش ہی نہیں تھا دنیا کا۔۔۔

رات کے دو بجے مکرم کی کال نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا سامان جو وہ فارم ہاوس آتے وقت لایا تھا اسے بھاڑ میں جھونک کر مینشن پہنچا تھا

وہ یقین نہیں کر پارہا تھا اس کی موت۔۔۔ کئی بار اس کا چہرہ چھو کر یقین کرتا۔۔۔ اس پاس کے لوگ اس کی اس حرکت پر ناگواری کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔ چہ مگوئیاں بھی سن رہا تھا لیکن لا تعلق بنا اس کے خاموش چہرے کو دیکھا گیا۔۔۔۔۔۔

جنازے کو اٹھایا گیا تو میکانیکی انداز میں اس کے ڈولے کا پایا کندھے پہ ڈال کر وہ پڑ مردہ قدم گھسیٹتے ہوئے آخری آرام گاہ تک پہنچا آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ رونا چاہتی تھی لیکن آنکھیں جیسے صحرا ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں کی ہتھیلی کو آنکھوں کے سامنے کرتی وہ اس میں بچپن اور نو عمری کی ہنسی تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ اتنی ظالم تھی؟؟؟

خوف طاری ہوا تو اپنے آپ کو کمرے کے ایک گوشے میں چھپا لیا۔۔۔

حنانے تو جیسے قسم کھالی تھی کچھ نہ کہنے کی۔۔۔

خالی خالی نظروں سے وہ برآمدے کو دیکھتی رہی جہاں دودن پہلے اس کا بے جان وجود رکھا تھا۔۔۔

اسے میر کی آہٹ بھی نہ چونکائی تھی۔۔۔  
کئی لمحوں تک وہ اس کی پتھرائی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔۔

حنا!!!!

ساکت پلکوں کی لرزش نے یک دم ہی آنکھوں کے گوشے بھیگوائے تھے۔۔۔۔  
"وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ اسے ہمارا خیال ہی نہیں تھا اس نے میرا بھی خیال نہیں

کیا۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"وہ اپنی زندگی اتنی ہی لکھوا کر لائی تھی۔۔۔۔"

میر نے اپنے لہجہ کو مضبوط رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

آپ کو صبر آگیا؟؟؟؟

براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ کر حنانے پوچھا۔۔۔۔

"وقت سب سے بڑا امر ہم ہے آہی جائے گا۔۔۔"

حنا کی بے آواز سسکی نکلی تھی۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□■

اس کی آنکھ کمرے میں ہوتی کھٹ پٹ سے کھلی تھی۔۔۔ زہن بیدار ہوا تو نظر سامنے  
کھڑے عارض پر جا ٹھہری۔۔۔

میکانکی انداز میں گردن گھما کر وقت دیکھا تو دس بج چکے تھے۔۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ

بیٹھی۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

ٹائی کی گرہ لگاتے ہاتھ تھمے۔۔۔

"صبح بخیر۔۔۔"

سنجیدگی سے کہنے پر وہ شرمندگی سے دوچار ہوئی۔۔۔۔۔

"صبح بخیر۔۔۔"

"میں مدد کر دیتی ہوں اپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔"

وہ فریش ہونے کا کام ترک کرتی ہوئی بیڈ سے اتری۔۔۔۔

"ڈاکٹر نے ابھی آنے جانے کیلئے منع کیا ہے۔۔۔۔"

ایک بار پھر وہ اسے یاد کروا گئی۔۔۔۔۔

نیوی بلو پیٹ پر اسکائے بلو شرٹ پہنے ماتھے میں بکھرے نم بال یقیناً وہ شاور لے چکا تھا۔۔۔۔

عارض خاموشی سے اس کی عجلت دیکھ رہا تھا۔۔ وہ ہینگ کیا کوٹ وارڈروب سے نکال کر اب اس کو پہنانے لگی۔۔۔۔

"تم فریش ہو جاؤ میں کر لوں گا۔۔۔۔"

وہ کوٹ کے بٹن لگا کر اس کے بکھرے حلیہ سے نگاہیں چرا کر بولا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اب سیدھی کھڑی یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی یہ بات غصہ میں کہی گئی ہے یا نرمی سے۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟



ابھی تک اس کا سر خرم کے گھنٹہ پہ دھرا تھا۔۔

میں کیا کہوں زونی کو؟؟؟

"میں وہاں نہیں جانا چاہتا میں نہیں کر سکتا اس سب کا سامنا۔۔۔"

"حقیقت یہ ہی ہے تمہیں اس کا سامنا کرنا پڑے گا میرے۔۔۔"

نہیں!!!!

ہڑ بڑاہٹ حد سے سوا تھی۔۔ یک دم وہ اٹھ بیٹھا۔ بہت برا خواب تھا سورج اپنی روشنی ہر

سو پھیلا چکا تھا۔۔ ماتھے پہ آئے پسینہ کو صاف کرتا وہ خوف زدہ نظروں سے حنا کو دیکھنے

لگا جو ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔

حنا!! <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر بمشکل حلق سے آواز نکالی۔۔۔

حنا کے وجود میں کوئی فرق نہ آیا۔۔۔

لرزتا ہاتھ اس کے کندھے پہ ہلایا تو وہ موندی موندی انکھیں کھول کر غائب دماغی سے

اس کا لٹھے کی مانند سفید پڑتا چہرہ دیکھنے لگی۔



کیا ہوا؟؟؟

اس کی سماعت سے یہ آواز ٹکرائی تو اسے لگا اسے نئی زندگی کی نوید سنائی گئی ہو۔۔۔ وہ بے اختیار اسے اپنے سینے میں لگائے بھیج گیا۔۔۔

ہو نق زدہ سی حنا حیران پریشان میر کا یہ انداز دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

...Yes Dazzy

..You Don't worry

ناشتہ کی ٹرے اٹھائے وہ اندر آئی تو اسے موبائل پر محو گفتگو پایا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Keeping everything ready All clients have strict strict timelines so in this case I will not tolerate any shortcomings.

وہ جو ڈیزی نام پر چونکی تھی کلائنٹ کا سن کر اطمینان کا سانس لینے لگی۔۔۔  
اپنی اسی کیفیت پر ڈھیروں غصہ آیا۔۔۔

یہ کیا میں ٹیپکل بیوی کی طرح سوچ رہی ہوں۔۔۔۔

وہ اپنی سوچ کو کوس کر اب اس کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

OK, notify me as soon as they enter the company. Staying

-with Kabir every moment

...Okay

وہ بات ختم کر کے مڑا تو وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔۔۔

وہ اس پر گہری نظر ڈال کر عین سامنے آ بیٹھا۔۔۔

مالیٹ جیم بریڈ یہ سب کچھ اتنے دن بعد دیکھ کر اس کی بھوک چمک اٹھی۔۔ ناشتے میں

کھچڑی دوپہر میں دلیہ اور رات میں سوپ پی کر وہ اکتا گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اجازت دے دی یہ سب کھانے کی؟؟؟

وہ طنز یہ انداز میں بولا تو معصومیت سے سر ہلا دی۔۔

عارض کو حیرانگی نے آن لیا گر ضوفی ہوتی تو وہ کب کا اس سے دس معافیاں منگو اچکی ہوتی

اس طنز پر۔۔۔۔

آنی آپ کے خوف نے زونی کو دبو بونا دیا۔۔۔۔۔

وہ سرد سانس کھینچ کر ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا ہم ایک سے دو دن ڈی لے نہیں کر سکتے اس سرجری کو؟؟

"دیکھیے مسٹر مکرم پہلے ہی دیر ہو چکی ہے یہ پیشینہ کیلئے خطرناک ہو سکتا ہے۔۔"

"آپ تیاری شروع کریں سرجری آج ہی ہو گی۔۔۔"

خرم کی مداخلت پر وہ لب بھینچ گیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ڈاکٹر کے جانے کے بعد خرم نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا:

"میرا اللہ پر بھروسہ رکھو جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہونا ممکن نہیں ہے۔۔۔"

"کہہ رہا ہوں نہ اللہ پر کامل یقین رکھو۔۔۔"

اس کے کندھے تھپتھپا کر کہا تو وہ سر ہلا کر رہ گیا؛



ورشہ میں یہاں آج ایک عرض لے کر حاضر ہوئی ہوں؟؟؟

کیسی عرض؟؟

ورشہ نے نا سمجھی سے عنایہ کو دیکھا؛

میں زرنش کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتی ہوں؟

ورشہ نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا؛

"میں چاہتی ہوں تم سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو جتنا وقت چاہے مانگ لو لیکن فیصلہ میرے حق

میں ہونا چاہیے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> لیکن ابھی تو خرم بھی گھر پر نہیں ہیں؟؟

"کوئی بات نہیں وہ اجائیں تو تم تسلی سے پوچھ لو عارض کی رائے لو اور خاص طور پر زرنش

کی مرضی ضرور جان لینا۔۔۔۔"

وہ ورشہ کی سوچوں کو نیا رخ دے کر چلی گئی۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□■

آئی کانٹ بلیو دس آپ مجھ سے پوچھے بغیر کیسے جاسکتیں ہیں؟؟؟؟

کم از کم آپ کو مجھے بتانا تو چاہیے تھا نہ؟؟

کیوں ایسی کون سی قیامت آگئی میرے جانے سے جو تم اتنا زیادہ اوور ریکٹ کر رہے ہو؟؟؟

عنایہ نے غصہ سے کہا تو درر اب چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔۔۔

وقت چاہیے!!

وقت چاہیے!!

"اور کتنا وقت درکار ہے تمہیں سچ تو یہ ہے کہ تم شادی کرنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ چیخ کر بولی تو دوسری طرف وہ بے اختیار پیشانی رگڑنے لگا۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہارا جو بھی اعتراض ہے اپنے باپ کے سامنے کرنا اب۔۔۔۔"

عنایہ نے کہتے ساتھ ہی لائن ڈسکنیکٹ کر دی۔

کیا!!

ٹھیک ہی تو کہا ہے؟؟

وہ درر اب کی نظروں سے خائف ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔

یہ منطق ابھی تک مجھے سمجھ نہیں آئی ہر دفعہ مجھے ہی کیوں اگے کر دیتی ہو؟؟؟

وہ اخبار طے کرتا ہوا خفگی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

"وہ سنتا بھی تو آپ کی ہے میری تو کوئی بات اس کے پلے نہیں پڑتی۔۔۔۔۔"

"میں نے کہا تھا نہ تمہیں ٹھہر جاؤ۔ اتنی جلدی کس بات کی ہے آخر ابھی تو خرم بھی یہاں نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"شاہ یہ سراسر خود سری ہے اس کی۔۔۔۔۔ بہت پیار سے سمجھالیا میں نے آپ اس کو ڈیفنڈ مت کیا کریں۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
عناہ مزید طیش کا شکار ہوئی۔۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"مرضی ہے بھی خود ہی جواب دیجئے گا اب اسے۔۔۔۔۔"

در راب عناہ کے بگڑتے تیور دیکھ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

"دونوں کو بگاڑ کر رکھ دیا نرمی ایک حد تک اچھی لگتی ہے پہلے تو امریکہ بھیج دیا اور اب اس کی بے جاسد پر گھٹنے ٹیک رہے ہیں بھلا بتاؤ پچیس سے اوپر کا ہو چکا ہے اب کسی کی بچی مانگنے جاؤ تو شرم سی آتی ہے۔۔۔۔۔"

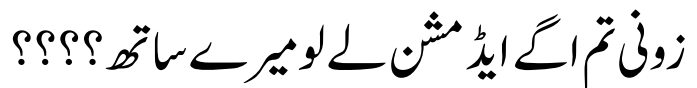
با آواز بلند وہ در راب کو سنانے کیلئے بولی۔۔۔۔۔

"وہ زمانہ کوئی اور تھا اب تو بچیاں بھی دو تین سال بڑا ہی شوہر چاہتیں ہیں۔۔۔۔"

عناویہ کی بات پر درراب کا چہرہ اسپاٹ ہوا۔۔۔۔۔

"لیکن اس سے پہلے تم میری محبت بھی تھیں عنایہ۔۔۔"

اب کی بار وہ متفکر سی اسے جاتا دیکھے گئی بولی کچھ نہیں۔۔۔۔۔



زونیرہ جو پودوں کو پانی دے رہی تھی اس کی بات پر حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن تم تو یونی جانے والی تھیں نہ؟؟؟؟



"ہاں لیکن اب ڈیٹ نکل چکی ہے میں کالج میں ہی لوں گی۔۔۔"

"اوہ لیکن یار پتا نہیں یہ اجازت دیں گے بھی یا نہیں۔۔"

بڈی؟؟؟

"ہاں۔۔"

"وہ کیوں نہیں دیں گے ضرور دیں گے تم بات کر کے تو دیکھو۔۔"

"اچھا میں آج پوچھوں گی۔۔۔"

"زونی ویسے حد ہے تم اکیسویں صدی کی ہیروئن کی طرح ڈرتی ہو اپنے ہیرو سے۔۔۔"

زونیہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہارے بڈی ہیں ہی دیوانکھیں ہر وقت انگارہ رہتی ہیں سوتے تو ہیں ہی نہیں جب

دیکھو جنوں کی طرح جاگتے رہتے ہیں۔۔۔"

وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہوئی بولی جبکہ زرنش کے سر پہ لگی اور تلوں پہ بجھی۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے پانی کا پائپ چھین کر اس پر برسات کر گئی۔۔۔

"زر تم پاگل ہو ہٹاؤ اسے۔۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو بچانے کی چکر میں چلاتی ہوئی بولی۔۔۔

ابھی جو تم گوہر افشانی بڈی کے بارے میں کر رہیں تھیں وہ کیا تھا؟؟؟

وہ جب اسے پورا بھاگا چکی تو خفگی سے بولی۔۔۔

"وہ تو بھوت ہیں ہی تم بھی بھوتنی ہو۔۔۔"

زونیرہ اپنا بدلہ لیتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی جبکہ زراس کے پیچھے۔۔۔۔

وہ جو کھڑکی سے لان کا نظارہ کر رہا تھا دروازہ کی اہٹ پر مڑ کر دیکھنے لگا۔۔۔

پانی میں بھیگی وہ انوکھی جھپ دکھلا رہی تھی۔۔۔ عارض کی پر تپش نظریں اسے اپنے جسم

میں اربار ہوتی محسوس ہوئیں۔۔۔ وہ جو ڈریسنگ روم میں جانے کو تھی پیچھے لگنے والے

دھکے سے سنبھل نہ پائی اس سے پہلے کہ صوفہ کا ہینڈل اس کے چودہ طبق روشن کر جاتا

عارض نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا جس سے وہ اسے کے سینے سے الگی۔۔۔۔

زرنش جو اشتعال میں دروازہ کھوک کر اندرائی تھی سامنے منظر پر گڑبڑا کر باہر جانے لگی

کہ عارض کی آواز پر جامد ہو گئی۔۔۔۔۔۔

زونی بروقت اس سے دور ہوئی تھی البتہ عارض کی شرٹ نم ہو چکی تھی۔۔۔

زریہ آہی تباہی کس لئے؟؟؟

"بڈی وہ میں تو زونی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔"

وہ مناتے ہوئے بولی۔۔۔

وجہ پوچھ سکتا ہوں؟؟؟

نہیں!!!

زر کی بجائے زونی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

کچھ کہا ہے؟؟؟

عارض نے گھور کر اسے دیکھا تو فوراً مکر گئی۔۔۔

تو کچھ پوچھا تھا میں نے زر؟

وہ بھائی زونی کہہ رہی تھی کہ آپ کو نیند نہیں آتی ساری ساری رات جن کی طرح جاگتے

رہتے ہیں اور تو اور آپ کو دیو کہہ رہی تھی۔۔۔

لو بتاؤ زر امیرے ہینڈ سم بڈی کو دیو سے ہی ملا ڈالا۔۔۔۔

وہ زونی کے گھوری نظر انداز کرتی مزے سے بولی۔۔۔

عارض نے سخت نظروں سے اسے دیکھا جو سر جھکائے زوئی کو صلو اتیں سنانے لگی۔۔۔

میں جاؤں؟؟؟

زرنے معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے کہا:

"ہاں جاؤ۔۔۔"

زرفٹاک سے دروازہ بند کرتی ہوئی یہ جاوہ جا۔۔۔

اس سے پہلے کہ زوئی ڈریسنگ روم میں بند ہوتی عارض نے اس کے جانے کے تمام راستے مستود کر دیئے۔۔۔

اس افتاد پر بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جو گال پہ چپکی نم لٹ کوکان کہ پیچھے اڑنے لگا

--- <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض کا لمس اس کے جسم میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔۔۔

کیا میں تمہیں دیو لگتا ہوں۔؟؟

آواز کی گھمبیر تا اس کی ہڈیوں میں سرسراہٹ مچا گئی۔۔۔

بولو۔؟؟؟

وہ معصومیت سے اثبات میں گردن ہلاتی پھر نفی میں دائیں بائیں گردن ہلا دی۔۔۔  
کیا واقعی؟؟

اب کہ وہ فرصت سے اسے دیکھنے لگا جیسے اس کہ سوا اور کوئی کام نہ ہو۔۔۔۔۔  
"وہ تو میں نے اس لئے کہا کہ۔۔۔"

وہ اس کی نظروں سے خائف ہو کر رکئی۔۔۔

کہ؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اففففف یہ بندہ کس دن نرمی سے بات کرے گا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ لرزتی پلکوں سے ادھر ادھر دیکھتے سوچنے لگی۔۔۔

مجھے چیخ کرنا ہے؟؟؟

تو بھیگی کیوں تھیں کیا مجھے امپریس کرنے کیلئے؟؟؟

وہ اس کی ذو معنی بات پر حیرانگی سے دیکھنے لگی پھر سمجھ آئی تو بولی۔۔۔

"میں خود بھلا کیوں ہوں گئی زرنے کیا ہے۔۔۔"

"کیوں کہ میں نے کہا تھا کہ تمہارا بڑی دیو ہے۔۔۔"

اس کی معصومیت پر عیش عیش کرتا رہ گیا یعنی اسی کے سامنے اسی کی برائی۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کہا؟؟؟

وہ ہوشیاری سے اس سے تمام باتیں اگلوں ہاتھ۔۔۔۔۔

"کیوں کہ آپ جب گھورتے ہیں تو مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔"

وہ بے چارگی سے کہتی سر جھکا گئی ایسا کرنے سے اس کا سر عارض کے سینے سے ٹکرایا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> 

عنائی لبوں کی مسکراہٹ بڑی دلکش تھی لیکن زونیرہ اس نظارے سے محروم ہی رہی۔۔۔

عارض کی قربت سے اس کی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ عارض کے مخصوص

پرفیوم کی مہک اس کے حواس متغیر کرنے کا سبب بن رہی تھی۔۔۔۔

"جاو چلیج کرو اور کوشش کرنا کہ آئندہ اس حلیے میں میرے سامنے نہ آو۔۔۔"

وہ جھک کر اس کا گال دھکتا ہوا صوفہ پہ جا بیٹھا۔۔۔ جب کہ وہ سرخ چہرہ لئے ڈریسنگ روم میں جا گھسی۔۔۔۔

"زرتم بچ جاو میرے ہاتھ سے۔۔۔"

وہ اس کے پاگل کرتے سحر سے نکلتی بڑبڑائی۔۔۔۔۔

اسے اندازہ تھا قریباً ایک ادھ گھنٹہ وہ وہیں محصور ہونے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

آئی سی یو سے باہر آتا ڈاکٹر کارخ اسی کی جانب تھا۔۔۔ میر بغور اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا  
 سپاٹ چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔۔۔

نجانے کیا خبر سنانے والا تھا وہ۔۔۔ میر اپنی جگہ ساکت ہی رہا جبکہ خرم ڈاکٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"پیشنٹ کی سرجری کامیاب رہی ہے کو نگر بیجو لیشن سر۔۔۔"

خرم نے میکاکی انداز میں میر کو دیکھا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا جیسے سارا خون نچوڑ لیا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔



ڈاکٹر پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے نواز کر چلتا بنا۔۔۔ خرم کے بڑھتے ہوئے قدموں میں  
سرشاری تھی۔۔۔

وہ خوشی کی کیفیت میں میر کو گلے لگا گیا۔۔۔

"تمہاری زندگی تمہیں عطا کر دی گئی ہے میر۔۔۔"

خرم نے نم آواز میں اسے خوشیوں کی نوید سنائی۔۔۔ میر حیرانی سے خرم کو دیکھنے لگا۔۔  
وہ بے وفا نہیں ہے؟؟؟

"نہیں کیوں کہ وہ حنا ہے میر کی حنا۔ اسے رشتے نبھانے آتے ہیں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
وہ ابھی بھی بے یقینی کا شکار تھا۔۔۔۔۔

"خود جا کر دیکھ لو۔۔۔"

خرم کے کہنے پر وہ آئی سی یو کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

مانیٹر پر اوپر نیچے ہوتی لکیریں اس کی زندگی کا پتہ دے رہیں تھیں۔۔۔ ہاتھوں پر دو قسم کی  
ڈرپ لگی۔۔۔ زردی مائل چہرہ جو کبھی گلاب کے پھول کی مانند لگتا تھا پلکیں انکھوں کو

ڈھانپے ہوئے تھیں۔۔۔ اس کیلئے یہ ہی نعمت سے کم نہ تھا کہ وہ اسے لوٹادی گئی ہے

-----

کہاں جا رہے ہو؟؟

"آپ رات سے یہیں ہیں چیخ کرنے کی غرض سے اپارٹمنٹ چلے جائیں۔۔۔"

اسے خیال آیا تو بولا جبکہ خرم محض مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"آرام کرنے کی ضرورت تمہیں ہے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مکرم بھی ہو لے سے مسکرا دیا زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی جس پر خرم کے لب بے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اختیار دعا گو ہوئے تھے۔۔۔

اگر بابا ہوتے تو تمہیں کبھی اس طرح کے سخت وقت سے نہ گزرنا پڑتا۔۔۔ مجھے ساری

زندگی یہ ہی افسوس رہے گا کہ میں اس لمحے تمہارے ساتھ نہیں کھڑا ہوا جس وقت

تمہیں میری ضرورت تھی۔۔۔

میر کب کا جا چکا تھا لیکن وہ وہیں ٹہر گیا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ ایک سو چار بخار میں پھنک رہی تھی رات سے نگہت نے ایک لمحہ بھی اسے تنہا نہ کیا تھا

---

کیا کوئی باپ اپنی ہی بیٹی کو بد کردار کہلواسکتا ہے؟؟؟؟

اسے لگا اگر وہ اور سوچتی رہی تو اس کی دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی-----

زین کمرے میں آیا تو اس نے نفرت سے رخ پھیر لیا:

جبکہ نگہت بھی اٹھ کر کمرے سے نکل گئی-----

"روبی چلو تمہیں ڈاکٹر کے لے چلوں ایسے تو تم بخار میں ہی رہو گی-----"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اس کے سر پہ کھڑانر می سے بولا-----

"ڈیڈ آپ جائیں یہاں سے-----"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ نہیں چاہتی تھی کہ زین کو اس کی کریمہی شکل دکھائے-----

"میں نے تم سے پہلے کہا تھا وہ تمہارے قابل نہیں ہے"

وہ میرے قابل نہیں ہے؟؟؟

روبینہ کا انداز ایسا تھا کہ زین گڑبڑایا-----

"وہ پاکدامن باکردار ہے ڈیڈ آپ کی بیٹی ہی بد کردار ہے۔۔۔"

زین ہونک زدہ سا اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

"واہ ڈیڈ آپ اس دنیا کے وہ عظیم باپ ہیں جو دوسروں سے کہلو اتا ہے کہ میری بیٹی بد کردار ہے۔۔۔"

یہ دولت اور پیسے کا غرور ہے نہ آپ کو اسے صرف مٹی ہی ہونا ہے جو آپ نے میری ماں کے ساتھ کیا اس کے باوجود میں آپ کی عزت کرتی رہی کہ وہ غلط ہے اور آپ صحیح لیکن نہیں ڈیڈ عورت اکیلی کیسے زانی ہو سکتی ہے اگر آپ نے انہیں آج تک بد کردار کہا ہے تو آپ کون سا باحیات تھے آپ مفاد پرست مرد ہیں جو اپنے گناہ کو چھپانے کیلئے آج تک عورت کی تذلیل کرتا آیا ہے کس کام کی آپ کہ یہ شہرت، یہ دولت، یہ کھوکھلی عزت

----

اپنے ضمیر کی عدالت میں ایک دفعہ حاضری لگوائیں تو پتا چلے گا کتنے پارسا ہیں آپ

-----

گر آپ کی نورین سے شادی ہو ہی گئی تھی تو کیا ضروری تھا آپ اپنے آپ کو ہر گناہ سے  
لا تعلق سمجھیں۔۔۔۔۔

کاش ڈیڈ کاش!!!

آپ مجھ سے کہتے کہ مجھے تمہاری اس سے دوستی نہیں پسند تو میں بھی یہ سوچ کر خاموش  
ہو جاتی کہ واقعی آپ نے باپ ہونے کا رول ادا کیا ہے۔۔۔

لیکن آپ نے تو جا کر اس کے سامنے اپنی ہی بیٹی کو بے مول کر دیا۔۔۔ کیوں بھول گئے  
تھے کہ وہ بھی آپ ہی کی طرح کا ایک مرد ہے جسے عورت بے داغ چاہیے۔۔۔۔۔

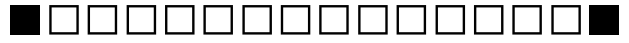
نگہت آنسو صاف کرتی اس کے پاس آئی۔۔۔

بس کرو رو بی پہلے ہی طبیعت ناساز ہے اور رو رو کر ہلقان نہ ہو۔۔۔۔۔

"مام آپ کہہ رہیں تھیں نہ کسی سے معافی مانگنی ہے میں لے کر چلوں گی آپ کو لیکن  
میری ایک شرط ہے ہم اب یہاں نہیں رہیں گے مجھے یہ نام نہاد اسائن نہیں چاہیے بس  
آپ کہیں اور بندوبست کریں ہم کل ہی یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔۔"

وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی تو نگہت نے اس کا ماتھا چوم کر اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔۔

زین سے وہاں کھڑا نہ رہا گیا تو چلا آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



"اچھی رہی یار میٹنگ وہ تو اتنا امپر لیس ہوا کہ اسی وقت کانٹریکٹ سائن کر گیا۔۔۔"

"چل یہ تو اور بھی اچھا ہوا۔۔۔"

اچھا بات سن؟؟؟

کبیر کی سنجیدہ آواز آئیر پیس سے سنائی دی تو وہ بھی ہمہ تن گوش ہوا۔۔۔۔۔

"یار وہ تیرے ایکسیڈینٹ کے پیچھے اس صادق کا ہاتھ تھا۔۔۔"

انگل کی کاروائی مکمل ہو گئی؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہاں اب اس کا باپ بھی اسے بیل نہیں دلواسکتا۔۔۔"

"ظاہر ہے تیرے باپ نے جو جیل کی ہے بھلا کسی مجرم میں اتنی ہمت کہ انگل کے سامنے

ہاتھ پیر مار سکے۔۔۔۔"

عارض کے کہنے پر وہ چپ ہو گیا۔۔۔

ماما آئیں تھیں کیا؟؟؟؟

"ہاں مام نے ہی بتایا اس دوران میں کمرے میں تھا تو میرا سامنا نہیں ہو سکا۔۔۔"

وہ اس کے بات بدلنے پر سمجھ گیا۔۔۔۔

آنٹی وغیرہ نے کوئی بات کی تجھ سے؟؟

ہاں کی تو تھی لیکن تو کس بارے میں بات کر رہا ہے کیوں کہ ہمارے درمیان تو بہت سی

نوعیت کی باتیں ہوئی ہیں؟؟

عارض کا لہجہ اسے سنجیدہ ہی لگا۔۔۔

دیکھ یار مجھے تجھ سے کوئی بات کرنی تھی؟؟؟

ہاں بول کیا بات ہے؟؟؟

"یار وہ ماما مجھے بتائے بغیر میرا رشتہ لینے آئیں تھیں تو پلیز کچھ غلط اخذ نہ کرنا۔۔۔"

تو اپنی بتا آنٹی کو چھوڑ تیری رضامندی ہے یا نہیں؟؟

اس کا مطلب تجھے پتا ہے؟

کبیر نے بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

ہاں لیکن یہ نہیں جانتا تو اتنا کمینہ نکلے گا؟

عارض تو؟؟؟



اب کہ کبیر بھی ہلکا پھلکا ہو کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

"اپنی سمجھ اپنے پاس رکھ تو آ جا ذرا پاکستان پھر بتاتا ہوں تجھے۔۔۔"

عارض نے سختی سے کہا اور کھٹاک سے لائن کاٹی۔۔۔۔

اب تمہیں کیا ہوا ہے؟؟

وہ جلے پیر کی بلی بنی ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی جب عارض کے سختی سے پوچھنے پر ڈر

Support@classicurdumaterials.com

کوئی پریشانی ہے کیا یا سب نے مجھے ہی پریشان کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟؟؟

وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھنے پر جھلایا۔۔۔

میں نے کیا کہا ہے؟

"وہ اتنی کی نا سمجھجھی سے بولی۔۔۔۔۔"

"اپنی اور میری پیکنگ کر لینا پرسوں ہماری فلائٹ ہے امریکہ کی۔۔۔"

عارض کی بات پر وہ سکتے میں رہ گئی۔۔۔۔

میں لیکن میں کیوں؟؟؟

"کیا میں؟؟؟"

"محترمہ میں یہاں صرف چند دن کیلئے آیا تھا وہاں میرا کاروبار ہے اور جہاں میں رہوں گا تمہیں بھی وہیں رہنا پڑے گا۔۔۔۔"

عارض کی بات پر وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن میں اتنی دور اکیلی کیسے رہوں گی؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دوبدو ہو کر بولا۔۔۔۔

"لیکن میں ان سب کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

میرے بغیر رہ لو گی؟؟

بڑا برجستہ سوال کیا تھا عارض نے۔۔۔۔

اس کی بات پر وہ چپ ہی رہی۔۔۔۔

"دوبارہ نہ کہنا پڑے پیکنگ کا۔۔۔"

وہ مستحکم سا بول کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔ زخم بھر چکے تھے جس کی وجہ سے وہ با آسانی چل پھر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک مصیبت ختم نہیں ہوتی کہ دوسرا نازل ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

"ہاں آپ انھیں رضامندی دے دیں میں اچھے سے کبیر کی عادات و اطوار سے واقف ہوں اور پھر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے۔۔۔"

عارض نے ورشہ سے کہا جو اسی کی منتظر تھی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
کیسا معاملہ۔؟  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "مام وہ زر کو پسند کرتا ہے۔۔۔"

"آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے۔۔۔"

تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟؟

ورشہ حیرانگی سے دوچار ہوئی۔۔۔۔۔

"مجھے بھی ابھی پتا چلا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اپنی زر ہی ہے۔۔۔"

"پھر تو کوئی جواز ہی نہیں ہے انکار کا تمہارے بابا اجائیں تو بات کرتی ہوں۔۔۔۔"

"ہمم ٹھیک ہے پرسوں میں جا رہا ہوں۔۔"

کہاں؟؟؟

"واپس امریکہ۔۔"

"لیکن ابھی تو تم ٹھیک طرح سے ریکور بھی نہیں ہوئے ہو۔۔۔"

"مام وہاں کمپنی عارض نے اکیلے نے سنبھالی ہوئی ہے میں کب تک یوں ہی بیٹھا رہوں گا

۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com اور زونیرہ؟؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آف کورس مام وہ بھی میرے ہی ساتھ جائے گی۔۔۔"

"چلو جیسی تمہاری مرضی۔۔۔"

آپ ایک دفعہ زر سے پوچھ لیجئے گا؟

"ہاں پہلے تمہارے بابا سے تو بات کروں۔۔۔"

کیا بات ہے آج تم کمرے سے ہی نہیں نکلیں کہیں بڑی نے زیادہ تو کلاس نہیں لے لی؟؟؟؟

وہ کسی اور ہی سوچ میں گم تھی تبھی اس کی بات پر غور نہ کر سکی۔۔۔ قریب جانے پر پتا چلا کہ محترمہ ٹسوے بہا رہی ہیں۔۔۔

زونی کیا ہوا یا بڑی نے زیادہ ڈانٹ دیا؟؟؟

زر تم بولو ان سے مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔؟ کیوں کہاں جا رہی ہو تم؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"امریکہ لے جا رہے ہیں مجھے۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> لیکن کیوں؟؟؟

"وہ چاہتے ہیں کہ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہاں رہوں جیسے وہ رہتے ہیں۔۔۔"

"مجھے نہیں جانا پلیز تم روکو اپنے بڑی کو گرنہ روک سکو تو مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

مجھ پر کیوں غصہ کر رہی ہو؟؟؟

زر بگڑ کر بولی۔۔۔۔۔

زونی نے منہ بنا کر رخ پھیر لیا واضح تھا کہ جب تک کیس نہ جیت لو بات نہ کرنا۔۔۔۔۔  
 زرا سے گھورتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر آنے لگی تو عین اسی وقت عارض کمرے میں داخل  
 ہوا۔۔۔

بڈی آپ تو جا ہی رہے ہیں ساتھ اسے کیوں لے کر جا رہے ہیں؟؟؟  
 عارض نے سخت تیور سے اسے دیکھا جو مسلسل سوں سوں کر رہی تھی۔۔۔

: بے فکر رہو یہ شکایت بہت جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 ہیں کیا مطلب؟؟؟؟  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
 "وقت آنے پر واضح ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

"اگر آپ زونی کو اپنے ساتھ لے کر گئے تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ خفگی سے کہہ کر چلی گئی جبکہ وہ اس کے سسکتے ہوئے دیکھ کر سرد سانس کھینچ کر رہ گیا

۔۔۔۔۔۔

کیا بچپنا ہے یہ زونیرہ آخر اتنا رونا کس بات پر آرہا ہے؟؟؟؟

آپ کو اس سے کیا؟؟؟

وہ خفگی سے کہہ کر جانے لگی تھی تبھی عارض نے اس کی کلائی تھام کر روکا۔۔۔۔۔

"بیٹھو یہاں۔۔۔"

اس کے سنجیدگی سے کہنے پر چار و ناچار اسے بیٹھنا ہی پڑا۔۔۔۔۔

"میرا وہاں پر بڑے پیمانے پر بزنس چل رہا ہے ایسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں ابھی نہیں جاو گی کبھی تو جانا ہی پڑے گا نہ کہ یہ تو طے ہے رہنا وہیں ہے۔۔۔۔۔"

"شروع میں مشکل ہو گی پھر تمہارا بھی دل لگ جائے گا۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہے پھر جب تک میں ماما سے نہ مل لوں تب تک نہیں جاؤں گی۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

وہ بھی ضدی بچے کی طرح بولی تو عارض نے اس کی تھوڑی اونچی کی۔۔۔۔۔

"ملو اداؤں گا اگر چاچو نے کہا تو۔۔۔"

وہ اس کی بات پر لب واکر کے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ عارض نے انگلی رکھ کر بولنے سے

روکا۔۔۔۔۔۔۔

گالوں کی نمی ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔



زر کا پر پوزل آیا ہے کبیر کیلئے تم کیا کہتی ہو؟؟؟

وہ سر اٹھا کر عارض کو حیرانی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"اب تم اس طرح نشیلی آنکھوں سے دیکھو گی پھر شکایت بھی کرو گی کہ میں گھورتا ہوں

۔۔۔"

وہ مسکاتے لہجے میں بول کر اسے مسکراتے پر مجبور کر گیا۔۔۔

"میں جانتا ہوں زر پسند کرتی ہے کبیر کو۔۔۔"

آپ کو کیسے پتا؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ عجلت میں بول گئی۔  
Support@classicurdumaterial.com

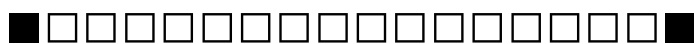
"جیسے تمہیں پتا ہے۔۔۔"

"جب تم اس کی دوست ہو کر کے دل میں پلنے والے جذبہ سے باخبر رہتی ہو تو میں تو پھر

اس کا بھائی ہوں۔۔۔۔"

وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"ابھی کیلئے سو جاو صبح اٹھ کر زر کے ساتھ ساری پیکنگ کر لینا۔۔۔۔"



"زونی ضد کر رہی ہے تم سے ملنے کی۔۔۔"

مکرم اس کے ساتھ ہسپتال کے لان میں موجود تھا جہاں ہر طرف ہریالی ہی ہریالی  
انکھوں کو سکون بخش رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں میر میں اس کو کیسے سنبھالوں گی۔۔۔۔"

وہ فکر مند انہ لہجہ میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

"کل کی فلائٹ سے وہ امریکہ چلی جائے گی۔۔۔"

لیکن عارض کیسے سفر کر سکتا ہے؟؟؟

"وہ اب کافی بہتر ہے تم پریشان نہ ہو۔۔۔۔"

"اپنی طرح اسے بھی سارا سارا دن کاموں میں الجھائے رکھیے گا۔۔۔"

"میں کہہ دیتی ہوں آپ اسے خلاصی کریں اس جھنجھٹ سے۔۔۔۔"

وہ انکھوں میں چمک لئے اپنے قریب بیٹھی شریک حیات کا وہ ہی روپ دیکھنے لگا جو پندرہ سال پہلے ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے تمہاری سرجری کے دوران میں کس کرب سے گزر رہا تھا۔۔۔ لمحہ بہ لمحہ  
ایک ہی خیال اپنے پنچے گاڑھے میرے دل و دماغ میں گردش کر رہا تھا کہ تمہارے بعد  
باقی ماندہ زندگی کیسے گزاروں گا۔۔۔"

اس کی آنکھیں اس کے اندرونی کیفیت کو ظاہر کر رہے تھے۔۔۔۔

تو کیا آپ دوسری شادی نہیں کرتے؟؟

وہ مذاقاً بولی جس پر وہ تیکھی نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

بتائیے نہ؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"ہاں کرتا لیکن وہ تمہاری طرح نہیں ہوتی۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial>  
اس کی بات پر حنا نے منہ کھولے اسے دیکھا:

"منہ بند کر لو جان میر تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔"

اب کی بار وہ مطمئن ہو کر اس کے کندھے سے سر ٹکا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم کب جائیں گے پاکستان؟؟

"ایک مہینہ بعد کیوں کہ کچھ سکون کے پل میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولا تو وہ بھی پر سکون ہو کر انکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

"بھائی آپ کو انھیں اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔"

شازیہ کو ابھی تک اس بات کا قلق تھا۔۔۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے شازی تم نہیں جانتی امیر لوگ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ ہوتے ہیں۔۔۔"

وہ اندر اٹھتی آواز کو دباتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

بھائی افسوس ہے مجھے آپ کی پست ذہنیت پر۔۔۔ اگر یہ ہی سب تھا تو کیوں بھیجا آپ نے انھیں یہاں کیوں کی اتنے دن تک دوستی۔۔۔"

مجھے انتہائی شرمندگی ہو رہی ہے کہ آپ نے اپنی محبت کو خود بدنام کیا ہے جب راہوں کے بیچ چھوڑنے کیلئے الزام تراشی ہی کرنا تھی تو کیوں انھیں اس منزل کے خواب دکھائے۔۔۔؟؟؟؟

شازیہ کی بات پر وہ پوری ہستی سے ہل گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے تہمت لگائی تھی جس کی سزا اسے ساری زندگی بھگتنی تھی۔۔۔۔۔ ضمیر نے آواز آٹھائی تو وہ اپنے ہی آپ سے چھپنے لگا

-----

اسے گئے آج تیسرا ہفتہ تھا ان تین ہفتوں میں اسے دنیا بھر میں ڈھونڈ آیا تھا لیکن وہ اسے کہیں نہ ملی تھی سچ تو یہ ہی تھا کہ وہ زین کے زلیل کرنے پر طیش کا شکار تھا جو روبینہ کی صورت میں نکلا تھا۔۔۔۔۔

زین نے اس کا ویزا کینسل کروا دیا تھا اور چار لوگوں کے سامنے اس کی بے عزتی کی تھی۔۔۔۔۔ محلے میں وہ بدنام ہو کر رہ گیا تھا اتنی انکم تھی نہیں کہ وہ دوسرا گھر لے سکے۔۔۔۔۔

اسے جو صحیح لگا وہ ہی کیا لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ جسے وہ بد کردار کہہ رہا ہے وہ تو اس کے پہلو میں اک خلع کہ مانند رہ رہی ہے۔۔۔۔۔ اور یہ خلا اب ساری زندگی ایک پچھتاوے کی صورت میں اس کے ساتھ رہنے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ سارے راستے وقفے وقفے سے آنسو بہاتی آئی تھی ایئر پورٹ پہ کھڑی خوف زدہ نظروں سے جہاز کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ عارض کیلئے تو معمولات زندگی جیسا تھا لیکن وہ تو پہلی

دفعہ بائے ایئر سفر کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔ عارض کو اپنے پیچھے زونی کے چلنے کا احساس نہ  
ہوا تو وہ مڑ کر دیکھنے لگا۔۔۔

جو سہمی سہمی نظروں سے ارد گرد چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
کیا ہوا؟؟؟

وہ اپنے قریب اس کی آواز پر چونکی۔۔۔۔  
جبکہ وہ نفی میں گردن ہلادی اب کیا بتاتی اسے۔۔۔۔۔

عارض نے پہلو میں گر اسر دہا تھ تھام کر اسے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ بے اختیار اس کے  
چہرے پہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

مضبوط محافظ ایک مضبوط سائبان بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے ناشکری کر کے کیسے اپنے رب کو  
ناراض کر سکتی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ جہاز میں اپنی مقرر کردہ سیٹ پر جا کر بیٹھے ہی تھے کہ ایک اجنبی کی آواز پر  
جہاں نا سمجھی سے زونی نے دیکھا وہیں عارض نے بے ساختہ لب بھینچے۔۔۔۔۔

زونیرہ مکرم آئی ایم رائٹ؟؟؟؟

وہ دکھنے میں پروقار اور جاذب نظر آ رہا تھا۔۔۔

زونیرہ نے عارض کی جانب دیکھا جو کھڑکی کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو پہچانا نہیں؟؟؟

زونیرہ نے بے رخی سے کہا تو وہ اس کی بات پر مسکرا دیا۔۔۔

"تم آج بھی اتنی خوف زدہ سی رہتی ہو زونی حیرت ہے۔۔۔"

اب کی بار عارض نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔۔۔

"مسٹر ایکس وائے زی زونی کہنے کا حق صرف میرا ہے آپ کی میری مسس سے کتنی ہی

جان پہچان رہی ہو لیکن آپ کی یہاں موجودگی ہمارے لئے ڈسٹر بنس پیدا کر رہی ہے

-----  
Support@classicurdumaterial.com  
-----

جبکہ وہ اپنا سامنہ لے کر چلتا بنا۔۔۔۔۔  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کون تھا یہ؟؟؟

زونی کو حیرت ہوئی نہ لہجہ میں تجسس، اور نہ ہی کوئی غصہ وہ اب ایک نارمل تاثر دینے

لگا۔۔۔

"بابا نے جس اسکول میں ایڈمیشن کروایا تھا وہاں یہ بھی آتا تھا اس کے بابا دوست ہے بابا

کے لیکن پچھلے ایک سال تک بابا کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔"



تو پھر تم نے لاعلمی کا اظہار کیوں کیا؟؟؟؟

"وہ میرے لئے نامحرم ہے اس سے میرا کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے جس کی بنا پر میں اس سے پہچان کرواتی پھروں۔۔ سوائے ساتھ پڑھنے کے۔۔"

جہاز جیسے ہی پرواز کرنے لگا زونیرہ کے منہ سے چیخ نکلی۔۔ اس پاس بیٹھے لوگوں نے عجیب نظروں سے دیکھا تو وہ اپنا منہ عارض کے کندھے میں چھپا گئی۔۔ بڑی مشکل سے عارض نے اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔۔۔۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بڑے صاحب کو ریحان نامی بندہ نگہت بی بی سے ملنے آیا ہے؟؟؟  
گارڈ نے مودبانہ لہجہ میں کہا تو وہ اشتعال کی کیفیت میں اٹھا اس کے اس انداز پر وہ جو ٹیب لیٹ میں ریسپیئر دیکھ رہی تھی چونک اٹھی۔۔۔۔۔

وہ گارڈ کو دھکا دیتے ہوئے تن فن کرتا کمرے سے نکلا اس کی اس حرکت پر گارڈ نے بے بسی سے نظریں زمین پر گاڑیں اور اس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔ جبکہ نورین کو گارڈ کا چہرہ دیکھ کر زین پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہوتا ہے یہ پیسہ انسان کو اس کی اوقات بھولا دیتا ہے دنیا میں بھیجے جانے والے مقصد کو سرے سے فراموش کر دیتا ہے۔۔ اپنی ہی طرح کے انسانوں کو کیڑے مکوڑے سمجھنے لگتا ہے۔۔۔"

تیری اتنی اوقات ہے کہ تو یہاں آئے؟؟؟

زین نے اس کا گریبان گھسیٹ کر دھکا اس باہر کی جانب دھکا دیا۔۔۔

نورین کمرے کی کھڑکی سے یہ سب دیکھ رہی تھی عجلت میں کمرے سے نکلی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 "میں روبینہ سے ملنے آیا ہوں۔۔۔"

زین کا دل چاہا ایک مکہ اس کی ناک پہ رسید کر دے لیکن عمر کا خیال اسے اس حرکت سے بعض رکھنے لگا۔۔۔۔

"میری بیٹی کا نام اپنی زبان سے لیا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا ابھی کہ ابھی دفعہ ہو جا یہاں سے۔۔۔۔"

"جب تک روبینہ سے بات نہ کر لوں میں نہیں جاؤں گا۔۔۔"

وہ بھی دو بدو ہو کر اڑیل لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

"یہ آپ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں اس کی سن تو لیں۔۔۔۔"

نورین نے ناگواری کا برا ملا اظہار کیا۔۔

"شٹ اپ اپنے روم میں جاو۔۔۔"

نورین ہتھ بقیہ سی اس کے بدلے تیور دیکھنے لگی۔۔۔

"اور تم نکلو یہاں سے بے غیرت انسان میری بیٹی کو ہی مجھ سے بدزن کر دیا گاڑز نکالو

اسے یہاں سے۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

گر دوبارہ تم نے میری بیٹی پیچھا کیا تو تمہیں اس دنیا سے در بدر کروادوں گا۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جب کہ نورین زین کے جاہلانہ انداز کو دیکھ کر پریشان ہوا ٹھی۔۔۔۔۔

گاڑز کے آتے ہی زین اندر گیا تو نورین نے گاڑز کو جانے کا کہا:

"روبینہ کل رات اپنی مام کے ساتھ یہ گھر چھوڑ گئی کہاں یہ تو مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔ لیکن

تم اب دوبارہ یہاں نہیں آنا۔۔۔"

نورین رازدار نہ انداز میں بول کر اندر چلی گئی جبکہ وہ ایک نظر گیٹ کیپر کو دیکھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

"اب کہاں ڈھونڈو تمہیں کیا تم مجھے کبھی ملو گی بھی۔۔۔۔"

وہ افسردہ سا کہہ کر بائیک اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

اپارٹمنٹ تین کمروں اور اوپن کچن پر مشتمل خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ہر کمرے میں اٹیچ واش روم تھا۔۔۔۔

وہ اشتیاق بھری نظروں سے دیکھنے لگی جبکہ عارض وہاں رکھے صوفہ پہ ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔

اس اپارٹمنٹ میں کبیر اور عارض مقیم تھے۔۔۔۔ کبیر کا خیال آتے ہی اس نے مقفل

دروازے کی جانب دیکھا پھر کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی جو رات کے بارہ بج رہی تھی

۔۔۔۔

گردن تر چھی کرنے پر دیکھا تو زونی کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

یہ کہاں گئی ابھی تو یہیں تھی۔۔۔۔

آتے ہوئے جو خبر مکرم نے اسے دی تھی وہ اسے ہلانے کو کافی تھی لیکن اب جو مشکل مارحلہ پیش آرہا تھا وہ زونیرہ کو بتانے کا تھا نجانے کیسار د عمل دے گی کبیر بھی سو رہا تھا اس لئے وہ کل پر رکھتے ہوئے بیگ سے نائٹ ڈریس نکالنے لگا۔۔۔۔۔

آپ چائے پیئیں گے؟؟؟

وہ آرام دہ سوٹ میں سراپہ سوال کھڑی تھی۔۔۔

یہ کون سا وقت ہے چائے کا؟؟

Support@classicurdumaterial.com

عارض نے مصروف سے انداز میں کہا؛

"میں اپنے لئے بنانے جا رہی ہوں آپ نے نہیں پینی تو کوئی ایشو نہیں۔۔۔"

وہ ٹیڑے منہ سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

'مجال ہے جو بندہ نارمل طریقہ سے بات کر لے ہر بات پر سوال داغنا لازمی ہے۔۔۔'

اس سے پہلے تو یہ اتنے سڑیل نہیں تھے۔۔۔'

وہ ساس پین میں پانی ڈالتے ساتھ بڑبڑانے کا کام بھی انجام دینے لگی۔۔۔۔  
 "کمرے کی سجاوٹ سے تو لگتا ہے برا بازوق شخص کا ہے لیکن وہ کہتے ہیں نہ حقیقت تلخ  
 ہوتی ہے۔۔۔۔"

پتی کا جار سلیب پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھا۔۔۔۔  
 "محترمہ یہاں صرف آپ اور میں نہیں بلکہ دوسرا فرد بھی رہتا ہے اپنا یہ غصہ براہ  
 راست مجھ پر نکال لیں۔۔۔۔"

وہ کچن کے دروازے پر کھڑا طنزیہ لہجے میں بولا تو زونی نے حیرت سے اسے دیکھا؛  
 دوسرا فرد کون؟؟؟؟  
 "کبیر۔۔۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ یہاں رہتے ہیں؟؟

"نہیں پڑوس میں۔۔۔۔"

زونی کے بے تکی سوال پر عارض نے چوٹ کی۔۔۔

میرا مطلب ہے تو کیا شادی کے بعد زرنش ہمارے ساتھ رہے گی؟؟

اوہ اچھا؛

چلو اچھا ہے اب میں یہاں اکیلی تو نہیں رہوں گی۔۔ "بیٹا زخیر منا و اسی مہینہ تمہارے ہاتھ نہ پیلے کروائے تو میرا نام بدل دینا۔۔۔۔"

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم عارض کی موجودگی فراموش کر گئی۔۔۔۔



عارض نے کھنکھار اتو وہ چونکی۔۔۔

آپ کو کچھ چاہیے؟؟؟

عارض کو اپنی جانب دیکھتایا تو استفسار کیا۔۔

"اب بنا ہی رہی ہو تو ایک کپ مجھے بھی دے دینا۔۔"

وہ کہہ کر پلٹ گیا تو مکمل تیار چائے کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو صرف ایک ہی کپ تھی۔۔۔



جب پوچھا تھا تو بتایا نہیں اب "ایک کپ چائے دے دینا" وہ نقل اتارتے ہوئے کپ  
 ٹرے میں رکھا باقی چیزیں دھو کر ان کی جگہ پر رکھ کر کمرے میں چلی آئی۔۔۔  
 عارض کی بھی نیند آنکھوں سے اوجھل تھی وہ بھی ٹائم پاس کرنے کیلئے انگلش مووی دیکھنے  
 لگا۔۔۔

"چائے۔۔۔"

سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر یاد دہانی کروائی۔۔۔۔

عارض نے سر ہلایا، البتہ نظریں اسکرین پر ہی مرکوز تھیں۔۔۔۔

کمرے میں سوائے جہازی بیڈ اور ایک کاوچ کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں تھی اس کے

سونے کیلئے۔۔۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دائیں جانب بیٹھا تھا اسی کا فائدہ اٹھا کر وہ بنا آہٹ کئے بائیں جانب کروٹ لیکر لیٹ گئی  
 ۔۔ آنے سے پہلے کے گزرے ہوئے لمحات کو یاد کرنے لگی۔۔۔ کب نیند نے آنکھوں پہ  
 پھرے بٹھائے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد عارض نے چائے کا کپ اٹھایا تو ٹرے میں ایک ہی رکھا چائے کا کپ دیکھ کر  
 ادھر ادھر دوسرا کپ تلاش کیا۔۔۔۔۔

اپنے بائیں جانب اسے محو خواب دیکھا جبکہ کپ کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

زونیرہ!!!

اس نے پکارا۔۔

اس نے اتنی جلدی چائے پی کر کپ کچن میں بھی رکھ دیا۔۔۔۔۔

اب کیا اٹھا کر چائے دوں؟؟

رہنے دیتا ہوں خوا مخواہ نیند خراب ہوگی۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھا اور نائٹ بلب جلا کر واپس اپنی جگہ لیٹا۔۔۔۔۔

زونیرہ نے کروٹ لی تو سفید گال پر کان کے قریب سرخ نشان تھا۔۔۔

یہ کیسے لگی؟؟؟

وہ تھوڑا قریب ہو کر نشان کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔۔

لابنی پلکیں عارضوں پر جھکی تھیں لرزاہٹ اور کپکپاہٹ سے پاک۔۔۔ شہدات کی انگلی

سرخ نشان پر پھیری مقصد اثر زائل کرنا تھا۔۔۔۔



تم نے کیا جواب دیا؟؟؟

"میں کیسے جواب دے سکتی ہوں۔۔ جب تک آپ سے نہ پوچھ لیتی۔۔۔"

ریلی میری بات کی اہمیت ہے آپ کی نظر میں؟؟؟

ورثہ لا جواب سی ہو گئی۔۔۔۔۔

میں مانتی ہوں میں نے غلطیاں کی ہیں تو کیا اب ساری زندگی مجھے اس کی سزا بھگتنی ہے؟

ورثہ کے لہجے میں ندامت تھی جسے وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہ کر پایا۔۔۔۔

"زر سے بات کر کے ہی اگے بات بڑھانا۔۔۔"

ورثہ اس کے بات بدلنے پر دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

پچھلے تین دن سے میں نے آپ کی کال کا ویٹ کیا آپ اتنے پتھر دل کیسے ہو سکتے ہیں

؟؟؟

"ورثہ میں تھکا ہوا ہوں پلیز لائٹ بند کر دو۔۔۔"

وہ دوسری جانب کروٹ لے کر گویا ہوا واضح تھا کہ وہ اب اس موضوع پر کوئی بات نہیں

کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

ورثہ دھندلائی انکھوں سے دیکھتی اٹھ کر روشنی بجھا کر کمرے سے نکل  
آئی۔۔۔۔۔۔

نانو زونی کے جانے سے گھر اداس ہو گیا نہ؟؟؟

وہ ان کے گھٹنہ پہ سر رکھے اداس لہجے میں بولی۔۔

تمہیں یاد آرہی ہے؟؟

نصرین نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا؛

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بہت زیادہ نانو۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> زر تمہیں کوئی پسند ہے؟؟؟

نصرین کی غیر متوقہ بات پر کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی۔۔

"تمہارے لئے رشتہ آیا ہے۔۔۔ تم سے پوچھ کر ہی بات اگے بڑھائی جائے گی۔"

زر کو اپنے قریب دھما کہ سنائی دیئے وہ ہونق زدہ سی نصرین کو دیکھے چلی گئی۔۔۔

پوچھو گی نہیں کس کا رشتہ آیا ہے؟؟

نصرین اس کی اندرونی کیفیت سے انجان اپنی ہی کہے جارہیں تھیں  
وہ میکانیکی انداز میں سردائیں بائیں ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ارے سن تو لو کہاں جارہی ہو؟؟

نصرین نے نا سمجھی سے اسے جاتے دیکھا تو ہانک لگائی وہ ڈمگاتے قدم اٹھا کر کمرے میں  
چلی آئی۔۔۔

سینے پہ ہاتھ رکھ گھرے گھرے سانس بھرنے لگی ایسا لگ رہا تھا کوئی دل کو مٹھی میں لے کر  
بھیج رہا ہو۔۔۔ سائیں سائیں کرتے ذہن میں نصرین کے الفاظ گردش کر رہے تھے

<https://www.classicurdumaterial.com/>۔۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"کیا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے گرمیوں نے پوچھا تو میں کیا کہوں گی۔۔۔"

وہ سر ہاتھوں میں دیئے دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی۔ آنسو قطار در قطار لڑیوں  
کی صورت میں بکھرنے لگے۔۔۔۔۔

سانس حلق میں اکھڑنے لگا تو وہ بھرا ہوا پانی کا گلاس ایک سانس میں ہی چھڑھا گئی۔۔۔۔  
کیسی محبت تھی اس کی سوائے آنسوؤں کے کچھ نہ دیا تھا کوئی ایسا لمحہ ایسا دن نہیں آیا تھا  
اس کے حصہ میں کہ وہ جسے یاد کر کے نہال ہوتی۔۔۔

میں کیا کروں کس سے کہوں۔۔۔

وہ بے بسی سے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑے سک رہی تھی۔۔

"زونی کاش تم میرے پاس ہوتیں۔۔۔"

تم سمجھ جاتیں میری کیفیت کوئی نہیں سمجھتا کوئی نہیں۔۔"



<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicalurdu.com

نظریں دوڑائیں تو عارض اس کے بے حد قریب بے خبر سو رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے سونے کا

فائدہ اٹھا کر ایک ایک نقش بغور دیکھنے لگی۔۔۔

گھنی ابروتلے سیاہ مائل انکھیں آج بند تھیں۔۔۔۔۔ اسے محسوس ہوا عارض اسے بند

انکھوں سے بھی دیکھ رہا ہے یہ خیال اسے گھبرا کر اٹھنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ عارض جاگ کر اسے شرمندہ کرتا وہ فریش ہونے کی غرض سے واش

روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔



کانوں میں ایئر پوڈ لگائے وہ جھٹا جھٹ چائے کوگ میں انڈیل رہا تھا۔۔۔

"ز میں پہ نہ سہی تو آسمان میں آمل

تیرے بنا گزارہ اے دل ہے مشکل

مجھے آزماتی ہے تیری کمی

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زونیہ آواز کی سمت کچن میں آئی تو آواز چوکھٹ پر رک گئی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ ارد گرد سے بے گانہ اپنا ناشتہ تیار کرنے لگا۔۔۔۔

"زر تم مجھے خوش قسمت کہتی ہو جب کہ تم مجھ سے کم تو نہیں کبیر بھائی ہر لحاظ سے بہتر

ہیں اور مجھے یقین ہے تمہاری محبت یک طرفہ نہیں۔۔۔۔"

ارے بھابھی آپ یہاں کب کیسے؟؟؟

وہ سوچوں کے گرداب سے نکلی تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

"ہم کل رات کو آئے ہیں۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد عارض بھی نکھرا نکھرا سا وہیں چلا آیا۔۔۔۔

کبیر مسکراتے ہوئے اس سے بغلگیر ہوا۔۔۔۔۔

جبکہ زونی ناشتہ بنانے کیلئے فریج سے چیزیں نکالنے لگی۔۔۔۔

مجھے اٹھا نہیں سکتا تھا تو؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کبیر نے باقاعدہ اس کے کندھے پر مکہ رسید کیا تھا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جبکہ عارض وہاں رکھی چھوٹی سی ڈانگ ٹیبل پر براجمان ہوا۔۔۔۔

ارے رے بھا بھی آپ یہ کیا کر رہیں ہیں؟؟

زونیرہ نے چونک کر اسے دیکھا:

"چائے کا پانی چڑھا رہی ہوں۔۔۔"

انداز ایسا تھا کہ کبیر نے اڈتی ہنسی کو بمشکل روکا جبکہ عارض نے سر جھکا لیا وہ نا سمجھی سے  
دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"میرا مطلب ہے آپ کو ابھی پہلا ہی دن ہے آپ ہٹیں میں بنا دیتا ہوں۔۔۔"

"نہیں نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔"

زونیرہ نے فوراً انکار کیا:

"بھابھی پلینز یہ ٹریٹ سمجھ لیں میری طرف سے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ بچکانہ انداز میں بولا تو وہ عارض کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی ایا کرے تو کیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کرے۔۔۔۔

"آجا زونیرہ اسے خانہ داری کا شوق ہے۔۔۔"

اور اندھے کو کیا چاہئے دوا نکھیں۔۔۔۔

اس کی بات پر کبیر نے گھوری سے نوازہ جبکہ عارض نے بے پرواہی سے اپنے برابر والی

سیٹ کو پیچھے کھینچا۔۔۔۔

وہ اس کی کھیچے جانے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"

دس بجے میڈ آجائے گی تم پریشان نہ ہونا میں شام تک آ جاؤں گا۔۔"

"جی اچھا"

وہ روکتی تو کون سا اس نے رک جانا تھا۔۔۔۔۔

کبیر نے عارض کو ٹوکنا چاہا لیکن یوں مناسب نہ سمجھا وہ اکیلے میں اس کی خبر لے

گا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نفاست سے سچی بڑی سی ٹرے میں املیٹ، براؤن بریڈ، تین چائے کے مگ، جیم، بٹر اور

تین ہی جو س کے گلاس رکھے تھے۔۔۔

عموماً تو وہ لوگ صرف بریڈ ہی لیتے تھے لیکن زونیرہ کی وجہ سے آج یہ خاص اہتمام کیا تھا

کبیر نے اپنے تئیں۔۔۔۔۔

خاموش اور پرسکون ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔۔۔۔

"ساتھ چلیں گے رک جا۔۔"

کبیر نے عارض کو اٹھتا دیکھا تو ٹوکا۔۔

"ابھی تو میں ایک کام سے جا رہا ہوں کمپنی میں دیر سے ہی جاؤں گارات کو فائل ہو گئی

تھی ڈیلیکیشن ابھی کوئی منگ نہیں ہے تو چاہے تو آج گھر ہی رک جا۔۔۔۔"

"گھر پر رہ کر کیا کروں گایار۔۔۔"

وہ بے زاریت سے بول کر زونیرہ کو دکھی کر گیا۔۔

کبیر کی بے اختیار نظریں زونیرہ کی جانب اٹھیں جس کے چہرے پر افسردگی چھائی ہوئی

تھی وہ عارض کو کینہ تو ز نظروں سے گھور کر یہ کچن سے نکل گیا۔۔۔۔

جبکہ زونیرہ سامان سمیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

گر تجھے ابھی تک ضوفشاں کا سوگ منانا تھا تو نے بھابھی کو کیوں پابند کیا؟؟؟

وہ اس کے آفس کا دروازہ کھول کر خطرناک تیور لئے داخل ہوا۔۔۔ وہ جو انہماک سے

فائل دیکھ رہا تھا چونک اٹھا۔۔۔۔

"کبیر یہ آفس ہے۔۔۔"

وہ بھرپور سنجیدگی سے بولا۔۔

بھاڑ میں جھونک آفس کو تو کتنا مفاد پرست آدمی ہے۔۔۔ اس طرح کا رویہ رکھ کر تو کیا ثابت کرنا چاہ رہا ہے بول؟؟

وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

عارض کا چہرہ نا فہم سالک رہا تھا۔۔

مجھے بھی بتائے گا کہ ہوا کیا ہے؟

کبیر نے سیگریٹ کا پیک اس کی جانب بڑھایا۔۔۔ جسے تھام کر وہ ایک سیگریٹ سلگا گیا

Support@classicurdumaterial.com

"یار آنی کی سرجری ہو چکی ہے اور اللہ کے کرم سے وہ اب صحت یاب ہوتی جا رہی ہیں

۔۔۔"

یہ تو اچھی بات ہے اس میں فکر مند ہونے کی کیا بات ہے؟؟؟

عارض نے گہرا کش لے کر دھواں ہوا میں تحلیل کیا چہرے پہ چھائی گہری سنجیدگی بتا رہی تھی کوئی بات ضرور ہے۔۔۔۔۔

تو زونیرہ کو نہیں پتا کچھ مجھے سمجھ نہیں آ رہا اگر میں اس کو بتاتا ہوں تو کیار یکشن ہو گا اس کا دوسری بات اگر اس نے سنگاپور جانے کی ضد کی تو؟؟؟

"عارض تو کب سے ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ذہن پر سوار کرنے لگا ہے سچ کہتے ہیں شادی وہ لڈو ہے جو کھائے پچھتائے، نہ کھائے اور پچھتائے۔۔۔"

عارض نے پیپر ویٹ اٹھا کر اس کی جانب پھینکنے کہ سے انداز میں اچھالا لیکن تندہی سے اسے کیچ بھی کر لیا۔۔

"پاگل واگل تو نہیں ہو گیا کیوں اپنی بہن کو ابھی سے بیوہ کروانا چاہتا ہے۔۔۔"

تو پھر شروع ہو گیا۔!!!

اچھا ہوا تو نے خود یاد دلادیا یہ بتا کمینہ تو پہلے سے نہیں بتا سکتا اگر بابا کوئی اور رشتہ ڈھونڈ لیتے زر کیلئے؟

وہ باقاعدہ ناراضگی سے گویا ہوا۔۔۔

اچھا تجھے تیرے جاسوس نے نہیں بتایا تھا کیا؟؟

اس کی بات پر عارض نے چہرے کا رخ موڑا تھا۔۔۔

مجال ہے اس کا کوئی کام اس سے چھب جائے۔۔۔۔



عارض نے ایش ٹرے میں ادھ پنچی سگریٹ مسل کر کہا:

تبھی موبائل کی رنگ ٹون نے اپنی جانب متوجہ کیا:

ہاں بولوزونیرہ؟؟؟

"وہ میڈ نہیں آئی۔۔۔"

آواز میں پریشانی گھلی تھی جسے وہ بخوبی محسوس کر گیا تھا۔۔۔

"اوکے تم پریشان نہ ہوں میں آتا ہوں"

میڈ کیوں نہیں آئی؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

عارض نے چھوٹے ہی کبیر سے استفسار کیا؛

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مجھے کیا پتا!!

کبیر کے لاعلمی پر وہ وائٹ اور گاڑی کی چابی لے کر چلا گیا۔۔۔

"جائیٹا جامیں بھی تیرا باپ ہوں اوہ سوری نہیں سالہ ہوں۔۔۔"

وہ بول کر خود ہی نفی کرتا لفٹ کی جانب روانہ ہو گیا۔۔۔

کبیر نے میڈ کو آنے سے منع کر دیا تھا اور خود کا بھی ارادہ دیر سے گھر جانے کا تھا مقصد  
صرف ان دونوں کو قریب لانے کا تھا۔۔۔۔۔



"ہمیں بہت خوشی ہوئی آپ نے کبیر کو اپنی بیٹی کے قابل سمجھا میرے لئے اس سے  
زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہوگی کہ آپ کے گھر کی رونق ہمارے گھر میں بھی روشنیاں  
بکھیرے۔۔۔۔"

خوشی عنایہ کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔

آنٹی زر بھابھی کو بھی بلائیں نہ؟؟؟۔۔۔۔۔

دائین کو کچھ زیادہ ہی تجسس ہو رہا تھا جس کا اظہار بھی کر گئی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں مسز خرم بلو ایسے نہ بچی کو۔۔۔۔"

عنایہ نے دائین کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔

"میں مٹھائی بھی منگواتی ہوں اور زر کو بھی بلواتی ہوں۔۔۔۔"

ورشہ کہتے ساتھ ہی اٹھ گئی۔۔۔۔۔

"آنٹی کوئی جلد بازی نہیں ہے آپ اپنی تسلی کر کے ہی ہاں کریئے گا۔۔۔۔"

در راب نے اپنا فرض نبھایا جو ہر بیٹے کے باپ کو نبھانا چاہیے۔۔ رشتہ داری میں انا، غرور، برتری کو یکسر بھول کر خلوص دل کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ لڑکی کا باپ بھی سراٹھا کر رشتہ داری کے تقاضوں کو نبھاسکے ناکہ اس کے ناتواں کندھوں پر اشیاء کا بوجھ ڈال کر اسے مزید جھکا دے۔۔۔۔۔

"ارے بچے تم تو دیکھے بھالے ہو سامنے ہی پلے بڑھے ہو تمہاری کیا پوچھ تاج کریں"۔۔۔۔۔

"اور پھر خرم کے ساتھ ساتھ بھی تو رہے ہو۔۔۔"

نصرین بیگم نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا:

<https://www.classicurdumaterial.com>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان کی بات پر وہ ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اتنے میں سو گواریت لئے وہ ڈرائنگ روم میں ورشہ کے ہمقدم داخل ہوئی تو وہاں موجود نفوس کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔۔۔

دائین نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔

"عنقریب آپ میری بھابی کے روپ میں ہمیں ملنے والی ہیں۔۔۔۔۔"

وہ چہرے پہ بشاشت لائے بولی تو وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔۔ بھابی؟؟

بنا آواز لب پھڑ پھڑائے۔۔۔۔

زر سلام کرو گڑیا؟؟؟

ورشہ نے دانت پیس کر باظاہر مسکرا کر کہا:

وہ حواس میں ہوتی تو آداب کے پہلو نبھاتی وہ تو پہ در پہ ملنے والے جھٹکوں کی زد میں کھڑی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں سب اپنے ہی ہیں تم پریشان نہ ہو۔۔۔"

عنایہ نے زر کا چہرہ بغور دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا:

اسلام و علیکم!!  
Support@classicurdumaterial.com

حلق میں پھنسی آواز بمشکل نکال کر وہ صوفہ پہ جا بیٹھی۔۔۔۔۔

"ماشاء اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔"

عنایہ نے اس کے ہاتھ میں ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہناتے ہوئے اس کے پسینہ سے تر پیشانی

چومی۔۔۔۔

در راب نے پلیٹ میں رکھی مٹھائی اٹھا کر خرم کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

\_\_\_\_\_

"میرا خیال ہے اسی مہینہ کے اندر شادی رکھ لیتے ہیں۔۔"

آپ کیا کہتی ہیں؟؟

عنا یہ نے اپنا مشورہ پیش کر کے ان کی تائید چاہی۔۔۔۔

لیکن عنایہ اتنی جلدی میں نے ابھی تو کچھ بھی تیاری نہیں کی ہوئی؟؟

یہ اس جگہ پر ہے اس لپٹھ لپٹھ میں ہیں ہیں ہیں  
<https://www.classicurdumaterial.com>

ورشہ یک دم پریشان ہوا ٹھی عنایہ کی جلد بازی پر۔۔۔۔۔

"چلیں پھر آپ مناسب وقت بتادیں لیکن زیر بار نہ ہی ہوں تو بہتر ہے جہیز ہم لیں گے

نہیں کیوں کہ کبیر یہاں ہوتا نہیں ہے۔۔۔"

"میں!! میں کچن دیکھ لوں۔۔۔"

کبیر کے نام پر وہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی جیسے وہ اس کے سامنے ہی براجمان ہو عجلت میں

بول کر یہ جاوہ جا۔۔ جبکہ نصرین بیگم سمیت سبھی مسکرا دیئے۔۔۔۔۔

دل تھا کہ رکاوٹیں توڑ کر باہر آنے پر تول رہا تھا جسے لمبی لمبی سانسوں سے پرسکون کرنے لگی۔۔۔

لرزتا کانپتا سیدھا ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا کبیر کے نام کی انگوٹھی اپنی انگلی میں مقید دیکھ کر آنسوؤں کا ریلہ جاری ہو گیا۔۔۔۔

جہاں سے ہمیں امید بھی نہیں ہوتی وہاں سے اللہ اسباب بناتا ہے لیکن صدا کا جلد باز انسان صبر کو پس پشت ڈال کر اپنا ہی کام بگاڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔

ورثہ تو عارض کے آنے کے بعد ہی کوئی رسم کرتی لیکن عارض کا جلد آنا ناممکن تھا اس نے زور ڈال کر کل ہوتے کام کو آج انجام دینے کا کہا تھا۔۔۔۔  
یوں بھی کبیر بھی یہاں نہیں تھا۔۔۔۔۔



روبی میری جان ایسا کب تک چلے گا وہ کب سے باہر کھڑا ہوا ہے تمہیں نہیں ملنا تو اس سے جا کر کہو یوں منہ چھپا کر بیٹھ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو؟؟

"مام مجھے کسی سے نہیں ملنا اس شخص سے تو قطعی نہیں اس نے مجھے اپنے آپ سے بھی  
نگاہیں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔"

"میں نہیں کر سکتی اس کا سامنا۔۔۔"

روبینہ کی نظریں ایک ہی زاویہ پر ٹھہری ہوئیں تھیں۔۔۔ اپنے آپ کو ایک ہی جگہ قید  
کر لیا تھا اس نے۔۔۔

"سامنا تو میں نہیں کر پار ہا تمہارا۔۔۔"

مردانہ آواز پر دونوں نے گردن موڑ کر دیکھا:

روبینہ تو نہیں تھی وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ الجھے بکھرے بال اندر کی جانب دھنسی انکھیں

-----  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ کر دیا تھا میں نے۔؟؟؟

ندامت ہی ندامت تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔

"ریحان چلے جاو یہاں سے پہلے ہی اپنی ذات کی حقیقت کا بوجھ اٹھائے بیٹھی ہوں اور

مزید مجھے نہ جھکانا کہ میں اٹھ ہی نہ سکوں۔۔۔"

لڑھکڑاتی آواز ہمت شکستہ جسم ریحان کو گہری کھائی میں پھینک گیا۔۔۔۔



نگہت کب کا جاچکی تھی کہ ان دونوں کا ایسی مسئلہ تھا۔۔۔

"روبینہ تم بہت اچھی ہو میں اس وقت بہت زیادہ غصہ میں تھا سچ تو یہ تھا کہ مجھے اپنی بے عزتی بھلائے نہیں بول رہی تھی۔۔۔۔"

"اچھی ہاں اچھی تو ہوں صحیح کہا تم نے تمہاری عزت نفس مجروح کی میرے باپ نے تو تم نے بدلہ میں مجھے پورے قد سے گرا دیا۔۔۔"

تمہیں یاد ہے وہ دن جب میں نے تمہاری بات کا جواب نہیں دیا تھا اور تم وہیں کھڑے میری موجودگی کو محسوس کرتے رہے۔۔۔۔

جب مجھے لگا تھا کہ شاید کوئی تو ہے جو ظاہری نہیں بلکہ اندر پلنے والے انتشار کو سمجھتا ہے

Support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور یاد ہے تمہیں!!

وہ سانس لینے کو رکی۔۔۔۔

ریحان میں ہمت باقی نہ رہی کہ وہ نظر اٹھا کر اس کا دیدار کرے۔۔۔۔۔

"جب میں وہاں سے جانے لگی تو تم نے مجھے روکایہ کہہ کر کہ میں تمہیں اس سکون بخش ماحول سے دور کرنے کا سبب نہیں بن سکتا۔۔۔"

ریحان یہ وہ الفاظ تھے جو میرے جذبات میں طلا تم مچا گئے تھے۔۔۔۔

"یقین جاو ایک تم تھے جو مجھے سمجھنے کا ہنر رکھتے تھے۔۔۔"

شاید وہ رور ہی تھی نہیں یقیناً وہ رور ہی ہے لیکن وہ چاہ کر بھی اس کے اشک نہ چن سکا۔۔۔۔۔

پس ماندہ قدم اٹھا کر وہ ایک پاؤں کا گھٹنہ ٹیک کر اس کے روبرو ہوا۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں میرے الفاظوں نے تمہیں توڑ دیا اس کی سزا میں بھگتنے کیلئے تیار ہوں لیکن تم ایک دفعہ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ کر جھکے سر سے بولا۔۔۔۔

"تمہارے الفاظ نے ہی مجھے جینا سکھایا تھا اور ان ہی الفاظ نے مجھے زندہ درگور کر دیا۔۔۔

معافی کس بات کی ریحان تم نے تو حقیقت بیان کی تھی میں ہوں بد کردار اور میں نے تو شراب بھی تھی کئی لڑکوں سے دوستی بھی تھی لیکن یقین جانو کسی کو یوں سرعام اس کی اوقات نہیں بتائی تھی۔۔۔۔۔"

"میرے باپ نے جو کیا سو کیا تم نے جو کیا وہ میں زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔۔

تم جاسکتے ہو۔۔۔"

ریحان نے بے بسی سے اسے دیکھا جو خود بے کسی کی تصویر لگ رہی تھی۔۔۔

اپنا یہاں ٹھہرنا اسے بے معنی لگا تو شکستہ قدموں سے لوٹ گیا۔۔۔۔۔

"انسان کی زبان اگر اس کے قابو میں نہیں تو وہ یوں ہی پچھتاوے کا شکار رہتا ہے کیوں کہ

زخم کا گھاؤ تو بھر جاتا ہے لیکن زبان کا گھاؤ ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔۔۔۔"

کیا میری بیٹی بھی میری ہی طرح تنہائی کو اپنا سا تھی بنا لے گی؟؟؟

نگہت نے اسودہ نگاہوں سے ریحان کو جاتا دیکھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تو زونی صوفہ پر سر تھا مے بیٹھی نظر آئی۔۔۔۔

کوٹ ہاتھ میں لئے وہ اسی طرف چلا آیا۔۔۔۔۔

زونی نے آہٹ پر سراٹھا کر دیکھا۔۔۔

تم رورہی ہو اتنی سی بات پر؟؟؟؟

عارض حقیقتاً تعجب کا شکار ہوا؛

"ایک تو اکیلا اس گھر میں چھوڑ گئے اوپر سے میڈ بھی ابھی تک نہیں آئی"

وہ ہتھیلی سے گال رگڑتے کسی روٹھے بچے کی طرح لگی۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا کف کے بٹن کھول کر خود کو آرام دہ کیا اور بازو تک

دونوں آستینیں چڑھائیں۔۔۔۔

"تو میں آتو گیا ہوں اب کیوں رو رہی ہو۔۔۔"

وہ پھر سے گالوں پر ہتھیلی رگڑنے لگی تھی کہ عارض نے اس کا اٹھا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

جس پر وہ رونا بھول کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"پہلے ہی اتنے سرخ کر چکی ہو اب کیا لہو نکالنے کا ارادہ ہے۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جبکہ وہ شرمندہ سی سر جھکا گئی۔۔۔

"محترمہ مراقبہ ختم ہو گیا ہو تو بتا بھی دیں اپنے رونے کی وجہ۔۔۔"

"وہ مجھے کھانا نہیں بنانا آتا۔۔۔"

کیا سیریسلی تمہیں کو کنگ نہیں آتی؟؟

عارض کو حیرت نے آگھیرا۔۔۔

"ہاں نہ بابا نے کبھی کوئی کام کرنے ہی نہیں دیا وہ چاہتے تھے میں بس پڑھائی کروں  
 "-----"

اوہ تو ایسے میں آنی کا کیار یکشن ہوتا؟؟؟

"وہ تو غصہ کرتیں تھیں اور اسی غصہ نے چائے، کافی اور ناشتہ بنانا سکھا دیا تھا۔۔۔۔"

اچھا ناشتہ میں کیا بنا لیتی ہو؟؟؟

"ٹوسٹ، اگیز اور چائے۔۔۔"

اور پراٹھا وغیرہ؟؟؟؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"وہ نہیں بنتا مجھ سے ایک دفعہ کی تھی کوشش نا جانے کون سے ملک کا نقشہ بن گیا

تھا۔۔۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کی بات پر فلک شگاف قہقہہ برآمد ہوا اسے ہنستا دیکھ زونی کی انکھیں پھر لبالب بھر  
 گئیں پانی سے۔۔۔۔

وہ ہنستے ہنستے تھما کیوں کہ شکوہ کناں دو نظریں اسی کا طواف کر رہیں تھیں۔۔۔۔

"سوری یار تم واقعی معصوم ہو کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں تمہیں ڈیزرو ہی نہیں کرتا

۔۔۔۔"

وہ اس کے آنسو دیکھ کر سنجیدہ ہوا۔

کیوں؟؟

وہ ہی بھولپن عارض اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

"چھوڑو اس بات کو اب رونا بند کرو اور منہ دھو کر آؤ پھر میں بنواتا ہوں کھانا۔ اور ہاں

خبردار جواب گالوں پر ستم ڈھایا۔۔۔"

عارض کی سنجیدگی پر وہ فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی ہوئی چلی گئی جبکہ اس کے لب ایک بار پھر مسکرا اٹھے۔۔۔

جب تک آئی وہ کچن میں موجود پیاز چھیل کر اب کاٹ رہا تھا۔۔۔

"یہ میں کر لوں گی آپ کچھ اور کر لیں۔۔۔"

وہ جلدی سے بولی اب اتنا تو وہ کر ہی سکتی تھی۔۔

"اوکے لیکن ذرا دھیان سے کیوں کہ کبیر نے اسے دو دن پہلے ہی خریدا ہے کٹ نہ لگ

جائے۔۔۔"

وہ تنبیہ کر کے پین میں انگنگ کرنے لگا جبکہ ایک چو لھے پر پاستا ابالنے کیلئے رکھ چکا

تھا۔۔۔

"آج زر کی بات پکی کر گئے انکل آنٹی۔۔۔"

عارض کی بات پر وہ خوش ہوا ٹھہری

"یہ تو اچھی بات ہے کاش میں بھی وہاں ہوتی زر مجھے مس کر رہی ہوگی۔۔۔"

یک دم ہی افسردگی سے بولی۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں منتھ کے لاسٹ میں ہم جائیں گے نہ تب مل لینا۔۔۔"

"باباماما کو بھی نہیں یاد آتی میری۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کچھ دیر کی بے نام خاموشی کو عارض کی سنجیدہ آواز نے توڑا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زونیرہ!!

وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"جی۔"

پیاز کاٹنے کے ساتھ ساتھ سوس سوس بھی جاری تھی۔۔

"چھوڑو اسے۔۔"



وہ پلیٹ پرے کر کے اس کا رخ اپنی جانب کر گیا۔۔

تمہیں چاچو بہادر بنانا چاہتے ہیں نہ؟؟

وہ اس کی غیر متوقہ بات پر الجھ کر سر ہلا گئی۔۔

تو تم بہادری کا مظاہرہ کرو گی نہ؟؟

وہ نجانے کیا بتانے والا تھا۔۔۔۔۔

ہاں لیکن آپ ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہیں؟؟

وہ خوفزدہ نظروں سے بولی۔۔

عارض نے کھینچ کر اسے سینے سے لگایا۔۔۔

"آنی کی سرجری کامیاب ہو گئی ہے چاچو اور وہ اس وقت سنگاپور میں ہیں گھر میں سوائے

باباجان کے سب لا علم تھے یہاں تک کہ میں بھی کیوں یہ آنی بہتر جانتی ہیں۔۔۔"

اس کے بے حس و حرکت وجود کو آنکھوں کے سامنے کیا۔۔

وہ پتھرائی آنکھوں سے اسے دیکھے چلی گئی۔۔ ہاتھ میں پکڑی چھری فرش پر گر گئی۔۔

!!!!اما

وہ ٹھیک ہیں؟؟

اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے سنائی دی۔۔۔۔

"وہ بالکل ٹھیک ہے اللہ کے کرم سے۔۔۔"

"انہوں نے اس موذی مرض کو شکست دے دی۔۔۔۔"

کیا یہ خوشی کی خبر نہیں بولو؟؟

"ہاں وہ ٹھیک ہیں وہ میرے لئے ٹھیک ہوئی ہیں انہیں پتا ہے نہ زونی ان کے بغیر کچھ

نہیں ہے اسی لئے۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زونی کے آنسو عارض کے ہاتھ کی پشت پر گرنے لگے۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اج کے دن اور کتنا روگی تم چاچو نے دیکھ لیا تو میری درگت بنادیں گیں۔۔۔"

مصنوعی سنجیدگی سے بولا تو زونی کے رونے میں شدت آگئی اور وہ اس کے سینے سے لگی

زور و شور سے روتی چلی گئی۔۔۔ عارض نے اس کے گرد مضبوط حصار کھینچ کر اس کے

بالوں پر بوسہ دیا۔۔۔

عارض کی صحبت اسے مضبوط بنا رہی تھی۔۔۔ جس کا پہلا نتیجہ سامنے آگیا تھا۔۔۔

جب وہ دل بھر کر رو چکی تو احساس ہوا کہ وہ اتنی دیر تک عارض کا سینہ بھگور ہی تھی۔۔۔  
یہ خیال آتے ہی وہ دور ہٹی۔۔۔ ماحول میں چھایا معنی خیز فسوں اس کے دور ہونے لڑا  
تھا۔۔۔۔۔

"مام کو حکم ہے کہ کبیر کو انگوٹھی میں پہناؤ اسی سلسلے میں آج ہم اسپیشل ڈشز تیار کر لیتے  
ہیں۔۔۔"

وہ سر اثبات میں ہلا کر کام میں لگ گئی۔۔۔ شام کے سائے گہرے ہوئے تو عارض نے  
اسکائپ پر ویڈیو کال کی۔۔۔ اتنے میں زونی بھی ڈریس اپ ہو کر اچکی تھی۔۔۔ اسکن کلر  
کی میکسی ہلکا پھلکا میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کبیر کو دس مس کال دے چکا تھا لیکن اس نے تونہ آنے کی قسم کھالی تھی۔۔۔ تبھی لاک  
کے کھلنے پر انگلی پہ کی چین گھماتا ہوا اندر آیا تو عارض کی گھوری کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔

کیسا گزرا گولڈن ڈے؟؟؟

وہ معنی خیزی سے بولا تو عارض نے افسوس سے سر ہلایا۔۔۔

کہاں تھا تو؟؟؟

وہ تھکے انداز میں صوفہ پہ بیٹھا سامنے ہی اسکرین پر عنایہ، دراب اور نصرین بیگم، ورشہ خرم اور ساتھ دشمن جاں سر جھکائے بیٹھی نظر آئی۔۔۔

سارے دن کی خوار تھکن جیسے ہوا ہو گئی۔۔۔

وہ سیدھا ہو بیٹھا۔۔۔۔

عارض تو کم تھا کہ سب لوگوں کو جمع کر کے میری کٹ لگوانے کا ارادہ کر لیا ہے؟؟؟

اس سے پہلے کہ عارض کچھ کہتا چمکتی آواز پر اسکرین کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"بھائی کٹ نہیں بلکہ آپ کی انگیج ہو رہی ہے۔۔۔"

دائین نے زر کو اگے کر کے کہا تو وہ نا سمجھی سے عارض کو دیکھنے لگا۔۔۔

حیران نہ ہوں بھائی یہ وہی رنگ ہے نہ جو آپ نے اپنی کبڈ میں چھپا کر رکھی تھی۔۔۔؟

وہ زر کا مخروطی سفید ہاتھ کیمرے کے پاس کرتی ہوئی بولی۔۔۔

"لو میں نے تو بہنوئی کی راہیں ہموار کیں تھیں یہاں میرا ہی چکر چل نکلا۔۔۔"

اس کا بڑبڑانہ عارض نے بخوبی سنا تھا ایک گھوری سے نواز تا وہ عین اس کے سامنے

آ بیٹھا۔۔۔۔

اجازت ہے انکل، آنٹی؟؟

عارض کی سنجیدہ آواز پر دونوں نے با آواز بلند کہا

"اجازت ہے۔۔۔۔"

عارض نے نصرین اور باقی سب پر بھی اجازت طلب نگاہیں ڈال کر مٹھلی کیس سے مردانہ چاندنی کی نفیس مگر صوبر رنگ نکالی۔۔۔۔

بسم اللہ

نصرین کی آواز پر کبیر کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں عارض نے رنگ پہنائی تو ہر طرف تالی کا شور گونجا۔۔۔

اب تو تو مجھے دھمو کے نہیں جڑے گانہ؟؟؟

کبیر کی غیر سنجیدگی پر عارض نے مسکراتے ہوئے کہا؛

"مبارک ہو میرے یار۔۔۔"

عارض اس سے بغلگیر ہوا۔۔۔

بھائی بھابھی کو تو مبارک دیں؟

"وہ میں دے دوں گا کال پر تم تو اپنے بھائی کو دے دو۔۔۔"

اس کی بات پر قہقہہ پڑایوں آج کا یہ فنکشن دور بیٹھے بھی مکمل ہو گیا۔۔۔۔۔



"میں آج بہت خوش ہوں آپ نے دیکھ کر کتنا شرمناک رہی تھی اس نے تو گردن اٹھا کر دیکھا  
تک نہیں کبیر بھائی کو۔۔۔"

عارض نے اس کی بات پر شوخ نظروں سے اسے دیکھا؛

"تم سے کم ہی بلش ہوتی ہے میں کچھ کہتا نہیں ہوں اور تمہارے چیکس ریڈ ہو جاتے ہیں"

عارض کی بات پر وہ آنکھیں بڑی بڑی کر کے دیکھنے لگی۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے بس وہ آپ کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا ہوتا ہے بندے کو اپنی جان سولی پہ لٹکی دیکھائی دیتی ہے۔۔۔۔"

وہ اس بات کی نفی کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا؛ ہم کل ہی پاکستان چلیں۔؟؟

وہ ملتجی ہوئی

"ابھی تو دن بھی نہیں ہوئے آئے اتنی جلدی نہ ممکن ہے۔۔۔"

"اچھا تو مجھے بھجوا دیں؟؟؟"

میرے بغیر چلی جاو گی؟؟

تو آپ بھی چلیں نہ؟؟

"زونیرہ کہہ چکا ہوں ممکن نہیں ہے مزید ضد کر کے موڈ خراب نہ کرو۔۔۔"

عارض کی بات پر اس کا منہ اتر گیا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگی تو عارض نے ٹوکا۔۔۔

"اب کہاں جا رہی ہو دو بجنے والے ہیں رات کے سو جاو۔۔۔"

وہ اس کی بات نظر انداز کر کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

عارض نے بند ہوتے دروازے کو غصہ سے دیکھا:

وہ لیونگ روم سے ملحق ٹیرس پہ اکھڑی ہوئی۔۔۔۔



"مجال ہے جو میری بات مان لیں میں تو مانتی ہوں لیکن یہ نہیں مانتے۔۔۔ ہمیشہ روب جماتے رہتے ہیں گرمان لیتے تو کیا ہو جانا تھا۔۔۔"

وہ بولتے ساتھ ہی اندر کا غصہ کم کر رہی تھی تبھی شورٹ سرکٹ ہوا اور پورا اپارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔

ہائے اللہ یہ کیا ہو گا؟؟؟

یہ لائٹ کیوں چلی گئی؟؟؟

"کیا تھازونی جو تو کمرے میں ہی رہتی۔۔۔"

وہ زور زور سے بول کر اپنا ڈر کم کرنے لگی۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

تبھی روم کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے پر وہ گھبرا گئی۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

کلکون ہے وہاں؟؟؟

کبیر بھائی آپ ہیں کیا؟؟؟

وہیں سے ہانک لگائی۔۔۔

کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر بولی۔۔۔

یہ آپ ہیں نہ؟؟؟

مہم سی امید تھی یا کچھ اور۔۔۔۔

تبھی کندھوں پر دباؤ محسوس ہوا تو زونی چلائی۔۔۔ ماما بھوت ماما بھوت بچاؤ مجھے کوئی تو بچاؤ

!!

آواز کا گلہ بھاری ہاتھ کے منہ پہ جم جانے سے دبا تھا

زونی کی تو آنکھیں ہی ابل پڑی تھیں ہاتھ پیر مارنے کی بجائے چھوڑ بیٹھی۔۔۔

"چاچو کی تمہیں بہادر بنانے کی خواہش ادھوری ہی رہے گی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support @ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض نے منہ پر سے اپنا ہاتھ ہٹایا تو زونی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

"مجھے ڈر دیا آپ نے عارض۔۔"

روانی میں بولتی وہ یک دم چپ ہوئی۔۔۔ عارض کی پرٹیش نگاہیں زونی کو کنفیوز کئے دے

رہیں تھیں۔۔۔

کیا کہا تم نے؟؟؟

عارض نے سپاٹ لہجہ میں کہا تو زونی گھبرا گئی۔۔۔

"وہ سوری میں نے جان کر نہیں کہا۔۔"

"تو کہہ دو جان کر بھی اور دل و جاں سے بھی۔۔۔"

وہ یک دم بدلی ٹون پر جزبز ہوتی فاصلہ بڑھا گئی۔۔۔

آج تو عارض نے ریکارڈ توڑ دیئے تھے سارے۔۔۔

"جتنا چاہے وقت لے لو مجھے کوئی جلدی نہیں لیکن اس رشتے کو سمجھنے کے بعد پہلا قدم

تمہارا ہو گا جو میری طرف اٹھے گا۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ اسکا سر دہاتھ تھام کر بولا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آپ کے گھر میں یوپی ایس یا جنریٹر نہیں ہے کیا؟

وہ اس کی بات بدلنے پر مسکرائے بنانہ رہ سکا۔۔۔۔۔

اوہاں میں تو بھول ہی گئی آپ نے مجھے ڈانٹا بھی تھا؟؟؟

وہ ماتھے پر ہاتھ مارتی منہ پھولا کر بولی۔۔۔

"ڈانٹا نہیں تھا صرف کہا تھا۔۔۔"

"آپ کا چہرہ پتھر کی طرح ہو جاتا ہے تو مجھے لگا آپ ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی سنجیدگی پر چوٹ کر کے بولی۔۔۔

"نہیں میری جان ویسے ہی ننھنے سے دل کی ہے پتا چلے روح ہی فنا ہو جائے۔۔۔۔"

وہ اس کی بات پر شرنگی انداز میں سر جھکا گئی۔۔۔۔

"دیکھو پھر بلش ہو رہی ہو۔۔۔"

وہ اسکو تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا یہاں تو اندھیرا ہے؟؟

"مجھے تمہاری آہٹ بھی محسوس ہو جاتی ہے وہ بھی جب تم صبح مجھے فرصت سے دیکھتی ہو

۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض کی بات پر زونی کا منہ کھل گیا۔۔۔

"دیکھا مجھے لگ رہا تھا آپ جاگ رہے ہیں میں نے صحیح کہا تھا آپ جن کی طرح جاگتے ہی

رہتے ہیں۔۔۔"

زونی کے بولنے پر عارض کا قہقہہ گونجا۔۔۔

"میں جارہی ہوں آپ برے ہیں۔۔۔"

خفگی سے کہنے پر وہ جانے لگی تھی پھر رک گئی۔۔۔۔

"اچھالائٹ آئی گی جب چلی جاؤں گی۔۔۔"

"زونیرہ بہت ڈرتی ہو قسم سے۔۔۔۔"

"ہاں تو ہمیشہ قدم قدم پہ ماما بابا میرے ساتھ ہوتے تھے اب جہاں لگتا ہے تنہا ہوں تو ڈر  
حاوی ہو جاتا ہے۔۔۔۔"

"زونیرہ میر عارض کبھی تنہا نہیں ہو سکتی کیوں کہ ساتھ نبھانے والا ہر قدم پر تمہارے  
ساتھ سایہ کی طرح ہے۔۔۔۔۔"

زونی نے دھندلائی آنکھوں سے اپنے مضبوط سائبان اور محافظ کو دیکھا:

"اب رونا نہیں آج رو رو کر دل نہیں بھرا کیا۔۔۔"

"نہیں رو کہاں رہی ہوں۔۔۔"

وہ آنسو پیتی جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

ڈیزی آپ کی کمپنی میں کام کرتی ہے؟؟؟؟

وہ اس کی بات پر چونکا۔۔۔

"ہاں پرسنل سیکرٹری ہے"

وہ صبح کال آئی تھی تو جب دیکھا تھا۔۔۔

وہ عام سے لہجہ میں بول کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ "چلو آورات ہو گئی ہے بہت۔۔۔"

"مجھے نیند نہیں آئے گی گرمی میں۔۔۔"

"آجائے گی لائٹ یہ پاکستان نہیں ہے کچھ مسئلہ ہوا ہو گا"

"پھر بھی پاکستان جیسا ملک کوئی نہیں ہو سکتا بس اس میں بسنے والے لوگ اس سے

خلوصیت نہیں رکھتے ورنہ زمینی جنت ہے۔۔۔"

زوننی نے کہا تو عارض اس کی حب الوطنی پر عیش عیش کرا اٹھا۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ خرم نے مکرم اور حنا کو بھی

بلوالیا تھا۔۔۔۔

دن بازاروں کے چکر کاٹتے گزر رہے تھے۔۔۔ کبیر اور وہ دونوں بھی مایوں سے ایک دن پہلے پاکستان پہنچے تھے اور جب سے ہی زونیرہ عارض سے ناراضگی کا اظہار کرتی آنکھوں سے او جھل تھی۔۔۔۔۔

بہن کی شادی مزید یہ کہ اس کا ولیمہ بھی بارات والے دن رکھ دیا گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "جاو بچے ختم کرو اب ناراضگی رات ہونے والی عارض انتظار کر رہا ہو گا گاڑی میں۔۔۔۔۔"  
 وہ جو زر کے ساتھ جڑی بیٹھی ہاتھوں میں مہندی لگوا رہی تھی نصیرین کی بات پر منہ بسور کر گئی۔۔۔۔۔

آپ میری نانو ہیں یا ان کی؟؟؟  
 Support@classicurdumaterial.com

یہ کیا بات کی تم دونوں ہی میرے لئے عزیز ہو۔۔۔۔۔"  
 https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

نصیرین نے عینک کے پیچھے سے مسکاتے لہجے میں کہا؛  
 "زر نانو سے کہو نہ میں کیسے جاسکتی ہوں میرے ہاتھوں میں مہندی لگی ہے سب ہنسیں گے  
 مجھ پر۔۔۔۔۔"

تو عقل کی دشمن کیا پہنو گی کل؟؟؟

"بہت سارے ہیں کوئی بھی پہن لوں گی تم اپنی فکر کرو۔۔۔۔۔"



عارض شوپنگ بیگز سے لدا پھندا آیا تو لاونج خالی پڑا تھا کل جلدی اٹھنے کی غرض سے سبھی آرام کرنے چلے گئے تھے۔۔۔۔

ملازم سے کہہ کر سارے بیگز روم میں رکھوائے اور خود کچن میں چلا آیا۔۔۔۔۔  
 اتنی رات کو چائے کس خوشی میں؟

زر جو کپوں میں چائے نکال رہی تھی چونک اٹھی۔۔۔

"ارے بڑی آپ نے اتنی دیر کر دی۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہاں ایک دو کام بھی تھے کرنے کے۔۔۔"

کہتا ہوا فریج کی جانب بڑھا۔۔۔

"بڈی میں دے دیتی ہوں پانی۔"

وہ چاہے چھلنی سنگ میں رکھ کر بولی۔۔۔

"نہیں چند اے لوں گا۔۔۔"

زونیرو کہاں ہے اس سے کہہ دیتیں نہ چائے کا؟؟

"بڈی آپ کا غصہ جس پر ہے وہ اپ دونوں کا معاملہ مجھے نہ گھسیٹیں۔۔۔"

"وہ ٹرے لئے یہ جاوہ جا۔۔۔"

"وہ یانی پی کر کمرے میں آیا تو شام والا غصہ پھر عود آیا محترمہ پھر غائب تھیں۔۔۔۔"

زونیرہ کچھ زیادہ ہی پر نکالنے تم نے !!

وہ بڑبڑاتا ہوا بیڈ پر بیٹھ کر جوتے کے تسمے کھولنے لگا۔۔۔۔۔ اچلتی سی نگاہ بیڈ پر ڈھیر

بیگزیر ڈالی اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔



صبح کا ستارہ نمودار ہوا تو میر مینشن میں ہل چل مچ گئی۔۔۔ گارڈن کی کانٹ جھانٹ کل ہی

مالی سے کروائی گئی تھی آج ڈیکوریٹ کرنا تھا جس کا سامان آہستہ آہستہ آنا بھی شروع

ہو گیا تھا۔۔

لاونج کا منظر اور ورشہ کی بھاگ دوڑ دیکھنے کے لائق تھی۔۔ اس سب میں زونی بھی اپنا فرض نبھاتی ساتھ ساتھ رسم حنا کا تھاں سجا رہی تھی عارض لان میں کھڑا اپنی مرضی کا اعلیٰ ڈیکوریشن کروا رہا تھا۔۔

آج کبیر کے گھر والوں نے اگر مہندی کرنی تھی۔۔۔

گھڑی نے چار بجائے تو دونوں کو پار لر روانہ کیا گیا۔۔ زر کو تو باقاعدہ مایوں کی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا جبکہ زونی کے واضح انکار پر انکھوں میں آئی لائزر اور ہونٹوں پر پینک لپ اسٹک سے سجایا گیا تھا منے بالوں میں سفید موتیے کے پھول سے چٹیا گوندی۔۔۔ یہ جوڑا عارض کا لایا ہوا تھا پیلے غرارے پر لمبی پیلی ہی قمیص زیب تن کئے ہوئے تھی جالی دار ڈوپٹہ سر پر پن سے اٹیج کیا ہوا تھا۔۔ وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔۔ زر کا سوٹ اس کی پسند سے اون لائن منگوایا تھا جو شرارے اور کرتی پر مشتمل تھا البتہ اس کا ڈوپٹہ باٹل گرین شیفون کے کام والا تھا۔۔۔

زر کو ڈوپٹہ کی چھاو میں اسٹیج پر لایا گیا۔۔ عارض کی نگاہ اٹھی تو جھکنا بھول گئی۔۔۔ زر کی کسی بات پر کھکھلاتی ہوئی رات والا غصہ ختم کر گئی۔۔۔۔۔

ارد گرد سے بے گانہ وہ اسے دیکھے گیا چمکتا ہوا چاند آج زمین پہ اتر ا ہوا تھا۔۔۔ شفاف گالوں پر اٹھکلی کرتی زلفیں بار بار اس کے لب چوم رہیں تھیں۔۔۔۔۔

مسٹر عارض کہام گم ہیں؟؟

وہ چونک کر سیدھا ہوا۔۔۔ اس اس انسان کا ٹوکنا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔ سرد سانس کھینچ کر وہ مخاطب کرنے والے کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

سفید حنائی ہتھیلی پہ رکھا پتہ مہندی سے مہک رہا تھا۔۔۔

حنا زونیرہ کے ساتھ کھڑی اسٹیج کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں زر کے دائیں جانب خرم اور بائیں جانب ورشہ رسم کر رہے تھے۔۔۔

زر کی آنکھیں بھگنے لگیں۔۔۔۔۔ بے دام محبتیوں میں پلی بڑھی وہ اتنا بڑا دل کہاں سے لاتی کہ ماں باپ کی جدائی ہے۔۔۔۔۔

"نہ چند اطبعیت خراب ہو جائے گی بچے ایسا نہیں کرتے۔۔۔۔۔"

خرم نے اس کے ہچکی زدہ جسم کو دیکھ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے شفقت سے کہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کا فوٹو سیشن ہوا تو عارض کی دھوم مچ گئی۔۔۔۔۔

زونی پہلے سے ہی زر کے پاس بیٹھ کر اس کا ڈوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔۔ پانی کا بھرا گلاس اسے تھمانے لگی عارض کی موجودگی پر بھی اس کا دھیان نہیں گیا۔۔۔۔۔ خالی گلاس شیشے کی ٹیبل پر رکھ کر سیدھی ہوئی تو غیر ارادی نظر اپنے بائیں جانب اٹھی۔۔۔۔۔

سفید قمیض شلوار پر سیاہ ویسٹ کوٹ اس کے وجہہ مضبوط جسامت میں چار چاند لگا گئی۔۔۔۔۔ عارض کو علم تھا کہ وہ محویت سے اسے ہی تک رہی ہے لیکن اپنے دل پر پہروں رکاوٹیں بٹھا کر سامنے ہی دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

"میرا خیال ہے عارض تم بھی اپنی رسم حنا کروالو۔۔۔۔۔"

ورشہ کی بات پر خرم نے تائیدی نظروں سے دیکھا۔۔۔ بلیک ساڑھی میں ملبوس وہ پروقار لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا خیال ہے بجو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔"

حنانے بھی حامی بھرتے ہوئے کہا:

زر کے ساتھ زونی کو بھی بٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔ وہ اس افتاد پر ہونق زدہ سی عارض کو دیکھنے لگی جس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ مچل گئی۔۔۔۔۔

تبھی زر کے سسرال والوں کی آمد نے ماحول میں رونقیں بکھیر دیں۔۔۔۔۔

زر کے بعد کبیر کی رسم بھی یہیں کرنے کا جواز عارض نے دیا تھا۔۔۔ جو سبھی کو معقول لگا تھا

۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکن رنگ کا گر تازیاب تن کیا ہوا تھا۔۔۔

اسٹیج کافی بڑا بنایا گیا تھا ان چاروں کے بیٹھنے کے بعد بھی کافی جگہ بچی تھی۔۔۔

نصرین بیگم نے اپنی کل کائنات کے چہروں کو دیکھ کر ان کی دائمی خوشیوں کی صدقہ دل سے دعا کی تھی۔۔۔۔۔۔

"تیرے بھی ارمان جاگ اٹھے میں تو یہاں اپنی رسم کروانے آیا تھا۔۔۔"

کبیر نے مزاقاً ہلکے پھلکے انداز میں ساتھ بیٹھے عارض کے کندھے پر اپنا بازو دھرا۔۔۔۔

زر کبیر کی بات سن کر ذرا سا سراٹھا کر اس کی جانب دیکھنے لگی جس کی صرف چوڑی پشت ہی دیکھائی دی۔۔۔۔

"کبیر بھائی اپنا روئے سخن ذرا اس طرف بھی کر لیں زر آپ کے دیدار کی متمنی ہے

۔۔۔۔"

زونیرہ کے ہنستے ہوئے کہنے پر زرنے اسے کوئی رسید کی تھی جبکہ کبیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

۔۔۔۔

"شرم کر لے ذرا تو۔۔۔"

عارض نے اس پر چوٹ کی۔۔۔۔

"تجھ سے تو کم ہی بے شرم ہوں۔۔ کیوں بھا بھی میں نے بجا فرمایا۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر عارض نے خاص الخاص نظر اس کے کندھ اناری چہرے پہ ڈالی جو شرماکر  
زر کی اوٹ میں ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

"دیکھ لے تو اچھے سے دیکھ میں بلا وجہ کباب میں ہڈی بن رہا ہوں۔۔۔"

وہ باقاعدہ اٹھ کر بولا تھا عارض نے اسے گھور کر دیکھا جس کی زبان میں کچھ زیادہ ہی کھجلی  
ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"کبیر بیٹھ جاور سم شروع کرنی ہے۔۔۔۔۔"

عنایہ نے ڈپٹ کر کہا تو وہ فرمانبر دای سے زر کے قریب بیٹھ گیا جہاں سے زونی اٹھ گئی تھی

۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم کہاں بھاگ رہی ہو لڑکی؟؟

نصرین نے اسے اسٹیج سے اتر کر جاتے دیکھا تو ٹوک اٹھیں۔۔۔

"نانو آپ ہی کہ پاس آرہی تھی۔۔۔"

وہ منماتے ہوئے صفائی دینے لگی۔۔ عارض کی نظریں اسے پزل کر رہیں تھیں جس سے

بچنے کیلئے وہ وہاں سے چلی آئی۔۔۔۔۔



"عارض کے پاس جاوا بھی رسم کہاں ہوئی ہے جو آٹھ کر چل دیں۔۔۔۔"

نانو کے کہنے پر وہ انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

"نانو زر کی مایوں ہے میں کیا کروں گی خوا مخواہ۔۔"

ورشہ بھی ڈھونڈی ہوئی وہیں چلی آئی۔۔۔۔۔

"چلو زونی سب ویٹ کر رہے ہیں آجائیں امی آپ بھی۔۔۔"

ورشہ بولتے ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج کی جانب لے گئی۔۔۔۔

"بیٹھ جاو یہاں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

عارض کے پہلو میں بٹھا کر وہ عنایہ کی جانب چل دی۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عارض اس کی جھجک دیکھ کر پھیل کر بیٹھ گیا جس پر وہ دانت کچکا کر رہ گئی۔۔۔۔

مکرم اور حنانے ان چاروں کی رسم کی پھر ورشہ اور خرم نے کی۔۔۔۔ عارض سہولت سے

انکار کرتا ہوا زونی کو لے کر اٹھ گیا یوں بھی اب کبیر اور زر کی رسم شروع ہو چکی تھی

ایسے میں ان کا بیٹھنا بے کار تھا پھر کھانے کا بھی دیکھنا تھا اکلوتی بہن کی مایوں تھی ایسے میں

اس کی خاص تنبیہ تھی کہ آنے والے مہمانوں کو کوئی شکایت نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

خرم اور مکرم صرف گا ہے بگا ہے دیکھ ہی رہے تھے سارا انتظام عارض نے کروایا ہے ہا  
اپنی نگرانی میں انھیں کوئی کام کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

دائین زر کے ساتھ بیٹھی اسے گجرے پہنانے لگی۔۔۔۔ کان میں بالے پہناتے وقت وہ  
تھوڑا جھک کر اس سے گویا ہوئی۔۔

بھا بھی آپ کو درد تو نہیں ہوا؟؟؟

"نہیں چندا آپ پہنادو۔۔۔"

میٹھی اور خوبصورت آواز پر جہاں دائین مسکرائی تھی وہیں کبیر کی بے اختیار گردن اس  
کی جانب گھومی تھی۔۔۔

نجانے کیوں اس کا دل چاہا وہ دوبارہ بولے۔۔۔۔۔۔۔

اپنی ہی سوچ کو جھٹک کر وہ گردن سیدھی کر گیا:

عارض جو اسی کام سے کچن میں آیا تھا وہاں پری پیکر کو دیکھ کر مسکرا اٹھا لیکن ایک لمحہ لگا  
اسے سنجیدہ ہونے میں۔۔۔۔

زوجہ محترمہ اس بے رخی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔؟؟

نہایت قریب سے آتی آواز پر وہ سلیب کا کونہ تھام گئی۔۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی کہ ایسا کرنے سے وہ اس سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔

"وہ مہم باہر۔۔۔۔۔"

وہ اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ گیا۔۔ زونیرہ کی آنکھیں پوری کھل کر حسین منظر پیش کرنے لگیں۔۔ آنکھوں پہ آئی لائنز اور مسکارا انھیں مزید دلنشین بنا رہا تھا۔۔

کل میں قریب آدھے گھنٹے تمہارا ویٹ کرتا رہا نہ آنے کا کیا مقصد تھا۔۔۔؟

انکھوں میں نرمی جبکہ لہجہ میں بلا کی سنجیدگی رونما تھی۔۔۔ عارض نے انگوٹھا اس کے لبوں سے ہٹا لیا تھا۔۔۔

وہ میں ناراض تھی آپ سے؟؟

سر جھکا کر صاف گوئی سے اعترافِ جرم کیا۔۔۔

وہ اس کے مزید قریب ہوتا ہوا اکا داخلہ بھی بند کر گیا۔۔۔ زونیرہ کے جسم میں سنسناہٹ  
سی دوڑ گئی۔۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟؟

لہجہ قدرے سنجیدہ تھا۔۔۔

اتنے میں حنا کی آواز پر وہ دونوں چونکے تھے۔۔۔ عارض دور ہٹا تو وہ وقت ضائع کئے بنا  
کچن سے نکلی تھی عارض نے اس کا گریز بھرپور سنجیدگی سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/  
Support@classicurdumaterial.com

کیوں کیا ہوا؟؟؟  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ چہرے پہ چھائی سرخی اور دھکڑ پکڑ ہوتے دل کو سنبھالتے استفہامیہ نظروں سے ادھر  
ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

"چلو بیٹیوں اکیلے گھر میں گھومنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔"

ان دونوں کے پیچھے پیچھے عارض بھی آرہا تھا جب زونی کی بات پر حنا کے قدم رکے تھے

--

بہت کچھ یاد تو عارض کو بھی آیا تھا جو اس کی مسکراہٹ معدوم کر گیا تھا۔۔۔

"ماما مجھے یوں ساتھ بیٹھ کر رسم نہیں کروانی ولیمہ ہو رہا ہے یہ ہی بہت ہے۔۔۔"

وہ تو اپنی روانی میں کہہ گئی تھی۔۔ اس کی بات سے حنا کئی سال پہلے منظر میں کھو گئی تھی

---

نکاح کے دو دن بعد کی بات تھی جب وہ سب لاونچ میں بیٹھے تھے۔۔۔

"ماما میں بتا رہی ہوں عارض اور میری مایوں جو انٹ ہوئی چاہیے اب تو ہمارا نکاح بھی

ہو چکا ہے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

کیوں عارض میں نے ٹھیک کہا نہ؟؟

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "سو فیصد ٹھیک۔"

"جیسا تم۔ کہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔"

عارض کے بعد حنا نے اس کا ماتھا چوم کر کہا تھا۔۔۔

ماضی کی خوشنماید اس کی ممتا میں ہوق بڑھا گئی وہ دھندھلائی آنکھوں سے پیلے جوڑے

میں ملبوس زونی کو دیکھنے لگی جو پریشان سی نظر آرہی تھی۔۔

عارض نچال لب دانتوں تلے دبا کر ایک ہی جست میں حناتک پہنچا تھا۔۔۔

اس کی عین توقعہ کے مطابق حنارور ہی تھی۔۔

"نہیں آنی نہیں وہ ایک ایسی یاد ہے جو ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہے گی۔ بے شک

وہ اتنی ہی عمر لکھوا کر لائی تھی لیکن ہمارے دلوں میں اس کی یاد اج بھی تازہ ہے۔۔۔

یوں روئیں گی تو اسے تکلیف پہنچے گی۔۔۔"

عارض ان سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔ حنا کے جھلکتے آنسو صاف کرتا اسے اپنے

ساتھ لگا گیا۔۔۔

زونیرہ نے رشک سے عارض کو دیکھا جو اس سے پہلے ان کے دل کی بات سمجھ گیا تھا۔

حنانے کپکپاتے لبوں سے اس کی صبح پیشانی چومی تھی۔۔۔۔۔

■□□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ راہداری عبور کرتی ہوئی لاونج میں آرکی۔۔۔ ابھی وہ سامنے بنے دو کمروں میں سے

کسی ایک کا چناؤ کرتی کہ اندر سے آتی آواز پر متجسس ہو کر اسی کمرے کی آڑ میں ہو گئی ایسا

کہ اندر موجود نفوس کو باہر کھڑا شخص نہ دکھے لیکن بیرونی اوٹ میں چھپا ہوا وجود نہ

"میں نہیں چاہتی میری بیٹی بھی میری ہی طرح تنہائی کو اپنا ساتھی بنا لے۔۔۔ تنہائی سہنا آسان بات نہیں ہے روٹی۔۔"

نگہت نے اس کی ویران آنکھوں میں امید کے جگنو تھمائے تھے۔۔۔۔۔

آپ چاہتی ہیں کہ میں ایک دفعہ پھر اپنے دل کی صدا پر لبیک کہتی ہوئی اس کے درپر  
بھیک مانگوں۔۔۔ گر وہ اپنا بھی لے تو کبھی دل کو مطمئن نہیں کر پائے گا۔۔۔ وہ مرد  
ہے بد کرداری کا لفظ صرف اس کی زبان سے ادا نہیں ہوا تھا میں تو اس کی آنکھوں میں  
پنپتی نفرت دیکھ کر لرز گئی تھی۔۔۔

آپ سمجھتی ہیں وہ یہاں مجھے اپنانے کیلئے آیا تھا؟؟؟

"نہیں مام وہ صرف ان الفاظوں کا مداوا کرنے آیا تھا جس سے اس کا ضمیر مطمئن ہو جائے۔۔ وہ یہاں میرے لئے نہیں آیا تھا وہ یہاں اپنے لئے آیا تھا۔۔"



"مجھے نہیں پتا اس کو مجھ سے محبت ہے یا نہیں لیکن مجھے اس سے محبت ہے وہ سرعام مجھ پر تیزاب بھی پھینک دے تب بھی میں اس سے نفرت کر ہی نہیں سکتی میں نہیں جانتی کیوں؟؟

اچھا کیا ڈیڈ نے اس پر میری حقیقت آشکار کر دی مقصد کچھ بھی ہو۔۔۔ مجھے یہ تو سمجھ آگئی کہ مرد کے اندر ہزار خامیاں ہوں لیکن اسے بیوی بے عیب ہی چاہیے ہوتی ہے۔۔۔"

تو کیا تم ساری زندگی اس کی محبت کا طوق گلے میں ڈالے اپنی جوانی خاک کر دو گی؟

یا تو اپنے دل کو مضبوط کر کے ریحان کو معاف کر دو یا پھر پتھر رکھ کر کسی اور کے ساتھ زندگی کا نیا سفر شروع کر لو جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرنا یہ تو طے ہے کہ میں تمہیں نگہت بننے نہیں دوں گی کیوں کہ نگہت بذات خود وہ عورت ہے جس نے اپنے حسن کو خود اپنے ہاتھوں سے کیش کر دیا تھا لیکن روبینہ ایسی نہیں ہے اس لئے نہیں کہ وہ نگہت کی بیٹی ہے اس لئے کہ وہ زین کی بیٹی ہے۔۔۔ زین کتنا ہی سخت دل سہی لیکن اپنی اولاد کے بارے میں وہ کبھی خود غرضی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔۔۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ زین نے ریحان کو بے عزت کر کے اچھا کیا۔۔۔ مطلب صرف یہ ہی ہے کہ اگر ریحان پختہ ارادے کا مرد ہوتا تو زین کی باتوں میں اگر تم پر الزام تراشی نہیں کرتا۔۔۔

"تمہارے باپ نے مجھے جو بھی کہا وہ گھر کی چار دیواری میں کہا یوں بیچ سڑک پر کبھی سر کی چادر نہیں کھینچی۔۔۔"

"ریحان کا پلڑا بہت ہلکا نکلا زین کے مقابلے میں۔۔۔۔"

اس کے برعکس زین کو اور غلانے میں بھی میرا ہی ہاتھ تھا۔۔۔۔۔

روبینہ دم سادھے اپنی ماں کے منہ سے اس شخص کی طرف داری سن رہی تھی جس نے اس کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

ہاں نگہت نے تو کبھی زین کی کوئی بات اس سے نہیں کی تھی تو کیا جو زین کہتا تھا وہ صحیح تھا یا نگہت کی محبت نے اس کی زیادتیوں پر پردہ ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

دروازے کی اوٹ میں کھڑی وہ لرزتے قدموں سے اندر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

میں تو یہاں تمام کشتیاں جلا کر صرف تمہارے لئے آئی تھی روبینہ لیکن آپ کی بات سن کر اسی کشمکش میں مبتلا ہوں کہ زین غلط نہیں تھا نگہت غلط نہیں تھی تو پھر غلط کون تھا آخر؟؟؟

ریحان یا پھر نورین؟؟؟؟؟

نورین نے لڑھکڑاتے لہجے میں پوچھا نگہت اس کے آنے پر چونکی ضرور تھی لیکن حیران نہیں۔۔۔۔۔

"غلط صرف تربیت تھی انسان غلط نہیں ہوتا اس کا فعل غلط ہوتا ہے ہمیں نفرت انسان سے نہیں بلکہ اس کے برے کام سے کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔"

"میں نگہت سومر و شکیل سومر کی اکلوتی بیٹی سونے کا چچہ لے کر پیدا ہونے والی وہ بچی جس کی پیدائش کے سال بعد ہی اس کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔"

ہوش کی دنیا میں قدم رکھا تو اپنے ارد گرد (keep nurse) کو اپنے ناز نخرے اٹھاتے دیکھا تھا۔۔ ڈیڈ جن کو صرف مجھ پر خرچ کرنا یاد رہتا تھا لیکن یہ یاد نہیں تھا کہ تربیت ایسا اہم امر ہے ایک بچے کیلئے جو اسے اچھائی اور برائی سے مترادف کرواتا ہے۔۔۔۔۔

میرے منہ کی ریں ریں پوری طرح گھر میں گونجتی نہیں تھی کہ ماریہ بی سمیت سب کی شامت آجاتی۔۔۔

جیسے جیسے بچپن پھلانگ کر جوانی میں قدم رکھا تو اپنے باپ کی کئی کئی دن تک گھر سے غیر حاضری بخوبی سمجھنے لگی۔۔۔۔۔

ماریہ بی نے پوری جان لگا کر میری تربیت کی تھی لیکن ڈیڈ کی ایک حرکت نے ان سالوں کی محبت پر پانی پھیر دیا تھا۔۔۔

ماریہ بی کو یہ کہہ کر سزا دی گئی کہ ان کی گرل فرینڈ جو کہ ان کی خواب گاہ کی زینت بنی ہوئی تھی اس کی ناز برداریوں میں کمی آگئی تھی۔۔ اس وقت میں گیارہ سالہ نگہت ان کیلئے اپنے باپ سے لڑی تھی تب میرے باپ نے پوری قوت سے میرے معصوم چہرے پر اپنا بھاری بھر کم ہاتھ مارا تھا مزید یہ کہ ماریہ بی کو کال کوٹری میں دو دن تک بند کر دیا تھا۔۔۔

میں جو لاڈ میں پلی بڑھی تھی اپنے باپ کا اتھک امیز رویہ برداشت نہ کر پائی اور ان کی لائبریری جو صرف نام کی ہی تھی وہاں جا کر خود کو بندہ کر لیا اور جو بھی شراب کی بوتل میرے ہاتھ میں آئی وہ میں اپنے اندر اتارتی چلی گئی۔۔۔

جو سکون مجھے اس زہر کو پی کر ملا تھا وہ کسی شے میں نہیں تھا۔۔ وہ پہلا قدم تھا میرا بربادی کی طرف۔۔۔۔۔۔

ایک پارٹی میں ڈیڈ زبردستی مجھے اپنے ساتھ لے گئے تھے وہاں میری جس انسان پر نظر پڑی تھی وہ تھا میرا خرم چوہدری۔۔ اپنے باپ کے ساتھ وہ بھی اسی پارٹی میں انوائسٹڈ تھا میرا دل جس شخص کو دیکھ کر ڈھڑکا تھا وہ ہی پہلا انسان تھا سفید رنگت مغرورانہ نقوش کا

حامل پیشانی پر کئی بلوں کی اجارہ داری قائم کئے وہ بے زاری سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔۔۔  
 شاید میری نظر کی ٹمپش تھی یا شاید کچھ اور۔۔۔ اس نے نگاہ اپنے سامنے ڈالی اور بس وہ لمحہ  
 تھا جب میرا دل اس کی ایک نگاہ پر پگھل گیا تھا اس ایک نگاہ میں سر دمہری کے ساتھ  
 ساتھ اجنبیت بھی شامل تھی۔۔۔ مجھے لگا وہ شاید میری طرف آئے گا لیکن یہ میری خام  
 خیالی ہی رہی۔۔۔ پورے فنکشن میں اس نے دوبارہ نگاہ غلط نہیں ڈالی اور میں اس کی  
 ایک نظر کی پیاسی اسے دیوانہ وار دیکھے چلی گئی جیسے صدیوں کی آشنائی رہی ہو۔۔۔۔۔  
 پورا ایک ہفتہ میں نے کس طرح گزارا یہ میرا دل جانتا تھا۔۔۔

ڈیڈ نے میری گم سم حالت کو پہچان لیا تھا اس رات بے تحاشہ اسموکنگ اور ڈرنک کرتے  
 ہوئے میں جس کو پکار رہی تھی وہ خرم چوہدری تھا۔۔۔ ڈیڈ نے مجھے تسلی دی اور یقین دلایا  
 کہ میری شادی اسی سے ہوگی میں ڈیڈ کہ پختہ یقین پر یقین کر بیٹھی۔۔۔

دن، رات گزرتے رہے لیکن پھر ڈیڈ نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی ٹی وی،  
 شوشل میڈیا، جگہ جگہ اس کی قابلیت کا پرچار ہونے لگا اس میں ایک ناقابل یقین بات جو  
 تھی وہ یہ تھی کہ اس کا اسکیٹڈل ابھی تک سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ ڈیڈ کے مقابلے  
 جب جیت اس کی ہوئی تو مجھے اتنی خوشی ہوئی تھی جس کی کوئی حد نہیں۔۔۔۔۔ اور اسی

خوشی کے زیر اثر میں نے بنا سوچے سمجھے اسے کال کر دی۔۔۔ اس کی سنجیدگی سے بھرپور  
آواز کا سحر میں آج تک نہ بھولا پائی۔۔۔

اور جب مجھے علم ہوا کہ ڈیڈ نے ہی خرم کا ایکسیڈینٹ کروایا ہے تو بغاوت نے میرے اندر  
شور اٹھایا۔۔۔ خرم کو پانے کا جنون مجھے اس کی تیمارداری کرنے کیلئے کھینچ لایا۔۔۔ ڈیڈ کو پتا  
چلا تو انہوں نے مجھے باہر بھجوا دیا۔۔۔ ڈیڈھ دو مہینہ بعد خرم کے ولیمہ کی خبر مجھ پر پہاڑ  
بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔ میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں اس سمیت پوری دنیا کو آگ لگا دوں  
جو مجھے خرم سے دور کرنے کا سبب بنے تھے۔۔۔ اس بھیانک رات میں اپنا غم غلط کرنے  
کیلئے میں نے زین کو اپنا سا تھی بنایا تھا جواب تک میرے ایک دوست کی حیثیت سے رہ  
رہا تھا۔۔۔ دوسرے دن ڈیڈ کو سب علم ہو چکا تھا لیکن انہوں نے مجھے افف تک نہ کہا یہ  
بات میرے لئے حیران کن نہیں تھی کیوں کہ خود ان کی راتیں گناہوں میں ڈوبی ہوئی  
تھیں۔۔۔۔۔

میرا پاگل پن حد سے تجاوز کر گیا تو انہوں نے مجھے کہا "گر گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو  
انگلی ٹیڑھی کر لو۔۔۔"



یہاں سے ان کی تربیت کا بدترین پہلو میرے سامنے آیا اور میں ان کہ کہے پہ عمل کرتی چلی گئی یہ جانے بغیر کہ وہ میرے نصیب میں کبھی تھا ہی نہیں اس کا ساتھ میری ہاتھ کی لکیروں میں نہیں لکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

یہاں تک کہ میں نے اس کی بہن کو اغوا کر والیا۔۔۔ یہاں قسمت نے میرا ساتھ چھوڑا تھا اس نے ایک ہی رات میں اپنی بہن کو بازیاب کر والیا تھا لیکن حارث جس کے ساتھ مل کر میں نے یہ سب کام کیا تھا وہ پھنس گیا۔۔۔

جب ڈیڈ نے میرے سامنے زین کا پروپوزل رکھا تو میں ہتھے سے اکھڑ گئی جس رات میں گھر سے نکلی تھی اسی رات پولیس نے چھاپہ مار کر ڈیڈ کو اسمگلنگ سپلائے کے جرم میں اریسٹ کر لیا تھا۔۔۔

میں وہاں سے بھاگ کر کلب میں چلی آئی مجھے یقین تھا کہ میں زین کو شیشہ میں اتار لوں گی لیکن میں بھول گئی تھی کہ زین کو میں نے ہی دھتکارا تھا اور وہ مجھ سے اس بات کا بدلہ لے کر میری شناخت چھین لے گا۔۔ مشروب سے بھرا گلاس اس نے میرے منہ پر دے مارا مجھے لگا میرا منہ کسی نے پتھر ملی روش پر رگڑ دیا ہو۔۔۔۔۔ مجھے نہیں یاد کہ پھر کیا ہوا۔۔۔



قریب دو دن بعد مجھے ہوش آیا تو میں اپنا چہرہ دیکھ کر حواس کھو بیٹھی جگہ جگہ سے ادھر ا  
ہوا چہرہ ہونٹ کٹ چکے تھے کوئی خوبصورتی باقی نہیں رہی تھی۔۔۔

متضاد اس پر یہ خبر سننے کو ملی کہ ڈیڈ کور اتوں رات پھانسی دے دی گئی تھی۔۔ تب مجھ  
میں ایک نفرت نے سراٹھایا تھا سب کو برباد کر دینے کا۔۔ خاص طور پر زین کو جس کی  
وجہ سے یہ جان لیوا تکلیف اور ازیت میرے حصہ میں آئی تھی۔۔

سب سے پہلے جو کام میں نے کیا تھا سرجری کے بعد وہ آفندی انکل سے ملنے کا تھا لیکن  
زین سے ملاقات نے ایک بار پھر وہی ازیت سے دوچار کروایا تھا۔۔۔

حادثہ کو انکل علاج کیلئے باہر لے گئے تھے وہ زیادہ دن زندہ نہیں رہا کیوں کہ اس کے  
جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں وہ بے بسی کی کیفیت برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔۔  
تین دن بعد انکل کی پاکستان واپسی ہوئی تھی اس رات میں نے انکل کو بلیک میل کیا تھا  
ڈیڈ کے کالے دھندے ان ہی کی نگرانی میں ہوا کرتے تھے آفندی انکل ڈیڈ کی موت  
سے ڈر گئے تھے اور انہوں نے میری اصلیت کو راز ہی رکھا اور زین سے میری شادی  
کر وادی۔۔۔

زین پر حقیقت پانچ دن بعد میں نے خود آشکار کی تھی میں سمجھی تھی ان پانچ دنوں میں اس نے جتنی، محبت اور مان دیا ہے اب جب اس کو حقیقت کا پتا چلے گا وہ بھی اٹھتے بیٹھتے اسی طرح بے چین اور بے سکون رہے گا۔۔۔

دوسری طرف خرم کی بیوی کو نگار بن کر ورغلانے والی میں ہی تھی۔۔۔ ضوفشاں جو کہ حنا کی بیٹی تھی وہ پیدا نشی بیمار تھی اس کے دل میں سوراخ تھا۔۔۔

اس کی بیوی سے نفرت میں اتنا آگے نکل گئی کہ اس کی بھانجی کو بھی مار کر میرے تن میں جلتی آگ نہ بجھی میں چاہتی تھی کہ خرم کبھی اس کے ساتھ سکون سے نہ رہ سکے خرم کو اپنی بیوی کے بعد جو عزیز تھی وہ اس کی بہن حنا تھی۔۔۔

میرا پلان بالکل ٹھیک جارہا تھا تاہم ابوت میں آخری کیل اس رات میں نے خود ٹھونکی تھی۔۔۔۔۔

خیر خرم کو خوش باش دیکھ کر میں انتقام کی آگ میں جلنے لگی دوسری طرف ورشہ کی گہری دوست بنتی جا رہی تھی۔۔۔ ورشہ سے کافی شاپ میں ملاقات کے بعد مجھے پتا چلا ضوفشاں مر گئی ہے یہ خبر میرے لیے باعث حیرت اور افسوس ناک بھی تھی کیوں کہ میں صرف اسے طلاق دلو کر ان دونوں بہن بھائیوں میں پھوٹ دلوانا چاہتی تھی۔۔۔

ضوفشاں کے سوئم والے دن میں نے ورشہ سے ملاقات کی تھی۔۔۔۔۔

"نگار وہ مر گئی میں نے ایسا نہیں چاہا تھا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے میں تمہیں پولیس کے حوالے کروں گی ضوفی کو تم نے مارا ہے۔۔۔"

اس کی باتیں سن کر میرے چہرے کا رنگ اڑھ گیا اپنے آس پاس مجھے جیل کی سلاخیں نظر آنے لگیں میرے ذہن نے بروقت کام کیا اور میں نے میکاکی انداز میں موبائل سے اوڈیو بنائی جس میں اس سے کہلوا یا کہ

چلو تم۔ مجھے جیل بھیجو گی تو خود کتنے رشتوں سے محروم ہو جاو گی کیوں کہ ضوفشاں کو ٹارچر کرنے والی تم ہی تھیں اسے عارض سے دور کرنا چاہتیں تھیں سوچو اس سب میں زیادہ نقصان کس کا ہو گا؟؟

میں شاطرانہ انداز میں اس کو اسی کے جال میں پھنسا رہی تھی ورشہ اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔۔

"ہاں میں نے مارا ہے ضوفی کو میں قاتل ہوں۔۔۔۔۔"

میں نے دروازے پر کسی کا سایہ محسوس کیا تو دبے پاؤں اٹھ کر دیکھا وہاں حنا کھڑی تھی میرے لئے سب کچھ آسان ہوتا چلا گیا۔۔۔۔۔

دوسرے دن میں حنا سے ملاقات میں وہ اوڈیو اس کے گوش گوار کر دی۔۔۔۔۔

پھر مجھے نہیں پتا اس کے بعد کیا ہوا کیا حنا اور مکرم وہ مینشن چھوڑ گئے تھے یا ورشہ کو طلاق ہو گئی تھی کیوں کہ زین نے میرے ساتھ وحشیانہ رویہ روار کھا تھا پانچ دن پورے پانچ دن بھوک پیاسی اس اندھیری جگہ پر مجھے بند رکھا تھا

ان پانچ دنوں میں میری ساری اکڑ سارا غرور خاک ہو گیا لیکن اندر جو پھپھتاوا ابھی تک اپنی جڑیں مضبوط کئے ہوئے ہے وہ اس سے چھٹکارا نہیں پاسکتی۔۔۔ میری ساری جوانی مٹی ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ رور ہی تھی وہاں موجود نورین کی انکھیں بھی نم تھیں۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

"مام میں دلو اوں گی اس اذیت سے نجات آپ کو۔۔۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"روبینہ میں چاہتی ہوں تم میری طرح نہ بنو تم وہ کرو جو تمہارا دل کہتا ہے کیوں کہ تم بد کردار نہیں ہو۔۔۔"

نگہت نے اس کے بہتے آنسو صاف کئے تھے۔۔ شاید ابھی نگہت کو بہت سی آزمائش سے گزرنا تھا۔۔۔۔۔



سر ممی امتزاج کے نفیس کام والی میکسی زیب تن کئے وہ عارض کے پہلو میں کھڑی  
 شہزادی لگ رہی تھی عارض فور پیس سوٹ میں ملبوس وجہیہ اور شاندار لگ رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی کبیر اور زر کا نکاح پڑھایا گیا تھا جس کے بعد اب ان دونوں کے فوٹو  
 سیشن جاری تھے جبکہ عارض اسے لئے رشتہ داروں سے ملو رہا تھا۔۔۔

ایک حسین شام میر مینشن میں خوشیوں کی امین بن کر اتری تھی۔۔۔۔

دوسری جانب حنا اور مکرم نصرین بیگم کی کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

زونیرہ اپنے ہم قدم عارض کو پا کر مطمئن تھی جذبات سے بوجھل نظر اٹھائی عین اسی  
 وقت عارض کی نظریں بھی اٹھیں نگاہوں کا یہ تصادم دونوں کے دلوں میں ہلچل مچا گیا  
 ۔۔ زونیرہ نے گھبرا کر نظروں کا زاویہ بدلہ جس پر ایک دلکش مسکراہٹ عارض کے  
 عنابی لبوں پر رقصاں ہوئی۔۔۔۔

حنا کو شدت سے ضوفشاں کی یاد ستار ہی تھی وہ ماں تھی اس کیلئے دونوں بیٹیاں برابر تھیں  
 مزید یہ کہ وہ پہلوٹی کا بچہ تھی عموماً والدین کو اپنے پہلے بچے سے زیادہ انفرادیت اور لگاؤ  
 ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مسسز خرم آپ اپنے بیٹے اور بیٹی کے فرض سے بھی سبکدوش ہو چکی ہیں تو ہماری ٹیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اپنا تھوڑا سا ٹائم چیریٹی کیلئے وقف کرنا چاہیے۔۔۔۔"

صوبر سی وہ خاتون چیریٹی ہوم کی کرتا دھرتا تھی

"برا آئیڈیا نہیں ہے لیکن میں سوچ کر پھر ہی کوئی فیصلہ کروں گی۔۔۔۔"

ورشہ نے مسکراتے ہوئے انھیں جواب دیا۔۔۔

رخصتی کے وقت زر کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے دوسری طرف ورشہ سمیت

زونی کی آنکھیں اشکبار تھیں وہ اس کی فرسٹ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی

مخلص دوست بھی تھی۔۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دائین زر کا ہاتھ تھامے اسے بڑے اور خوبصورت کمرے میں لے آئی تھی۔۔ مکمل

فرنشڈ وہ کمرہ عجب ہی جھپ دکھلا رہا تھا۔۔ سفید فرنیچر پر گلاب کی پیتیاں بکھری ہوئی

تھیں کمرے کے وسط میں بڑا جہازی سائز بیڈ رکھا ہوا تھا۔۔

وہ کمرے کی سجاوٹ میں گم تھی تبھی کلک کی آواز پر چونک کر مڑی۔۔

دروازہ کھول کر وہ اندر آنے ہی لگا تھا کہ زر کو دیکھ کر قدم ٹھہر گئے۔۔



نفاست سے کیے میک اپ میں اس کا کم سن حسن پورے کمرے کو جگمگا رہا تھا۔۔۔ معصوم  
 سی صورت سے کبیر کو اپنی نگاہیں ہٹانا مشکل امر لگا۔۔۔ وہ دروازے کو اپنے پیچھے بند کرتا  
 ہوا ہولے ہولے اس کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ زر کا دل سوکھے پتے کے مانند لرزنے لگا  
 ۔۔۔ بو جھل پلکیں عارضوں پر جھک گئیں۔۔۔ کبیر کو اس کی یہ گھبراہٹ عجیب سا لطف  
 دینے لگی۔۔۔۔۔

وہ اس کا سرد ہاتھ تھام کر بیڈ تک لے آیا وہ بے جان مورت کی طرح اس کے ساتھ چلی  
 آئی۔۔۔ یہ وہ لمحہ تھا جس کیلئے کئی راتوں میں سسکی تھی ایک خاموش محبت کو اس نے پالیا  
 تھا دل تھا کہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے کو بے تاب۔۔۔  
 اس ظالم، ستمگر نے کتنا اسے تڑپایا تھا۔۔۔

وہ جو انہماک سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا دم مگر گھمبیر لہجے میں گویا  
 ہوا۔۔۔

کیسی ہو؟؟؟؟

زرنے اس کی بو جھل آواز کو محسوس کر کے انکھیں بند کیں یہ آواز، یہ لہجہ وہ ہمیشہ سننا  
 چاہتی تھی۔۔۔



"ٹھیک ہوں۔۔"

جھکے سر کے ساتھ کہا آواز اتنی آہستہ تھی کہ وہ بمشکل سن پایا۔۔۔۔

"اب تو اپنی خاموش محبت کا اظہار کر دوزر نش"

اس کی بات پر وہ کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی۔۔۔ انکھوں میں ہلکورے لیتی حیرانگی کبیر کو گستاخی کرنے پر آمادہ کرنے لگی وہ دل کی صدا پر لبیک کہہ کر اسے گلزار کر گیا تھا۔۔۔۔

"میں جانتا تھا آج سے نہیں اس دن سے جس دن تم مجھے دیکھ کر بھاگ گئیں تھیں۔۔۔"

جان کبیر محبت کے اس سفر میں تم تنہا نہیں تھیں میں تمہارے ساتھ ہم قدم تھا۔۔۔

وہ اپنے لفظوں کا سرور اس کی رگ و پے میں اتارنے لگا۔۔۔۔

"ایک دفعہ ہی آپ اظہار کر دیتے مجھے اس یک طرفہ محبت کا عذاب تو نہ سہنا پڑتا۔۔۔"

معصومانہ سا شکوہ کبیر کو تازگی دے گیا وہ اس کی جانب اپنا حصار کھینچتا اس کے پھولے

پھولے گالوں پر جھکا۔۔۔۔

"محبت سے زیادہ۔ مجھے اپنے یار کی دوستی عزیز ہے۔۔۔ میں اس کا اعتماد نہیں کھونا چاہتا تھا

۔۔۔ تم شاید نہ سمجھ سکو یہ بات لیکن ایک دن سمجھ جاو گی۔۔۔"

"وہ اس کی بات پر ہولے سے مسکرا دی۔۔۔"

عارض نے منہ دکھائی میں اسے گولڈ کی پائل اور ڈائمنڈ کی انگوٹھی دی۔۔۔۔

زرا تنی بھی نہ سمجھ نہیں تھی کہ اس کی بات نہ نا سمجھ پاتی۔۔۔۔ اس لمحہ اسے اپنی محبت پر فخر محسوس ہوا۔۔۔

میں دور کعت شکرانے کے نفل ادا کر لوں؟؟

کبیر اس کی بات پر مسکرا دیا اور اسی کے ساتھ اٹھ گیا۔۔ کبیر کی امامت میں اس نے شکرانے کے نفل ادا کئے تھے دو محرموں کے اس شکر پر فرشتوں نے بھی اپنے محبت کرنے والے رب کا شکریہ ادا کیا تھا

■□□□□□□□□□□□□□□□■

وہ لوگ تھکے ہارے لاونچ میں بیٹھے ہونے والے فنکشن پر اظہار خیال کر رہے تھے تبھی آنے والے نفوس کو دیکھ کر جہاں حنا کا سانس بند ہوا تھا وہیں ورشہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔۔۔

جبکہ خرم، مکرم، عارض اور زونی سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

تم کیوں آئی ہو یہاں؟؟؟

ورشہ کی دھاڑ پر بے اختیار روبینہ نے نگہت کا ہاتھ تھاما تھا جبکہ حنا کا چہرہ لٹھے کے مانند سفید ہو گیا تھا۔۔۔

اتنا شدید ریکٹ؟؟

کون ہے یہ ورشہ؟؟

وہ ہی اجنبی لہجہ، وہ ہی دل کے قریب کی آواز نگہت نے میکا کی انداز میں خرم کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ ہی انکھیں، وہ ہی شاہانہ مغروریت بدلہ تو صرف اتنا کہ ہلکی ہلکی چاندنی اس کے بالوں پر اتری ہوئی تھی۔۔۔ ترستا ہوا آنسو اپنی بے وقتی پر بہہ نکلا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

"خرم یہ ہی ہے وہ جس نے میرے دل میں اپنوں کیلئے نفرت کا بیج بویا تھا یہ ہی وہ ڈائن ہے جو ہماری خوشیوں کو نگل گئی۔۔۔۔"

حقارت زدہ لہجہ نگہت کو لڑھکڑانے پر مجبور کر گیا؛

صاف صاف بتاؤ کون ہے یہ؟؟

خرم کا ضبط جواب دیا تو سختی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"میں نگہت ہوں شکیل سومرو کی بیٹی۔۔۔"

اس سے پہلے ورشہ اس کی ذات کی دھجیاں بکھیر تھی اس نے خود تعارف کروایا۔۔۔

بے یقینی سے خرم اسے دیکھے چلا گیا۔۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آئی ہوں ورشہ؟؟؟

کس بات کی معافی؟؟؟

ورشہ کی بجائے زونیرہ نے نفرت سے پھنکارا۔۔۔

ورشہ نے زونیرہ کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔

بولیں کس بات کی معافی چاہیے کیا آپ میری آپ کو واپس لاسکتیں ہیں؟؟؟

کیا آپ میری ماں کی وہ تنہائیاں مٹا سکتی ہیں جو انہوں نے لمحہ بہ لمحہ سک کر گزار دیں  
؟؟

زونیرہ کی آنکھوں میں اس عورت کیلئے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔۔

جواب دیں چپ کیوں ہیں میرے بابا اور تایا نے دوری سہی اتنے سال وہ آپ کی معافی

سے مٹ جائے گی۔۔۔۔ اب کیوں آیا خیال معافی کا؟؟؟

پندرہ سال بعد ہی کیوں؟؟

اس سے پہلے آپ گونگی ہو گئیں تھیں یا آپ کو اپنی غلطی کا احساس نہیں تھا۔؟؟  
 زونیرہ کی دیدہ دلیری پر جہاں عارض کو حیرت ہوئی تھی وہیں ورشہ نے فخریہ انداز میں  
 اسے دیکھا:

یہ اپنے کئے کی سزا بھگت چکی ہیں تم اپنا ظرف بڑا کر کے معاف کر دو؟؟  
 روبینہ کی بات پر وہ تمسخرانہ ہنسی ہنس دی آنسو ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھک گیا جیسے دل اس  
 کے ہنسنے پر تڑپا ہو۔۔۔۔

"نگہت تم جاسکتی ہو ہم اتنے اعلیٰ ظرف نہیں ہیں کہ تمہیں معافی دے سکیں۔۔۔"

ورشہ کی بات پر پُر امید نظروں سے حنا کو دیکھنے لگی۔۔۔

حنانے منہ دوسری جانب پھیر لیا۔۔ اب یہاں کچھ نہیں تھا ساری امیدیں ساری آس دم  
 توڑ گئیں تھیں۔۔

وہ روبینہ کا ہاتھ تھام کر واپس پلٹ گئی۔۔۔

"میں نے تمہیں اللہ کیلئے معاف کیا۔۔۔"

نگہت کے قدم رکے تھے حنا کی لرزتی آواز پر۔۔۔

"تم نے جو کیا وہ تمہارا ظرف تھا میں جو کروں گی وہ میرا ظرف ہو گا امید کرتی ہوں ہمارا دوبارہ آنا مناسب نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ انکھیں میچ کر اسے زندگی کا پروانہ تھا چکی تھی۔۔۔ مکر م نے حنا کے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔۔

دور کھڑی ضوفشاں اپنی ماں کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

"میری ضوفی پر سکون رہے گی۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ان شاء اللہ"

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/> حنا کی سکون بخش آواز پر عارض نے بے ساختہ کہا تھا۔۔۔۔

"عارض زونی کو روم میں لے جاؤ۔۔۔۔۔"

ورشہ کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلا کر اسے لے گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"میڈم یوں رو دھو کر تم میرا غصہ کم نہیں کر سکتیں۔"

عارض نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا؛

کون سا غصہ ہے میری ناراضگی دور کرنے کی بجائے الٹا آپ خود خفا ہو گئے یہ کہاں کا انصاف ہے؟

وہ سوس سوس کرتی اس سے شکوہ کناں ہوئی۔۔۔

وہ اس کا حنائی ہاتھ تھام کر گالوں کی نمی کو صاف کرنے لگا۔۔۔

"مامانے آپ کی یاد میں جو راتیں گزاریں ہیں وہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔"

آنسو بھری آنکھوں سے بولتی وہ عارض کو سنجیدہ کر گئی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں جانتا ہوں زونیرہ آنی کو اپنا غم ودکھ چھپانا آتا ہے۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آج ہماری گولڈن نائٹ ہے کم از کم آج تو نہ رو۔۔۔"

وہ منہ بسور کر بولا تو زونیرہ کھکھلا دی۔۔۔

"ضوفشاں میری محبت ہے تو تم میری روح کا سکون ہو جان عزیز۔۔۔"

وہ اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔ زونیرہ نے پلکوں کی چلمن اٹھا کر رشک سے

دیکھا؛



"بندہ بشر ہوں جانِ من یوں قاتل نگاہوں کا وار نہیں سہہ پاؤں گا بعد میں گلا نہیں کرنا۔۔۔"

وہ اس کا ٹیکہ ٹھیک کرتا ہوا آنکھوں میں جذبات کا سمند لئے بولا جس پر وہ شرم کر اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔۔۔۔

ایک حسین رات ان چاروں کی منتظر تھی جنہیں ایک مدت کے بعد سکون اور راحت کی رات نصیب ہوئی تھی۔۔۔۔۔



نگہت روبینہ کو لے کر یہ شہر چھوڑ گئی تھی۔۔۔ روبینہ کے نام جو جائیداد تھی اسی میں ان کا گزر بسر ہو رہا تھا ریحان کی محبت کو دل میں چھپائے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی تھی ایک فرم میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے اپوائنٹ ہو گئی تھی۔۔۔ اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے چکر میں وہ سارا سارا دن کام میں لگی رہتی کبھی کبھی محبت کی آگ بھڑک جاتی جس کا نتیجہ اس کی تنہائی ہوتی۔۔۔۔

زین اور ریحان یہ دوا ایسے مرد تھے جنہوں نے اسے آسمان پر بٹھا کر زمین پہ لاٹھا تھا اسے اب کسی تیسرے مرد کی محبت نہیں آزمانی تھی محبت نامی لفظ وہ اپنی زندگی سے نکال چکی تھی نگہت نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

ختم شد